# تری گرمی سے سوءمزاج جگر

جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جگر اس وقت تک رطوبات کا اخراج نہیں کرتا جب تک اس پر دماغ و اعصاب کا اثر نہ ہو۔ جب جگر پر اعصاب کا ابتدائی اثر ہوتا ہے اس وقت جگر صرف خون میں سے فاضل صفرا خارج کرتا ہے جس سے صحت و قوت اور طاقت آتی ہے۔

لیکن اگر اعصاب کا جگر پر مسلسل اثر قائم ہو جائے تو صفرا کے بروقت اخراج سے خون میں بھی صفرا کی کمی واقع ہونی شروع ہو جاتی ہے جس سے خود جگر اور اس کے متعلقہ اعضا میں کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے اس حالت کو نظریہ مفرد اعضا میں اعصابی غدی تحریک کہتے ہیں یعنی اعصاب نے غدد کو تحلیل کرنا شروع کر دیا ہے چونکہ خلط صفرا ہی گرمی کا حامل ہے اس لئے کثرت سے صفرا خارج ہونے کے ساتھ ساتھ گرمی (حرارت غریزی) کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض کمزور ہو کر نحیف ہونا شروع ہو جاتا ہے رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے پیاس کم ہو جاتی ہے بھوک ہو جاتی ہے پیشاب میں زردی کے بجائے سفیدی بڑھ جاتی ہے جسم میں گرمی کے بجائے سردی کا احساس بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

**نوٹ:** یاد رکھیں جگر کے سوءمزاج رطب میں چہرہ اور آنکھوں پر تبوج و ورم نہیں ہوتا۔ یہ حالت تو غدی عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے۔

## علاج

چونکہ جگر کا سوءمزاج تری گرمی (اعصابی غدی) مزاج کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس لئے علاج کی صورت میں دماغ کی مشینی تحریک (اعصابی عضلاتی) پیدا کر دیں تاکہ جگر کی کیمیائی تحریک ختم ہو کر قلب کی کیمیائی تحریک پیدا ہونا شروع ہو جائے اس اصول پر عمل کر کے جگر کے سوءمزاج کا شرطیہ علاج کیا جا سکتا ہے۔ اسے جلد عضلاتی اعصابی تحریک میں بدل دیں مریض کی تمام رفع ہو جائیں گی۔ نظریہ مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی تمام نسخہ جات ضرورت کے وقت فوری اثر ہیں گرمی



آتے ہوں تو شدید دیں اگر قبض ہو تو ملین یا ہلکا مسہل دیں۔ غذا بھی عضلاتی اعصابی دیں۔ ابلی آلو بخارا کا پانی (زلال) بے حد مفید ہے، ہر قسم کے اطریفلات فوری اثر ہیں۔

**نوٹ:** چونکہ اعصابی غدی تحریک کا اثر رطوبات کی صورت میں جگر پر پڑ رہا ہے جس سے اس میں تحلیل ہو رہی ہے اور اس کا مزاج بگڑ جاتا ہے دوسری طرف عضلات میں سکون ہو گیا ہے اس سے ہم جگر کے لئے کسی قسم کی دوا دینے کے بجائے مسکن عضو قلب کو ہی تحریک دیں گے جس سے ایک طرح اعصاب کی سوزش تحلیل ہو جائے گی بلغم و رطوبات خشک ہو جائیں گی جگر میں سکون ہو کر صفرا و حرارت کا اخراج بند ہو جائے گا جس سے مریض چند دنوں کے اندر ہی تندرست ہو جائے گا۔

اگر جگر میں ضعف کیفیت تری گرمی سے ہو تو تری گرمی کے ماحول کو بدل دیں اگر نفسیاتی جذبات سے ہو تو نفسیات کو تبدیل کریں یعنی شرمندگی اور خوف کے ملے جلے جذبات کو تبدیل کریں اور مریض کے ذہن میں مسرت و شادمانی لانے کی کوشش کریں۔

اگر مادی اسباب سے ہو تو تر گرم یا تر سرد اغذیہ اشیاء کھانا بند کر دیں۔ بلکہ کسی قدر خشک سرد (عضلاتی اعصابی) اغذیہ ادویات اشیاء کھائیں۔

# ضعفِ جگر

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اعصابی تحریک سے جگر اپنی ضرورت کی رطوبات بھی خارج کر دیتا ہے جس سے اس میں ضعف آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضاء اس حالت کو جگر کی تحلیل کہتا ہے۔

اسی طرح جگر میں سستی عضلاتی تحریک سے پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم میں صالح خون بننے کی بجائے سیاہ خون بننا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات یرقان اسود بھی ہو جاتا ہے۔ جسم پر خارش شروع ہو جاتی ہے پیٹ میں نفخ اور جگر میں عظم ہو جایا کرتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضا

میں اس حالت کو تسکین جگر کا نام دیا جاتا ہے جو عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

عام حکماء و اطباء جب بھی کسی مریض میں کمی خون کی علامات پاتے ہیں فوراً ضعف جگر کا حکم لگا دیتے ہیں اور وہ یہ تخصیص نہیں کرتے کہ جگر پر اب کس عضو رئیس کا اثر پڑ رہا ہے جس سے اس کے افعال کمزور ہو گئے ہیں بلکہ ہم نے تو یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ وہ جگر کی اپنی تحریک کو (جس میں یرقان تسوج استسقاء وغیرہ ہو چکا ہوتا ہے) بھی ضعف جگر کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے مریض ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر تو یرقان کو ویسے ہی لاعلاج مرض تسلیم کرتے ہیں

## علاج

ضعف جگر بوجہ اعصابی غدی تحریک سے ہو چاہے عضلاتی اعصابی تحریک سے جگر میں تسکین و سستی ہو چاہے جگر خود تحریک میں ہو تینوں حالتوں کی آسان تشخیص مریض کا قارورہ دیکھنے سے ہو جاتی ہے۔

اعصابی تحریک سے اگر ضعف جگر ہو گا تو قارورہ سفید یا ہلکا سفیدی مائل زرد ہو گا۔ عضلاتی تحریک کی صورت میں قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہو گا بلکہ بعض اوقات قارورہ کا رنگ بھوسے کے بھیگنے سے جو پانی کا رنگ ہو جاتا ہے ویسا ہوتا ہے جگر کی اپنی تحریک میں زردی لازمی بڑھی ہوتی ہوتی ہے۔

ضعف جگر سے سری تشخیص نبض سے ہے اعصابی تحریک میں نبض بالکل سست اور بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ عضلاتی میں بالکل اوپر اور رفتار میں تیز ہوتی ہے۔ غدی تحریک میں نبض نہ زیادہ گہری اور نہ زیادہ اوپر بلکہ کلائی کے درمیان میں ہوتی ہے۔

تشخیص کا تیسرا طریقہ مریض کا رنگ ہے اعصابی تحریک سے جسم کا رنگ پھیکا ناخن سفید ہوتے ہیں۔ عضلاتی تحریک کی صورت میں جسم کا رنگ سیاہی مائل نکھرا آنا، چہرے پر سیاہ داغ آنکھوں پر سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ اور غدی تحریک میں جسم کا رنگ زرد تسوج وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔

---



مندرجہ بالا جو بھی صورت ہو نظریہ مفرد اعضا میں ان کے علاج کے متعلق بار بار اصول لکھے جا چکے ہیں ان کی رہنمائی میں علاج کریں۔

یاد رکھیں عام طور پر ضعف جگر اعصابی تحریک سے ہی ہوتا ہے اس کا علاج عضلاتی اعصابی اغذیہ اور ادویہ اشیاء سے کریں مرکبات فولاد کثرت سے کھلائیں اس کے علاوہ جامن، انار، مربہ بلیلہ، مربہ آملہ، سیب، بکری گوشت، املی، آلو بخارا، سکنجبین، دہی بھلے، دہی ترش، وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

## مقویات کبد میں غلط فہمی

جیسا کہ ضعف جگر و تحریک جگر میں کوئی تخصیص نہیں کی جاتی اسی طرح مقویات جگر میں بھی کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ ان میں سرد اشیاء کو بھی مقوی جگر لکھا ہے۔ گرم اشیاء کو بھی مقویات جگر ہی لکھا ہے تر اور خشک چیزوں کو بھی مقوی جگر ہی تحریر کیا ہے۔

مثلاً سرد اشیاء میں رمان، زرشک، تمر ہندی، سکنجبین، فولاد، تربوز بارتنگ وغیرہ۔ تر اشیاء میں۔ صندلین، کافور، نیلوفر، گلاب، اسبغول وغیرہ خشک اور گرم اشیاء میں افتیمون، دارچینی، مویز، قرنفل، جوز بوا، اذخر، کبوتر سیاہ، چڑیاں وغیرہ لکھا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جب بھی کسی حکیم کو کسی مریض میں ضعف جگر کی علامات ملیں گی۔ وہ جگر کو طاقت دینے کے لئے ان مقویات میں سے ہی دیگا جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بنیادی اصول کو چھوڑ کر ایلوپیتھی ڈاکٹروں کی پیروی میں مقویات جگر کھلائے گا۔ چونکہ تشخیص مرض اور نہ تجویز دوا بالاعضاء ہو گی اس لئے علاج لامحالہ ناکام رہے گا اگر غلطی سے کوئی دوا صحیح بھی تجویز ہو جائے گی تو غلط غذا اور پرہیز کرانے سے علاج ناکام ہو جائیگا لہٰذا ہر حکیم کو اول مرض بالاعضاء تلاش کرنی چاہئے پھر اس کے بالاضداد ویہ اغذیہ اشیاء تجویز کرنی چاہئیں پھر کبھی علاج ناکام نہیں ہو گا۔

# یرقان

یرقان کے معنی ہیں جسم کی رنگت کا تبدیل ہونا۔ اسی لئے یرقان ابیض سے مراد جسم کا سفید ہونا اسی طرح یرقان اسود سے مراد جسم کا سیاہ ہونا ہے اور یرقان اصفر سے مراد جسم کا پیلا ہو جانا ہے۔ یاد رکھیں جسم کی رنگت خون کے اندر اخلاط (صفرا، سودا، بلغم) کی مقدار پر منحصر ہے۔ اخلاط کیمیائی اعضاء کی تیزی و سستی سے کم و بیش ہوتے ہیں جب کیمیائی اعضاء میں تحریک و تیزی ہوتی ہے تو وہ اپنے عضو رئیس کے مزاج کی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں سٹور بھی کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ خون میں اس کی پیدا کردہ خلط ضرورت سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے جس سے اس خلط کی رنگت جسم پر بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔

چونکہ عضو رئیس تین ہیں اس لئے قدرت نے ان کیلئے ایک ایک کیمیائی عضو بھی عطا کیا ہے جو ان کے مزاج کی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتا بھی ہے یہی وجہ ہے کہ جگر کے کیمیائی افعال ادا کرنے کے لئے غدد جاذبہ (لمف وغیرہ) ہیں۔ دماغ کے لئے مجرا اعصاب ہیں۔ اور قلب کے لئے ارادی عضلات ہیں۔ مگر جگر کے کیمیائی اعضاء بلغم اور قلب کے کیمیائی اعضاء سودا بناتے ہیں اور خون میں جمع کرتے ہیں۔



چونکہ ان اخلاط کے الگ الگ رنگ بھی ہیں۔ اسی لئے ان کے خون میں زیادہ ہونے کی وجہ سے جسم کا رنگ بھی وہی ہو جاتا ہے جو خلط کا ہوتا ہے۔ رنگت میں بلغم سفید۔ سودا سیاہ اور صفرا پیلا یا زرد ہوتا ہے۔

چونکہ بلغم کا رنگ سفید ہے اسی لئے دماغ کی کیمیائی تحریک سے بلغم خون میں بڑھ جائے گا جس سے جسم کا رنگ سفیدی مائل پھیکا ہو جائے گا یہی یرقان ابیض ہے اسی طرح سودا بڑھنے سے سیاہ صفرا بڑھنے سے جسم کا رنگ زرد ہو جائے گا۔ جسے بالترتیب یرقان ابیض، یرقان اسود، اور یرقان اصفر کہتے ہیں۔

## علاج

چونکہ یرقان ابیض اعصابی غدی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی عضلاتی اغذیہ اور ادویہ اشیاء سے ہوگا۔ کیونکہ نظریہ مفرد اعضا میں اگر کیمیائی اعضاء اخلاط کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون کے اندر جمع کرتے ہیں تو مشینی اعضاء انہیں اخلاط کو خون سے خارج کرتے ہیں چونکہ دماغ کی مشینی تحریک اعصابی عضلاتی ہے اس لئے یہی تحریک بڑھتی ہوئی خلط کے بدن سے خارج کر دے گی۔

اس مقصد کے لئے نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی عضلاتی نسخے فوری اثر ہیں ضرورت کے مطابق محرک ملین اور مسہل تک دے سکتے ہیں۔ اگر کمزوری زیادہ ہو تو مقویات اعصابی عضلاتی کھلائیں۔

# شدید موٹاپا

یاد رکھیں موٹاپا دو طریق پر آتا ہے۔ اول چربی سے ورم رطوبات کی زیادتی سے چربی سے موٹاپا تو اعصابی غدی تحریک سے آتا ہے اس لئے اگر چربی بھی جسم میں زیادہ ہو جائے اور جسم کو انتہائی موٹا کر دے جس سے انسان کو اپنا بوجھ اٹھانا مشکل ہو جائے تو یہ حالت بھی بیماری میں شامل ہے اس کا علاج کرنا ضروری ہے جو اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

چونکہ اس تحریک میں حرارت بہت نکل جاتی ہے اس لئے کچھ دن بعد عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانا شروع کریں اس طرح ایک طرف چربی بننا بند ہو جائیگی۔ دوسری طرف چربی تحلیل ہونا شروع ہو جائے گی آہستہ آہستہ موٹاپا دور ہو جائے گا۔

موٹاپا کی دوسری قسم جو رطوبات سے ہوتی ہے اس کی دو اقسام ہیں۔

ایک اعصابی رطوبات سے موٹاپا، دوسرا غدی رطوبات سے موٹاپا۔ تیسرا صفراوی رطوبات سے موٹاپا۔ تینوں اقسام کے موٹاپے میں فرق ہے۔

## چربی سے موٹاپا

۱۔ جسم گوندھا ہوا اور کسا ہوا ہوتا ہے۔ ۲۔ دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا۔ ۳۔ چہرہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ ۴۔ موٹاپا طبعی ہوتا ہے۔ ۵۔ پیشاب کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ ۶۔ اعصابی غدی تحریک سے ہوتا ہے۔

## بلغمی رطوبات سے موٹاپا

۱۔ جسم پلپلا اور نرم ہوتا ہے ۲۔ جسم کے کسی حصہ کو دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا۔ ۳۔ جسم کا رنگ پھیکا ہوتا ہے۔ ۴۔ استسقا بلغمی کہلاتا ہے۔ ۵۔ پیشاب کا رنگ بالکل شفاف ہوتا ہے ۶۔ اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔

## صفراوی رطوبات سے موٹاپا

۱۔ جسم پر سوجن ہوتی ہے۔ ۲۔ جسم کے کسی بھی حصہ کو دبانے سے گڑھا پڑتا ہے ۳۔ چہرہ اور جسم کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے ۴۔ استسقاء صفراوی ذقمی کہلاتا ہے ۵۔ پیشاب کا رنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے ۶۔ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔

## چربی اور بلغمی رطوبات سے ہونیوالے موٹاپے کا علاج

چربی سے موٹاپے کا علاج تو موٹاپے کی تمہید میں ہی لکھ دیا ہے۔ رہا بلغمی رطوبات سے موٹاپا چونکہ جسم میں بلغمی رطوبات کی کثرت ہوتی ہے اس لئے ایسے مریضوں کا قارورہ



سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ شوگر کے مریض کی طرح بار بار پیشاب مقدار میں زیادہ اور کثرت سے آتا ہے۔

ایسے مریضوں کا علاج عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء سے کریں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ جات جن میں ملین سے مقوی اور اکسیر شامل ہیں موٹاپا دور کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں۔ مسلسل دو تین ماہ کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ ہوالشافی: ۱۔ ہلیلہ سیاہ ۲ حصہ، حنظل ۲ حصہ، کشتہ فولاد ۲ حصہ تمام ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے گولیاں بقدر نخود بنائیں۔

مقدار خوراک: ۱۔ ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

نوٹ: ۱۔ دوا کے ساتھ غذا بھی عضلاتی اعصابی کھلائیں۔ مکی، باجرہ، چنے کی روٹی فروٹ کھلائیں۔

## صفراوی رطوبات سے موٹاپا کا علاج

صفراوی رطوبات کا اجتماع عموماً غدی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے اس تحریک میں حقیقی موٹاپا نہیں ہوتا بلکہ صفراوی رطوبات کے اجتماع سے تمام جسم پر سوجن ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو قارورہ بہت تھوڑی مقدار میں آتا ہے اکثر زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔ صحیح تشخیص کے بعد علاج کے لئے اول غذائی علاج تجویز کریں۔ اگر مریض زیادہ کمزوری محسوس کرتا ہو تو ساتھ دوا بھی دیں۔ دوا کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق تجویز کر لیں۔ غدی اعصابی فارماکوپیا مسہل بہترین نسخہ ہے

## جگر و طحال کا بڑھ جانا

قانون مفرد اعضاء کسی عضو کے حجم میں بڑھ جانے کا سب سے بڑا سبب اس میں تسکین قائد

دیتا ہے جس کی توضیح و تشریح یوں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کے حیاتی اعضا کے ذمے ایک تو مخصوص قسم کے کام انجام دیتے رہنے کی ذمہ داری سونپی ہوئی ہے۔ دوسرا مخصوص قسم کی غذا کھانے اور باقی فضلہ کی صورت میں خارج کرنے کی ذمہ داری عائد کی ہوتی ہے۔ مثلاً دماغ اول احساسات کے کام انجام دیتا ہے۔ دوسرا زندہ رہنے کے لئے بلغم کو اپنی غذا بناتا ہے جو فاضل بلغم ہوتی ہے اسے خارج از بدن کرتا رہتا ہے جس سے اس کے افعال درست حالت میں رہتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی عضو میں تسکین ہو جائے تو نہ تو وہ اپنے ذمہ کے کام انجام دے سکتا ہے اور نہ ہی اپنے فضلات کو خارج کر سکتا ہے۔ نتیجۃً اس کے فضلات اندر ہی رکنے شروع ہو جاتے ہیں جس سے اس عضو میں عظم آنا شروع ہو جاتا ہے مثلاً عظم قلب، عظم طحال و جگر۔ قانون مفرد اعضا میں یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ جب اعصاب و دماغ میں تحریک ہوتی ہے تو دل و عضلات میں تسکین ہوتی ہے جس سے عظم قلب ہو جاتا ہے۔ اطبا اسے دل کا پھولنا بھی کہتے ہیں اسی طرح جب قلب و عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو جگر و غدد میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے طحال و جگر بڑھ جاتے ہیں۔

## علاج

چونکہ جگر و طحال میں عضلاتی اعصابی تحریک سے تسکین ہوتی ہے اسلئے ان کے عظم کو لوٹانے کیلئے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانی چاہئیں جن سے غدد تحریک میں آ کر اپنے اندر کے تمام فضلات خارج کر کے اصل حالت پر آ جاتے ہیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی۔ رائی، سہاگہ، نوشادر، ریوند خطائی، ریوند عصارہ، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ، چٹنی یا تازہ پانی۔

ہوالشافی:۔ میگنیشیا سلفاس (سالٹ) ½ پاؤ، نوشادر ۱ تولہ، عرق اجوائن ۱ بوتل۔

دونوں ادویہ کو عرق اجوائن میں حل کریں بس تیار ہے۔ ½، ۲، ½ تولہ دن میں ۲ بار پلائیں۔



نوٹ:۔ اگر قبض ہو تو وزن زیادہ کر دیں، اگر پاخانے زیادہ آئیں تو فی خوراک مقدار کم کر دیں انشاء اللہ چند دنوں کے اندر جگر و طحال کا عظم ختم ہو جائے گا۔

## ضماد برائے عظم جگر و طحال

ہوالشافی:۔ رائی، تخم مولی، اشق، پودینہ، مغز جا لگوٹہ، سرکہ خالص۔

۲ حصہ ۲ حصہ ۲ حصہ ۲ حصہ ۱ حصہ ۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سرکہ میں ملا لیں کہ لئی سی بن جائے۔

نوٹ:۔ اگر سرکہ تھوڑا رہ جائے تو اور ڈال لیں تاکہ قوام ضماد کے قابل ہو جائے۔ اگر مقام ضماد پر چھوٹے پھنسیاں نکلیں تو دوا کم مقدار میں لگائیں۔

## تلی میں پیپ پڑ جانا

پیپ تلی میں پڑے یا کسی اور مقام پر ہمیشہ غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اور یہ کسی ورم کے تحلیل پذیر ہونے کی علامت ہے۔

جب تلی کسی سبب سے سوزش ناک ہو جائے اور ورم کر آئے جب تک اس میں غدی عضلاتی تحریک پیدا نہ ہوگی پیپ نہیں پڑے گی ورم بھی تحلیل نہیں ہوگا۔ غدی عضلاتی تحریک پیدا ہوتے ہی پیپ پڑ جائے گی۔

## علاج

چونکہ پیپ غدی عضلاتی تحریک سے پڑتی ہے اس لئے اس کا علاج غدی اعصابی تحریک سے کریں۔ فارماکوپیا کے غدی اعصابی مرکبات پیپ خارج کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں۔ ضرورت کے وقت ملین، مسہل تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

# اماس، سوجن، تھوج جسم

| طبی نام | اردو نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| اماس تھوج جسم | سوجن | بیری بیری BERI BERI |

**تعارف** جس مریض کے چہرے ہاتھ پاؤں اور تمام جسم پر سوجن رہتی ہو اور وہ شدید کمزوری اور نقاہت محسوس کرے اسے ڈاکٹری میں مرض بیری بیری کہتے ہیں،

**علامات:-** اماس، تھوج یا جسم کی سوجن شدت و خفت کے لحاظ سے دو اقسام کی ہوتی ہیں

(۱) خفیف اماس یا خفیف بیری بیری،
(۲) شدید اماس یا شدید بیری بیری،

## علامات خفیف اماس یا خفیف بیری

مریض کے چہرہ خصوصاً آنکھوں کے پپوٹے قدرے بوجھل اور سوج جاتے ہیں۔ اگر



مریض کچھ سفر کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں پر ورم یا سوج آجاتی ہے۔ آرام کرنے پر سوج رفع ہو جاتی ہے جسے مریض سفر کی وجہ قرار دے کر چنداں پرواہ نہیں کرتا آہستہ آہستہ جسم میں کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے چلنے پر دم چڑھنے لگتا ہے مریض حیران ہوتا ہے کہ مجھے نزلہ کھانسی ہے نہ دل شش وغیرہ پھیپھڑوں میں جمع ہے پھر اسے دم کیوں چڑھتا ہے۔

اگر لیٹے یا سر کے نیچے اپنا بازو رکھے تو وہ سو جاتا ہے یا سن ہو جاتا ہے اور اس کو ہلانے جلانے سے جاگتا ہے بازو میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ بازوں اور ٹانگوں میں کام کرنے کی طاقت کم ہونے لگتی ہے مریض جلد تھک جایا کرتا ہے مریض کا دل گھبراتا ہے چکر آتے ہیں جسم گرمی محسوس کرتا ہے اگر تکلیف جلد نہ ہٹے تو مریض کا پیٹ سوجنے لگتا ہے آخرکار استسقاء ذقی ہو جایا کرتا ہے ایسی حالت کو ڈاکٹری میں ویٹ بیری بیری کہتے ہیں۔

مریض کا دل پھیل کر حجم میں بڑھ جاتا ہے جس سے مریض کا دل صحیح حرکات نہیں کر سکتا دل میں خفقان کی صورت پیدا ہو کر گھبراہٹ رہنے لگتی ہے بعض دفعہ رکنے لگتا ہے کبھی غشی طاری ہو جاتی ہے کبھی اچانک حرکت قلب بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

اگر کسی علاج سے آرام آنے لگے تو سب سے پہلے اماس اور سوجن رفع ہوا کرتی ہے اور مریض دبلا پتلا ہو جاتا ہے ایسی حالت کو انگریزی میں ڈرائی بیری بیری کہتے ہیں۔

## شدید یا خبیث بیری بیری

شدید یا خبیث بیری بیری کی حالت آہستہ آہستہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ اچانک شدید

علامات پیدا ہوجاتی ہیں چنانچہ اچانک مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کا دل ڈوبا
جا رہا ہے اس کا سانس آہستہ آہستہ تکلیف سے رک رک کر آنے لگتا ہے
پسینہ سے تر اور ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے ہیں بعض دفعہ
اچانک قے شروع ہوجاتی ہے جو اکثر موت کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔

**اسباب :-** اماس تہوج اور سوج جسے ڈاکٹری میں بیری
بیری کہتے ہیں کے اسباب ناقص غذا قرار دیتے گئے ہیں۔

حکیم و ڈاکٹر جناب غلام جیلانی صاحب مصنف مخزن حکمت اپنی شہرہ
آفاق کتاب مخزن حکمت کے صفحہ ... ۱۲ پر یوں رقم طراز ہیں۔

**تعریف**

بیری بیری در حقیقت نقص تغذیہ کی ایک بیماری ہے وہ اکثر گرم
ممالک جہاں چاول کھائے جاتے ہیں پائی جاتی ہے۔

آگے لکھتے ہیں۔

جدید تحقیقات سے یہ بات اب یقینی طور پر معلوم ہوچکی ہے کہ مرض بیری
در حقیقت نقص تغذیہ کی بیماری ہے آگے غذا کے نقائص وٹامنز کی صحیح
مقدار نہ ملنے کے اسباب پر بہت لمبی چوڑی تشریح لکھی ہے۔

# قانون مفرد اعضا اور اماس تہوج

تمام طبی کتب میں سوجن اماس تہوج اور بیری بیری کی تشریح اس کی خفیف
اور شدید حالتیں اور اس کے اسباب ایک ہی جیسے ملتے جلتے ہیں
کسی محقق نے اماس تہوج وغیرہ کے عضوی اسباب نہیں لکھے نہ ہی مشینی
عضوی اور کیمیائی اعضا کے افعال کا لگاؤ لکھا ہے اور نہ ہی علاج کے لئے



کسی مفرد عضو کو تسکین یا تحریک دینے کی ہدایت کی ہے صرف ناقص غذا کی اصلاح
پر زور دیا ہے

حالانکہ ایورویدک، طب اسلامی میں مزمن اور پیچیدہ علامات کے علاج
کے لئے سب سے پہلے علاج بالغذا تجویز کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔
اگر کسی مریض کی صحیح تجویز ہوجاتی ہے اور مریض اپنے معالج کی ہدایت پر پورا عمل
کرتا ہے تو ۹۹٪ ایسے مریض کی تمام مزمن و پیچیدہ علامات غائب ہوجاتی
ہیں اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہوجاتا ہے۔
قانون مفرد اعضا کے تحت غذا سے علاج کے فری کیمپ قانون مفرد اعضا
اور طب اسلامی کے علاج بالغذا اصول کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

# قانون مفرد اعضا اور علاج بالغذا

قانون مفرد اعضا کے تحت جو علاج بالغذا تجویز کیا جاتا ہے وہ شاسنا یا
ہی غذا سے علاج سے متاثر کرنے کے لئے تجویز نہیں کیا جاتا ہے بلکہ مریض کو اچھی
طرح چیک کرکے محرک و مسکن اعضا کی تشخیص کی جاتی ہے پھر مسکن مفرد اعضا کو
تقویت دینے والی غذا دوا روک دی جاتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے
فوراً شفا معنی شروع ہوجاتی ہے اس طرح ہر قسم کی مشکل اور پیچیدہ تکلیف
رفع ہوجاتی ہے اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہوجاتا ہے

قانون مفرد اعضا تہوج اور سوجن کے عضوی اسباب جگر و گردوں کو
قرار دیتا ہے خصوصاً جگر کے کیمیائی مفرد اعضا جنہیں عرف عام میں غدد
جاذبہ کہتے ہیں کو ذمہ دار قرار دیتا ہے۔

# غدد ناقلہ و غدد جاذبہ کے افعال

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق جگر کے دو خادم ہیں،
(۱) غدد ناقلہ (۲) غدد جاذبہ،

## غدد جاذبہ کے افعال

غدد جاذبہ ایسے غدد ہیں جو صفرا وغیرہ کو پیدا کرنے کے ساتھ خون میں جمع کرتے رہتے ہیں،

## غدد ناقلہ کے افعال

غدد ناقلہ ایسے غدد ہیں جو ہر وقت جسم و خون سے فاضل مواد کو جسم سے بذریعہ نالیاں اور مخارج آنکھ۔ ناک، کان، مقعد، احلیل، رحم، پستان، گردہ و مثانہ پسینہ کے غدد) خارج کرتے رہتے ہیں تاکہ جسم اور خون کی صفائی ہوتی رہے.

## غدد جاذبہ و غدد ناقلہ کے افعال میں کمی بیشی

بعض دفعہ ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ غدد جاذبہ کے افعال تو تیز ہو جاتے ہیں لیکن غدد ناقلہ کے افعال سست پڑ جاتے ہیں ایسے موقعوں پر مریض کے جسم و خون میں صفرا کی کثرت ہو جاتی ہے جسم میں گرمی و خشکی بڑھ جاتی ہے حرارت کی شدت سے قلب میں تحلیل کا عمل بڑھ جاتا ہے مریض کا دل گھبرانے لگتا ہے اسے چکر آنے لگتے ہیں،



اگر صفرا کی پیدائش مسلسل زیادہ ہوتی رہے اور غدد ناقلہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے صفرا ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے تو جسم پر خصوصاً چہرہ ہاتھ پاؤں پر اماس و سوجن آنے لگتی ہے پیٹ بڑھنے لگتا ہے اور بوجھل ہونے لگتا ہے شدید حالتوں میں پیٹ استسقاء زقی ہو جاتا ہے جسے عرف عام میں پیٹ میں پانی پڑنا کہتے ہیں۔

## علاج بیری بیری یا اماس

بیری بیری چونکہ جگر و غدد جاذبہ کے افعال کی تیزی سے ہوتی ہے غدد ناقلہ برائے نام کام کرتے ہیں لہذا قانون مفرد اعضا کے اصول کے مطابق غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنا چاہیئے یعنی غدد ناقلہ میں تحریک و تیزی پیدا کر دیں فوراً صفرا کا اخراج شروع ہو جائے گا تمام مخارج ضرورت کے مطابق صفرا کا اخراج کرنے لگیں گے صرف چند دن کے اندر ہی فاضل صفرا خارج ہو کر مریض تندرست ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی نسخے جو فارماکوپیا میں شائع ہو چکے ہیں نہایت مفید و موثر ہیں اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل کھلائیں، مریض کی غذا اعصابی کر دیں تاکہ پیشاب زیادہ اور کھل کر آنے لگے گرمیوں میں تربوز عام ہوتا ہے اسے زیادہ سے زیادہ کھلائیں سردیوں میں گنا عام ہوتا ہے اس کا رس پلائیں، مولی، شلغم، مونگرے، کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔ انڈے گوشت بند کر دیں اللہ شفا دے گا.

جب فاضل رطوبات خون اور اعضا سے خارج ہو جاتی ہیں تو فطری طور

پر اگلے عضو کی کیمیائی تحریک شروع ہو جاتی ہے۔

یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ جب بھی کسی مفرد عضو میں کیمیائی تحریک شروع ہوتی ہے اس وقت پہلے محرک عضو کی پیدا کردہ رطوبات نئے محرک عضو کی خلط میں تبدیل ہوا کرتی ہے۔

مثلاً جگر کی مشینی تحریک کے بعد دماغ کی کیمیائی تحریک صفراوی رطوبات کو بلغم میں تبدیل کیا کرتی ہے

اسی طرح دماغ کی مشینی تحریک (اعصابی عضلاتی) کے بعد قلب کی کیمیائی عضلاتی اعصابی ہے جو بلغم و رطوبات کو جذب کر کے سودا میں تبدیل کیا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ متقدمین اطبا مولد بلغم ادویہ کو قاطع صفرا اور مولد سودا کو قاطع بلغم تسلیم کرتے ہیں جو بالکل درست ہے اسی لیے کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک سے اس کی پیدا کردہ خلط زیادہ ہو سکتی ہے جس کی زیادتی کسی عضو میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے

مثلاً استسقاء زقی کی رطوبت جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی کا نتیجہ ہے جب جگر کی مشینی تحریک پیدا کر دی جاتی ہے تو فوراً استسقاء رفع ہو جاتا ہے بلکہ مریض پہلے سے بھی زیادہ طاقتور ہو جاتا ہے جب کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک مسلسل قائم رہتی ہے تو وہ پہلے محرک عضو کی ضرورت کی رطوبت کو بھی جذب کر لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے عضو میں رطوبات کی کمی ہو کر تکالیف شروع ہو جاتی ہیں بالکل یہی صورت آنکھوں میں رطوبت بڑھنے اور کم ہونے کی ہے



# استسقا

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| جلندھر | استسقا | ڈراپسی |

**تعریف**

استسقا ایک ایسی علامت ہے جس میں پیٹ یا بیرونی اعضاء اپنے طبعی حجم سے پھول جاتے ہیں استسقا ایک عربی لفظ ہے جو سقی سے مشتق ہے اس کے لغوی معنی پانی مانگنا یا پانی جمع ہو جانا ہے۔ چونکہ حالت استسقا میں جسم کی کسی نہ کسی ساخت یا جوف میں خون کا پانی اکٹھا ہو جاتا ہے یا جسم میں پانی کی طلب بڑھ جاتی ہے جس سے یہ علامت استسقا ظاہر ہو جاتی ہے۔

چونکہ اس علامت میں جسم پھول جاتا ہے یا اس میں ابھار یا سوجن کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جو ماؤف جگہ کو صحیح حالت بدن سے اونچا کر دیتا ہے اسلئے میں اس علامت کو اورام کے تحت بیان کرتا ہوں۔

## ورم کی حقیقت

جاننا چاہیئے۔ ورم صرف ابھار یا سوجن کو کہتے ہیں۔ جس کو انگریزی میں سوئلنگ

کہتے ہیں جو ماؤف جگہ کو باقی صحیح بدن سے اونچا کر دے لیکن یہ اورام تین مختلف اسباب سے ہو سکتے ہیں۔

(۱) کسی عضو میں تحریک و سوزش بڑھ کر ورم کی شکل اختیار کر سکتی ہے جس میں عام طور پر خون اکٹھا ہو کر ماؤف جگہ کو سرخ اور اونچا کر دیتا ہے ایسے اورام میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔

(۲) کسی عضو میں انتہائی تسکین ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہے جس سے مسکن عضو پھول جاتا ہے جس کو عرف عام میں عظم کہتے ہیں۔ مثلاً عظم طحال، عظم جگر، عظم قلب وغیرہ اس میں حقیقی ورم کا تصور بے معنی ہے۔

(۳) کسی عضو میں حرارت کی زیادتی ہو کر اس کے انسجہ میں ٹوٹ پھوٹ اور تکاثر و تحلیل پیدا ہو جائے اور اس کی رطوبات تحلیل ہو کر ایک جگہ اکٹھی ہو جائیں اور ورم و ابھار کی صورت پیدا ہو جائے اس قسم کے ورم و ابھار میں کسی قسم کا درد نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہی ورم میں سرخی و تیزی پیدا ہوتی ہے۔

## استسقا اور ورم

چونکہ استسقاء کے مریض کو سارے جسم پر یا جسم کے بعض حصوں میں ورم یا سوجن ہو جایا کرتی ہے اس سے استسقا کے مریض کے ورم اور حقیقی ورم میں امتیاز کر لینا ضروری ہے تاکہ علاج میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اصلی و حقیقی ورم میں خون کا اجتماع ہوتا ہے جس میں شدید درد ہوتا ہے اس کے برعکس استسقا کے مریض کے ورم میں درد بالکل نہیں ہوتا۔ حالانکہ سوجن شدید ہوتی ہے۔



چونکہ ورم کی اقسام میں ایک قسم ایسی ہوتی ہے جس میں ورم و سوجن کے ساتھ درد بالکل نہیں ہوتا اسکی ماہیت میں بتایا گیا ہے کہ کسی عضو میں شدید تحلیل ہو کر اس کی رطوبات پگھل کر جو خون میں اکٹھی ہو جاتی ہیں لہذا استسقا کے مریض کا ورم اسی قسم کے گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔

## فرنگی طب اور استسقا

فرنگی طب یعنی ایلوپیتھی استسقا کی ماہیت یوں بیان کرتی ہے کہ حالت صحت میں جسم کے ہر ایک عضو کو تر رکھنے کے لئے آب خون یعنی رطوبت طراوش پاتی رہتی ہے اور پھر بذریعہ عروق جاذبہ جذب ہوتی رہتی ہے پس اگر رطوبت مذکورہ کے تراوش پانے یا اس کے جذب ہونے میں نقص ہو جائے۔ یعنی رطوبت طراوش تو زیادہ پائے لیکن جذب کم ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبت وہاں جمع ہونے لگتی ہے اور وہ مقام پانی سے بھر جاتا ہے۔

## آب خون اور استسقا کی رطوبت میں فرق

فرنگی طب نے آب خون (رطوبت طلیہ) کو استسقا کی رطوبت قرار دیا ہے اور اسی رطوبت آب خون کا یہ بتایا گیا ہے کہ یہ خون سے غذا لیکر اعضاء پر مثل شبنم پھیل جاتی ہے اور ان کو غذا پہنچاتی ہے اور پھر وہاں سے ان کے فضلات جذب کر کے بذریعہ عروق جاذبہ پہنچ کر خون میں مل جاتی ہے۔

فرنگی طب اس رطوبت طلیہ کے اجتماع کی صورتیں اس طرح بیان کرتی ہے

کہ استسقا کی حالت میں رطوبت طلیہ کا جمع ہونا دو وجہ سے ہو سکتا ہے

(۱) اول یہ کہ رطوبت طلیہ بہت زیادہ مقدار میں خون سے ترشح ہوتی رہتی ہے

دوسرے یہ کہ رطوبت طلیہ کے طبعی دوران میں کوئی خرابی پڑ جاتی ہے۔

ان دونوں وجوہات میں سے پہلا زیادہ اہم ہے ان کا سبب عروق دموی کی کمزوری۔ یا فقر الدم کوئی سمیت وجو خون میں دورہ کر رہی ہوتی ہے ، ہوتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ آب خون یعنی رطوبت طلیہ کی زیادتی کو کسی بھی طرح استسقا کی رطوبت قرار نہیں دیا جا سکتا ایسا خیال کرنا بالکل غلط ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ استسقا اس رطوبت سے ہوتا ہے جو کسی مفرد عضو کے تحلیل ہونے سے اخراج پاتی ہے چونکہ جسم کی رطوبت عضلات ہی میں بھری رہتی ہے اس لئے جب عضلات وقلب میں تحلیل کا عمل ہوتا ہے تو ان کی رطوبات بھی تحلیل ہو جاتی ہیں۔ یہی رطوبات جو خون وخلاؤں میں اکٹھی ہو کر استسقا کا سبب بنتی ہیں نظریہ مفرد کی تحقیقات کے مطابق عضلات وقلب میں اس وقت تحلیل ہوتی ہے جب غدد وجگر میں سوزش اور انقباض ہو جاتا ہے جس سے مجاری تنگ ہو جاتی ہیں اس صورت میں صفراء کی پیدائش تو جاری رہتی ہے مگر اس کا اخراج رک جاتا ہے پھر یہی صفراء خون میں داخل ہو کر اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس حالت کی ابتدائی صورت کا نام جانڈس دیرقان ہے جس میں خون کا بگڑ جاتا ہے چہرہ پیلا بدن کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔

چونکہ غدد میں سوزش ہوتی ہے اس لئے عضلات میں تحلیل شروع ہے جس سے وہ پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ بعض اوقات تمام جسم کے عضلات پھیل کر جسم مثل کپا ہو جاتا ہے یہی حالت دل کے عضلات کی ہوتی ہے وہ بھی پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں بالآخر عضلات اور دل کی تحلیل شدہ رطوبات جمع ہو جاتی ہیں۔



# رطوبت طلیہ اور استسقا کی رطوبت کی ماہیت

جاننا چاہیے کہ فرنگی طب کی کتب منافع اعضاء میں رطوبت طلیہ (سیال خون) اور استسقا کی رطوبت کی ماہیت یوں بیان کی گئی ہے۔

(۱) استسقاء میں جو رطوبت ہوتی ہے اس کا طبعی رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔

(۲) اس کا وزن مخصوص ۱۰۰۶ سے لیکر ۱۰۱۳ تک ہوتا ہے۔

(۳) اس میں مادہ لحمیہ برائے نام ہوتا ہے۔

(۴) اس میں کریات بیضہ بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔

(۵) اس میں غیر طبعی آمیزش مثلاً صفرا جو خون میں دورہ کر رہا ہوتا ہے یہ رطوبت ابالنے پر رطوبت بیضہ کی طرح منجمد نہیں ہوتی۔ ان میں سے کوئی صورت بھی رطوبت طلیہ میں نہیں پائی جاتی بلکہ وہ ایسی رطوبت ہے جو خون میں شرائین وغدد کے ذریعے جسم پر شبنم کی طرح ترشح پائی جاتی اور جسم اپنی غذا کی ضرورت کے لئے جذب کر لیتا ہے اس میں خون کے تمام اوصاف پائے جاتے ہیں۔

اس کے برعکس استسقا کی رطوبت میں نہ ہی اس کا رنگ ہوتا ہے نہ اس میں اجزاء لحمیہ وکریات بیضا اور البومن ہوتی ہے بلکہ اس میں نمک وصفرا کی زیادتی کی وجہ سے اس کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔

# طب یونانی اور استسقا

استسقا کی تین اقسام ہیں۔ استسقا لحمی، استسقا زقی، استسقا طبلی،

چونکہ ان کے بنیادی اسباب ایک ہی ہیں اس لئے ان کا علاج ایک ہی ہے ان کو مختلف امراض خیال کر کے مختلف علاج کے لئے پریشان نہ ہونا چاہیئے۔

مندرجہ بالا ہدایات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کیونکہ اطبائے متقدمین نے بھی ان کے مختلف اسباب نقل کئے ہیں۔

مثلاً کبھی سودا کی کثرت سے جگر کی قوتیں ضعیف ہو کر کچا کیموس جگر میں جائے اور وہ جگر میں ہضم نہ ہو سکے ویسا ہی اعضا کی طرف جذب ہو جائے اور استسقا کا سبب بن جائے۔

استسقا لحمی۔ لحم گوشت کو کہتے ہیں اس علامت میں جسم کا نرم گوشت پھول جاتا ہے۔

استسقا ذقی:۔ زق مشک کو کہتے ہیں جس طرح مشک پانی سے پھول جاتا ہے اسی طرح پانی سے پیٹ پھول جاتا ہے۔

استسقا طبلی، طبل یعنی ڈھول پیٹ اس طرح پھول جاتا ہے کہ اس میں سے ڈھول جیسی آواز آتی ہے۔

چونکہ ان اقسام کو سمجھانے کے لئے حکما و اطبا نے کچھ غلطیاں کی ہیں اور اگر کہیں ذہن نشین کرایا ہے تو پورے طور پر نہیں سمجھایا گیا،

ہم انشاء اللہ اس مضمون کو پوری طرح ذہن نشین کرا دیں گے۔

استسقا کی تین اقسام ہیں۔

## استسقا زقی

اصل استسقا یہی ہے ایسے مریض کو اول یرقان ہوتا ہے پھر تہبج و اماس ہوتا ہے۔ بعد میں پانی پڑتا ہے اس قسم میں مریض کا پیٹ مشک کی طرح پھولا ہوا اور کھچا ہوتا ہے۔ دائیں بائیں حرکت کرنے سے پانی چھلکنے لگتا ہے۔ یہ پانی پیٹ کے پردوں صفاق اور ثرب کے درمیان ہوتا ہے



چونکہ خالص صفراوی رطوبت ہوتی ہے اس لئے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ یہ غدی عضلاتی تحریک ہے۔

## استسقا لحمی

یہ در اصل استسقا نہیں ہے بلکہ استسقا سے بالکل برعکس علامت ہے۔ البتہ اس میں بھی پانی ہوتا ہے لیکن یہ پانی پردوں کی بجائے نسیج عضلاتی (مسکولر ٹشوز) کے خلیات (سیلز) میں ہوتا ہے۔ اس میں جسم کے عضلات خصوصاً پیٹ کے عضلات پھولے اور بڑھے ہوتے ہیں یہ قسم زقی کی طرح خطرناک نہیں ہے یہ اعصابی عضلاتی تحریک کی پیداوار ہے

## استسقا طبلی

یہ قسم بھی استسقا نہیں ہے اس میں پانی وغیرہ نہیں ہوتا بلکہ نسیج عضلاتی کے خلیات میں ضروری رطوبات کی نسبت ریاح زیادہ ہوتی ہے یہ ریاح وہاں کی رطوبات میں تبخیر کی صورت قائم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے۔

## علاج

استسقا کی چونکہ تین مختلف اقسام ہیں۔ اور ہر قسم کی مختلف ماہیت ہے اس لئے معالج کے لئے ضروری ہے کہ صحیح تحریک اور مسکن عضو کو تشخیص کر کے علاج کی ابتدا کرے مسکن عضو کو تحریک دینے کے لئے غذا اور دوا دونوں تجویز کر جائیں تاکہ علاج جلد کامیاب ہو سکے جونہی مسکن عضو میں تحریک ہو گی مریض تندرست ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر استسقا ذقی ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ کھلائیں اگر استسقا لحمی ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔

اگر استسقا طبلی ہو تو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی مجربات و اغذیہ کھلائیں۔ استسقا کی تینوں اقسام کے لئے قانون مفرد اعضا کے نارما کو پیا کے مجربات ضرورت کے مطابق کھلائیں

نوٹ: استسقا ذقی کے لئے غدی اعصابی ملین و مسہل تریاق صفت ہیں چند فارمولا

میں پانی نکل جاتا ہے۔ اگر ماس و تموج بھی ہو تو دور ہو جاتا ہے۔

## غذا

استسقاء ذقی کے مریض کو درج ذیل غذا دیں اور درج شدہ سے پرہیز کرائیں۔

**صبح** - مربہ گاجر - جوس گاجر - گلقند اور سونف ملا کر مربہ ادرک وغیرہ میں جو مریض پسند کرے ہمراہ دودھ اونٹنی کھلائیں آب کاسنی ۳ تولہ اور مکو کا پانی ۳ تولہ دیں۔

**دوپہر** مولی - مونگرے - سینگرے - گاجر - شلغم - کدو - توری - ٹینڈے - پیٹھا - بھرجی مکو - پیٹھی - ادرک وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر بغیر روغن چاول کھلائیں اس وقت مریض دودھ اونٹنی پینا چاہے تو پی سکتا ہے

**شام** اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر کی سبزیوں میں سے جو مل سکے کھلائیں اگر بھوک کم ہو تو ناشتہ والی کوئی شے کھلا کر دودھ اونٹنی پلائیں۔

**نوٹ**: اگر مریض پانی کی بجائے صرف دودھ اونٹنی استعمال کرے تو چند دنوں کے اندر پیٹ کا پانی نکل جاتا ہے دوبارہ بھی جمع نہیں ہوتا۔

**نوٹ**: مریض استسقاء کو قبض نہ ہونے دیں بلکہ مریض کو دو تین دن پتلے جلاب لانے ضروری ہیں تاکہ پیٹ کا پانی امعاء کے ذریعے خارج ہوتا رہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو پیٹ میں پانی دوبارہ جمع ہو کر پیٹ تن جائے گا۔

**نوٹ**: مریض استسقاء ذقی کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے جو کیمیائی تحریک ہے علاج میں جگر کی مشینی تحریک قائم کریں تاکہ جسم کے ہر مخرج سے طبی طور پر صفرا کا اخراج شروع ہو جائے جس سے چند دنوں کے اندر استسقاء کلی طور پر ختم ہو جائے گا۔

اگر زیادہ پیشاب آور ادویہ دی گئیں جیسا کہ ایلوپیتھی ڈاکٹر مرسلی یا نیفیال کے ٹیکے لگا کر براہ پیشاب یکدم پانی خارج کرتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے کس طرح تو چند دنوں کے



اندر اندر پیٹ پانی سے بھر جاتا ہے۔

**نوٹ**: بار بار پیٹ سے پانی نکالنا بھی نہیں چاہیے ورنہ عادت کے طور پر پانی پڑتا رہے گا۔ اور درمیانی وقفہ بھی گھٹتا رہے گا۔ اس طرح بار بار پانی نکالنے سے مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے۔

## ایک واقعہ

۱۹۵۶ء میں میرے ماموں چوہدری علی محمد مرحوم کے پیٹ میں پانی پڑتا تھا اسے لاہور میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ وہاں علاج معالجہ کے دوران جب ادویہ سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو اس کے پیٹ سے نڑکار سے پانی نکال دیا گیا جس سے ماموں جان کی صحت پہلے سے بہت زیادہ اچھی ہو گئی لیکن پندرہ دن بعد پیٹ پھر تن گیا۔ پانی پھر نکال دیا گیا بارہ تیرہ دن بعد پھر پانی بھر گیا حتیٰ کہ ماموں صاحب کے پیٹ میں ہر پانچ چھ دن کے اندر پانی جمع ہونے لگا۔ کہ پیٹ پھٹنے کو آتا تھا اس حالت سے مایوس ہو کر ماموں صاحب چھٹی لیکر جہانیاں میرے تایا جان محمد یوسف صاحب کے پاس آ گئے حاجی صاحب نے یونانی طب کے اصول پر علاج کیا تو نہ صرف ان کے پیٹ میں پانی پڑنا بند ہو گیا بلکہ دس سال تک زندہ رہے اور اس مرض سے محفوظ رہے

# سنگریزہ پتہ

پتھریاں گردوں میں پیدا ہوں یا مثانہ میں جگر میں پیدا ہوں یا پتہ میں سب ایک ہی تحریک کے مظہر ہیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک سے پتھریاں بنتی ہیں۔ مادہ کی مقدار اور تحریک کی کمی بیشی سے پتھریوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اگر پتھریوں کی رکاوٹ سے گردہ و مثانہ سے اخراج بند ہو جائے تو پیشاب کا زہر خون میں مل جاتا ہے جسے اطباء سمّیت بولی کہتے ہیں اور یہ صورت نہایت خطرناک ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح اگر پتہ کی پتھری سے

صفرا کے اخراج میں رکاوٹ ہو جاوے تو صفرا خون میں بڑھ کر یرقان پیدا کر دیتا ہے۔

## علاج

پتھریاں گردوں میں ہوں یا مثانہ میں یا پتہ میں ہر صورت کا علاج غدی اعصابی تحریک کی اغذیہ و ادویہ اشیاء سے کریں۔

## یادداشت

بعض حکماء پتھریاں خارج کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مدر بول ادویہ جن میں قلمی شورہ جوکھار وغیرہ ادویہ دیتے ہیں جن سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں دیتا۔
یاد رکھیں پتھری اس وقت ہی خارج ہو سکتی ہے جب وہ ریزہ ریزہ ہو گی ورنہ اگر توڑے بغیر خارج کرنے کی کوشش کی گئی تو دوبارہ درد گردہ یا درد پتہ پیدا ہو جائے گا۔
لہذا پتھریوں کو توڑنے والی ادویہ اغذیہ دینی چاہئیں تاکہ ریزہ ریزہ ہو کر بسہولت خارج ہو جاویں۔ مدر بول ادویہ کی تو اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب پتھری حالبین یا پتہ کی نال میں پھنس چکی ہو اور درد گردہ یا درد پتہ کا سبب بن چکی ہو۔
اگر جسم میں حرارت کم محسوس کریں تو عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ بھی دے سکتے ہیں تاکہ پتھریاں جلد تحلیل ہو جاویں ورنہ عام استعمال کے لئے غدی اعصابی ادویہ اغذیہ مفید رہتی ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کریں۔
یہ نسخہ بھی پتھریاں توڑنے کے لئے بے نظیر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (رہبر نظریہ مفرد اعضاء)
ہوالشافی:۔ جمال گوٹہ ا حصہ، شنگرف ۲ حصہ، کشتہ کچلہ ۳ حصہ، رائی ۵ حصہ۔
تمام ادویہ کو باریک کر کے ملالیں۔ پانی سے ذرا بڑی گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ ادویہ احتیاط رہے کہ مریض کو ایک دو پاخانے آجائیں تاکہ ریاح وغیرہ بھی ساتھ خارج ہوتی رہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ روزانہ مریض کو چھوٹی چھوٹی پتھریاں خارج ہونے لگیں گی۔
اگر مریض کے قارورہ کو حاصل کر کے رکھ دیں تو بھی باریک ریگ نیچے بیٹھے گی جس کا مطلب ہو گا



کہ پتھری تحلیل ہو کر خارج ہو رہی ہے۔
نوٹ:۔ گولیاں اجوائن دیسی ۳ ماشہ کے قہوہ سے کھلایا کریں۔

## صغر الکبد ——— عظم الکبد

یہ جگر کے حجم کی دو متضاد علامات ہیں۔ صغر الکبد میں جگر اپنے حجم سے بھی چھوٹا ہو جاتا ہے اور عظم الکبد میں جگر اپنے حجم سے کافی بڑا ہو جاتا ہے۔

## ماہیت مرض

کسی عضو کے بڑا یا چھوٹا ہو جانے کے بارے میں طبی محقق آج تک کوئی واضح اصول پیش نہیں کر سکے
جگر کے سکڑ جانے کے متعلق حکیم مظفر الدین نے اپنی کتاب گھر کا حکیم کے صفحہ ۲۹۵ پر لکھتے ہیں۔
"اس مرض میں بجگر فاتور یشوں کے پیدا ہونے سے کسی قدر بڑھ جاتا ہے مگر بعد میں سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے"
اسی طرح طب اکبر میں لکھا ہے کہ
"بعض آدمیوں میں کسی سبب سے جگر چھوٹا ہوتا ہے چنانچہ ممکن ہے کہ گردہ کے برابر ہو"
عظم الکبد کا بیان تو آپ نے تحریر نہیں کیا البتہ عظم الطحال کے متعلق لکھتے ہیں،
یہ مرض عموماً موسمی بخاروں کے بعد یا بخاروں کی حالت میں پانی زیادہ پینے سے ہوا کرتا ہے۔
قانون مفرد اعضاء کسی عضو کے بڑے یا چھوٹے ہونے میں ایک قانون پیش کرتا ہے اور دونوں کے لئے دو مخصوص اصطلاحات پیش کرتا ہے۔
(۱) کسی عضو کے صغر کے لئے "تحریک" اور عظم کے لئے "تسکین" کے الفاظ پیش کئے ہیں جاننا چاہئے کہ جب کسی عضو میں دوران خون بڑھتا ہے تو اس میں تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی

ہے اس وقت وہ عضو اپنے اندر کے فضلات خارج کرتا ہے۔ اگر فضلات کی وجہ سے پھول گیا ہو تو چھوٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر تحریک شدت اختیار کر جائے تو فضلات ختم ہونے کے بعد اصلی اجزاء بھی خارج کرنے لگتا ہے جس سے اس کا حجم پہلے سے بھی کم ہونے لگتا ہے اسکا نام سکڑنا ہے اگر جگر میں یہ صورت ہو جائے تو اسے صغر الکبد کہتے ہیں۔

جب کسی عضو میں دوران خون انتہائی کم ہو جائے تو اس میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے وہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ اپنے اندر کے فضلات خارج نہیں کر سکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فضلات کے اجتماع سے وہ عضو پھولنا شروع ہو جاتا ہے اس صورت کا نام کسی عضو کا اپنے حجم سے بڑھنا یا عظم کہلاتا ہے۔

اگر یہی صورت جگر میں واقع ہو تو اسے عظم جگر کہتے ہیں۔ یاد رکھیں جب عضلاتی تحریک ہوتی ہے تو بوجہ تسکین عظم الکبد یا عظم الطحال ہوتا ہے اگر جگر میں تحریک ہو تو صغر الکبد ہوتا ہے۔

## علاج

قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق جب کسی حیاتی عضو میں تحریک و تیزی ہو تو اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں کیونکہ تحریک کے بعد والے عضو میں تسکین ہوتی ہے اور اس کے بعد والے عضو میں تحلیل
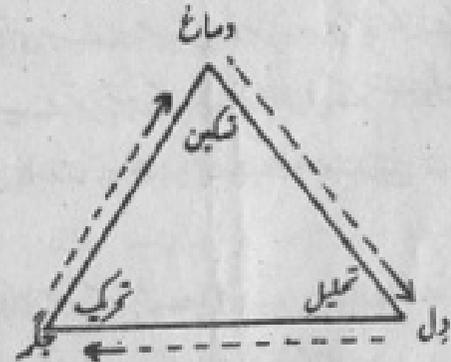
قانون مفرد اعضاء کے مطابق جب کسی عضو میں تحریک ہو اس کی تیزی سے جسم شدید تکلیف میں مبتلا ہو تو تسکین والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں ہر قسم کی غیر طبعی علامات دور ہو جائیں گی



مثلاً اوپر والے نقشہ میں جگر میں تحریک ہے اور وہ حجم میں سکڑ رہا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق ہم دماغ میں تحریک پیدا کر دیں گے کیونکہ اس میں تسکین ہے جب دماغ میں تحریک شروع ہو گی تو صورت حال یوں ہو جائے گی۔

دماغ
تحریک
جگر تحلیل
تسکین دل
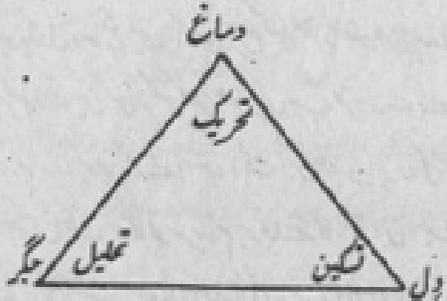
جگر میں تحلیل ہو کر اس کا سکڑنا بند ہو جائے گا مریض اپنے اندر طاقت محسوس کرے گا۔

اسی طرح عظم الکبد میں چونکہ جگر میں سکون ہو گا اس لئے علاج کے لئے جگر و غدد میں تحریک پیدا کر دیں تمام فضلات خارج ہو کر جگر اعتدال پر آ جائے گا اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات تحریک کے مطابق استعمال کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہو گی۔

# نفخ جگر یا نفخۃ الکبد

جب جگر کے عضلاتی پردہ میں تحریک پیدا ہو جائے جو عموماً عضلاتی اعصابی ہوتی ہے تو وہاں کی رطوبات ریاح میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

## علامات

مریض جگر کے مقام کو نہایت بھرا اور کسا ہوا محسوس کرتا ہے۔ مقام جگر کو دبایا جائے تو قراقر کی آواز آتی ہے۔

## علاج

چونکہ نفخۃ الکبد عضلاتی اعصابی تحریک ہے اس لئے اس کے علاج کیلئے عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلائیں۔ جلد ریاح

بغنا بند ہوجائیں ل اور تمام تکلیفیں رفع ہوجائیں گی۔

# ورم جگر

ورم جگر میں ہو یا دل دماغ میں۔ اسی طرح کسی مفرد عضو میں پیدا ہو یا مرکب عضو میں یا اس کے پردہ میں ہر صورت میں کسی نہ کسی مفرد عضو میں جب ضرورت سے زیادہ اجتماع خون ہوجاتا ہے تو وہاں ورم پیدا ہوجاتا ہے اسی وقت اس عضو یا پردہ کی تحریک تسکینی ہوتی ہے مثلاً جب دماغ میں اجتماع خون ہوگا تو سرسام ہوجائے گا جگر میں اجتماع خون ہوگا تو ورم جگر کہلائے گا اور یہ بالترتیب اعصابی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک سے پیدا ہوں گے اگر کسی سبب سے دماغ یا جگر کے پردوں میں اجتماع خون ہوجائے تو جس پردہ میں اجتماع خون ہوگا اسی کا ورم کہلائے گا۔

مثلاً جگر کے اعصابی پردہ میں اجتماع خون سے جو ورم ہوگا وہ جگر کے اعصابی پردہ کا ورم کہلائے اس کا علاج جگر کے ورم سے بالکل مختلف ہوگا۔ حقیقت میں اس کا علاج ورم دماغ کے اصول پر کرنا ہوگا۔

اسی طرح اگر جگر کے عضلاتی پردہ میں ورم ہوگا تو اس کا علاج ورم قلب کے اصولوں پر کرنا ہوگا۔

## یادداشت

مرکب اعضا معدہ امعا، گردہ مثانہ، پھیپھڑہ وغیرہ میں بھی اگر ورم ہوگا تو معالجین قانون مفرد اعضا پر لازم ہے کہ وہ دیکھیں کہ ماؤف عضو کے کونسے مفرد عضو میں ورم ہے

## طریقہ تشخیص

ذہن نشین کرلیں کہ ورم مرکب عضو میں ہو یا حیاتی عضو یا اس کے پردہ میں سب کی تشخیص



نبض اور قارورہ سے کریں اگر کسی عضو میں اعصابی ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سفید ہوگا اگر دل میں ورم ہوگا تو سرخ اگر جگر یا اس کے متعلقہ عضو میں ورم ہوگا تو پیشاب کا رنگ زرد ہوگا۔

# اصول علاج

جاننا چاہئے کہ کسی عضو کے ورم کا اصول علاج یہ ہے کہ جس مفرد عضو میں ورم ہو اس کے بعد والے عضو یا مسکن عضو میں تحریک پیدا کردیں تاکہ دوران خون ورم والے عضو سے بعد والے عضو یا مسکن عضو میں چلا جائے جونہی خون کم ہوگا ورم تحلیل ہوجائے گا۔

مثلاً دماغ میں ورم ہے اسی وقت قلب میں سکون ہوگا جب قلب کو تحریک دی جائے گی تو دوران خون دل کی طرف چلا جائے گا دماغ سے کم ہوکر ورم دماغ تحلیل ہوجائے گا۔

بالکل اسی طرح جب جگر میں ورم ہوگا دماغ میں سکون ہوگا ہم دماغ میں تحریک پیدا کرکے ورم جگر کا علاج کریں گے۔

## علاج

ورم جگر چونکہ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے لہذا اس کا علاج محرک دماغ اغذیہ ادویہ سے کریں گے۔ اول غدی اعصابی اغذیہ ادویہ دیں اگر تکلیف شدید ہو تو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ادویہ بھی دے سکتے ہیں قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات ورم جگر کے لئے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

**نوٹ**:۔ جگر کے ورم کو تحلیل کرنے میں اندرونی بیرونی ادویہ استعمال کرائیں بیرونی طور پر بصورت لیپ مقام ماؤف پر لگوائیں۔ جن میں اس قسم کے لیپ مفید ہیں ہوالشافی، آب کاسنی، آب کنوہ، آب کشنیز، صندل سفید، گل سرخ، کافور، ہر ایک

ہم وزن لے کر رگڑیں اور مقام ماؤف پر لیپ کریں،

اندرونی طور پر تخم کاسنی، تخم خیارین، برگ عنب الثعلب، پرسیاوشاں، بیخ کاسنی کا جوشاندہ

پلائیں،

**نوٹ:-** مریض کو زیر پیچش ہونے دیں نہ قبض تاکہ تحریک بدل جائے اور شفا

کلی حاصل ہو۔

## جگر کے اعصابی اور عضلاتی پردوں کا ورم

جگر کے ورم کے علاوہ اس کے پردوں میں بھی ورم ہو جایا کرتا ہے۔ ان کی پہچان

یہ ہے کہ اگر اعصابی پردہ میں ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سفید ہوگا پسینہ کثرت سے آئے گا

اگر عضلاتی پردہ میں ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سرخ۔ پسینہ بالکل نہیں ہوگا۔ قارورہ اکثر بند

یا بہت کم مقدار میں آئے گا۔ تحریک کے مطابق علاج کریں۔

## دُنبل جگر

جب جگر کا ورم کچھ عرصہ قائم رہ جائے جو معالج کی غلطی یا سستی سے ہوتا ہے۔

تو طبیعت مدبرہ بدن خود علاج کرتی ہے۔ یعنی ورم میں پیپ پیدا کر کے پھوڑے میں

تبدیل کر دیتی ہے تاکہ ایک طرف درد بند ہو جائے دوسری طرف ورم بڑھنے نہ پائے

**علامات** جگر میں پھوڑا بننے کی علامت یہ ہے کہ مریض پہلے ورم و درد کی شدت

سے تڑپتا ہے لیکن پھوڑے یا پیپ بننے کی صورت میں درد بند

ہو جاتا ہے بخار اتر جاتا ہے پسینے کثرت سے آتے ہیں البتہ مقام جگر مریض کو پہلے سے

بھی بوجھل معلوم ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے پھوڑے میں پیپ پڑنا غدی عضلاتی تحریک ہے۔



**علاج** چونکہ دنبل جگر کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس لئے علاج

کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ دیں۔

اللہ شفا دے گا۔

## دردِ جگر

جگر میں درد تین وجہ سے ہوا کرتا ہے۔

۱۔ جگر کی پتھریاں کسی نالی میں پھنس جائیں ۲۔ ورم جگر یعنی جگر میں اجتماع خون جسے

انگریزی میں کنجیشن آف دی لیور CONGESTION OF THE LIVER ۔

۳۔ نفخ الکبد،

**علاج** درد جگر کے علاج کے لئے اصل سبب تلاش کر کے علاج کریں

اگر پتھریوں کی وجہ سے درد ہو تو اچانک درد اٹھے گا اور یک دم

رک جائے گا اس صورت کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ

سے کریں۔

اگر اجتماع خون سے یعنی ورم سے جگر میں درد ہوگا تو اس کی پہچان یہ ہے کہ درد آہستہ

آہستہ شروع ہو کر تیز ہوگا معمولی دباؤ سے درد میں درد میں شدت ہوگی۔ چہرہ کا رنگ

زرد سرخی مائل ہوگا اس صورت کا علاج اعصابی غدی ادویہ سے کریں۔

اگر نفخ کی وجہ سے ہوگا تو ہاتھ رکھنے سے قراقر کی آوازیں آئیں گی اس صورت کا علاج

غدی اعصابی ادویہ سے کریں۔

## جگر کا پھڑکنا

دل کے متعلق تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ زندگی کی ابتداء سے دھڑکتا ہے اور اس کی حرکت

تک دھڑکتا رہتا ہے۔ لیکن جگر کا پھڑکنا جسے متقدمین اطباء جگر کی اختلاجی حرکت کہتے ہیں
کس طرح ممکن ہے جبکہ جگر حیوانی عضو بھی نہیں ہے۔ نہ ہی روح حیوانی کا حامل ہے پھر
وہ کیسے حرکت کرنے لگتا ہے۔

اس عقدہ کو قانون مفرد اعضا کے ذریعہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے جس کی تفصیل
یوں ہے کہ جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ دل کی طرح جگر پر بھی دوسرے حیاتی اعضا کے
پردے چڑھے ہوئے ہیں ان پردوں میں عضلاتی پردہ بھی ہے جس کا براہ راست تعلق
دل سے ہے جو ایک حیوانی عضو ہے حیوانی اعضا کا کام ہی حرکت کرنا ہے لہذا جب دل
اور اس کے متعلق اعضا کے افعال میں تیزی آتی ہے تو جگر کے عضلاتی پردہ میں بھی تیزی
آجاتی ہے جس سے جگر حرکت کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جگر بالکل حرکت نہیں کرتا
کیونکہ وہ حرکتی عضو نہیں یہ علامت تو صرف عضلاتی پردہ کے سکڑنے اور پھیلنے سے پیدا
ہوتی ہے اور یہ عضلاتی غدی تحریک کا مظہر ہے۔

## علاج

چونکہ جگر کی اختلاجی حرکت عضلاتی غدی تحریک اور جگر کے
عضلاتی پردہ کی تیزی سے ہوتی ہے اس لئے اس کا علاج غدی تحریک
پیدا کرنا ہے اگر ریاح قبض وغیرہ زیادہ ہو تو غدی عضلاتی ملین و مسہل دیں۔
اگر ریاح قبض وغیرہ نہ ہو تو غدی اعصابی اغذیہ و ادویہ کھلائیں انشاء اللہ چند دنوں کے اندر
ہی جگر کی اختلاجی حرکت رک جائے گی۔

## غذا

صبح: مکھن بادام حسب خشا کھلائیں اور قہوہ اجوائن پلائیں۔
دوپہر: کوئی ساگ، شلغم، مولی، پیٹھا، وغیرہ کا سالن۔
شام: مربہ گاجر کھلائیں۔ مریض چائے پینا پسند کرے تو پلا دیں۔



# پتہ یا مرارہ

| اردو نام | عربی نام | انگریزی نام |
|---|---|---|
| پتہ | مرارہ | گال بلیڈر (GALL· BLADDER) |

## تعارف

جس طرح گردوں کے فضلات (پیشاب) سٹور کرنے کے لئے
مثانہ ہے۔ بالکل اسی طرح جگر کے لئے پتہ فاضل صفرا کے لئے
ہے۔ جگر میں جتنا صفرا بنتا ہے وہ پتہ میں سٹور یا جمع ہوتا رہتا ہے جب مثانہ
کی طرح پتہ صفرا سے بھر جاتا ہے تو انتڑیوں میں انڈیل دیتا ہے۔

## پتہ کی ساخت و بناوٹ

ناشپاتی کی شکل میں ایک تھیلی ہے
جو جگر کے داہنے حصے کی زیریں سطح
پر اس کے سامنے کے کنارے پر لگی ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی دو انچ اور چوڑائی
ایک انچ کے قریب ہوتی ہے اس میں ایک اونس صفرا سما سکتا ہے پتے کا تنگ
حصہ اس کی گردن کہلاتا ہے۔

چونکہ پتہ غدی جسم ہے اس لئے اس پر دو پردے یا طبقے ہوتے ہیں۔
مثلاً اعصابی پردہ دوسرا عضلاتی پردہ۔

## طبقہ مصلی یا اعصابی پردہ

یہ پتہ کے اوپر واقع ہے

**طبقہ عضلی** یہ عضلی پردہ ہے یعنی عضلاتی بافت کا پرت ہے۔ اسی پردہ کی بدولت پتہ سکڑتا اور پھیلتا ہے اور اپنے اندر کے صفرا کا اخراج کرتا ہے۔

پتہ کا تنگ حصہ اس کی گردن کہلاتا ہے جبکہ اس کے پھیلے ہوئے حصے کو قاع FUNDS کہتے ہیں۔

پتہ کی ایک نالی ہوتی ہے جسے مجری مرارہ (سسٹک ڈکٹ) جس کی لمبائی ۲" اور بطخ کے پر کے برابر موٹی ہوتی ہے۔

مرارہ

دائیں قنات کبدی

بائیں قنات کبدی

مجری مرارہ

قنات کبدی مشترک

قنات صفراوی
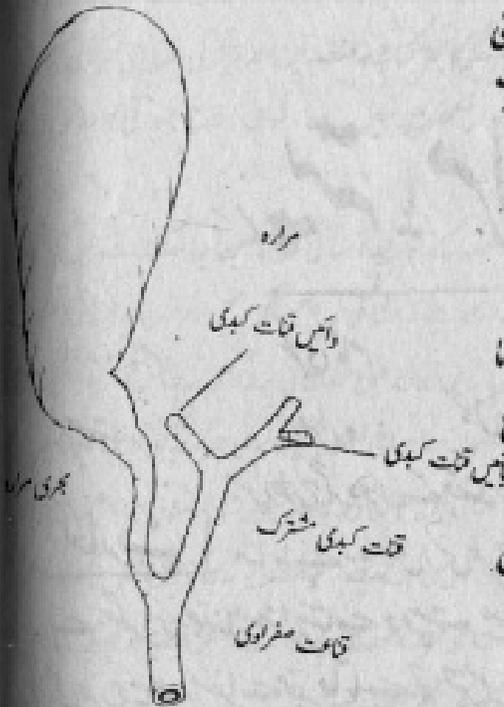
دو نالیاں جگر کے دائیں بائیں قنات سے نکل کر ایک ہو کر پتہ کی نال سے مل جاتی ہیں۔ جنہیں قنات صفراوی یا مجری صفراوی مشترک کہتے ہیں۔ یہ لبلبہ اور بارہ انگشتی آنت کے درمیان سے نیچے جا کر لبلبے کی نال سے مل کر بارہ انگشتی آنت میں کھل جاتی ہیں۔

## پتہ کے افعال

مثانہ کی طرح پتہ کے دو افعال ہیں۔ ۱۔ جگر سے صفرا لیکر اپنے اندر سٹور یا جمع کرنا۔

۲۔ صفرا سے بھر جانے کی صورت میں بارہ انگشتی آنت میں گرانا۔



## پتہ کے غیر طبعی افعال

جاننا چاہیے کہ پتہ نالی دار جسم ہے جس کا اصل کام صفرا کو جگر سے لیکر ضرورت کے مطابق باہر خارج کرتے رہنا ہے۔ لیکن بعض دفعہ جگر کے کیمیائی غدد صفرا بناتے تو ہیں۔ لیکن پتہ میں آنے نہیں دیتے اور خون میں جمع کرتے رہتے ہیں اور جو تھوڑا بہت صفرا پتہ میں ہوتا ہے اسے بھی روک لیتے ہیں۔ جب صفرا مسلسل آتا اور خارج نہیں ہوتا تو اس کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پتہ میں جمنے لگتا ہے۔

## پتے کی پتھریاں

جیسا کہ پتہ کے غیر طبعی افعال میں بتا چکا ہوں کہ جگر و غدد کے کیمیائی اعضاء (غدد جاذبہ) جب تیز ہو جاتے ہیں تو غدد ناقلہ فعل میں کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں صفرا بنتا تو ہے۔ لیکن خون میں جمع ہوتا رہتا ہے جس سے بعض دفعہ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ پتہ صفرا کو نکالنا تقریباً بند کر دیتا ہے جو صفرا پتہ میں ہوتا ہے وہ بھی خارج نہ ہونے کی وجہ سے گاڑھا ہو کر جمنے لگتا ہے۔ یہی جما ہوا صفرا ریزوں اور کنکروں کی صورت اختیار کر لیتا ہے جنہیں عرف عام میں پتے کی پتھریاں کہنے لگتے ہیں۔

حقیقت میں جگر و غدد کے کیمیائی اعضاء (غدد جاذبہ) بہت تیز ہو چکے ہوتے ہیں۔ غدد ناقلہ تقریباً اپنا کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ پتہ جو خود نالی دار غدی جسم ہے اسے صفرا خارج کرنے کے لئے ملتا ہی نہیں۔ جو صفرا اس کے اندر ہوتا ہے وہ بھی نہیں نکلتا بلکہ اس کے اندر جم کر پتھریوں میں تبدیل ہونے

لگتا ہے۔ ان پتھریوں کی تعداد دس بیس سے لیکر سینکڑوں تک ہوتی ہے۔ پتے کے اندر ان پتھریوں کی جسامت چنے کے دانے برابر ہوتی ہے۔ شکل میں گول بعض نوک دار ہوتی ہیں۔ تازہ کنکریاں بھاری اور خشک ہلکی ہوتی ہیں۔ جب مرارہ سے کنکری نکل کر نالی میں آتی ہے تو سخت درد ہونے لگتی ہے۔

اسے عرف عام میں درد پتہ یا درد جگر کہتے ہیں۔

**اسباب** گرم خشک اغذیہ ادویہ زیادہ کھانا۔ مرغ، تیتر، بیٹر، کبوتر اور چڑوں وغیرہ کا گوشت زیادہ کھانا۔ پتہ کے غدد جاذبہ کا تیز ہو جانا۔ قبض شدید

**علامات** دائیں پسلیوں کے نیچے اچانک شدت کا درد ہوتا ہے۔ درد گردہ کی طرح مریض مارے درد کے بے قرار ہو جاتا ہے۔

درد کی ٹیسیں تک پشت اور دائیں کندھے تک جاتی ہیں۔ جی متلاتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ کبھی ہچکیاں بھی آنے لگتی ہیں۔ نفخ اور قبض شدید ہوتی ہے۔ نبض کمزور ہوتی ہے۔ چہرہ متفکر اور گھبرایا ہوا ہوتا ہے۔ کبھی شدت درد سے مریض کو غش آجاتا ہے۔

اگر پتھری پتہ میں واپس چلی جائے یا بارہ انگشتی آنت میں چلی جائے تو یکدم درد بند ہو جاتا ہے۔ اگر پتہ کی نالی میں مسلسل پھنسی رہے تو صفرا کے اخراج نہ پانے کی وجہ سے یرقان ہو جاتا ہے۔

**علاج** یرقان ہو جائے یا پتہ میں پتھریاں بن جائیں۔ یہ غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے نمودار ہوا کرتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے اصول کے علاج کے مطابق ان دونوں صورتوں کا



علاج غدی اعصابی ملین مسہل سے کرنا چاہیے اگر پیشاب بہت کم آتا ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں۔ تاکہ صفرا کا ادرار اور رطوبات کی پیدائش شروع ہو جائے۔

جونہی غدد ناقلہ کا فعل تیز ہو گا۔ فوراً ہی یرقان یا پتے کی پتھریاں تحلیل ہو کر خارج ہو جائیں گی۔

## پتے کی پتھریوں کا آپریشن ضروری ہے یا علاج بہتر ہے

طبیب اور مریض پوچھتے ہیں کہ جب پتہ پتھریوں سے بھر جاتا ہے اور صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے۔ اکثر مریض کو درد پتہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں پتہ کا علاج کیا جائے جس سے پتھریاں نکل جائیں یا پتہ کو آپریشن کے ذریعہ نکال دیا جائے تاکہ پتھریاں ہوں گی نہ درد ہو گا۔

## لیکن

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے پتہ تو کیا جسم کا کوئی پرزہ بھی بغیر ضرورت کے پیدا نہیں کیا۔ اس کے ساتھ اگر کسی پرزہ میں کوئی نقص یا بیماری ہو جائے تو اس کے درست کرنے کے لئے (ریپئرنگ) مخصوص علاج بھی پیدا کئے ہیں۔

کسی پرزے کے بیمار ہو جانے پر اسے درست کرنے یا علاج کرنے کی بجائے اسے جسم سے نکال دینا اچھا عمل نہیں ہے۔ بلکہ مریض پر ظلم عظیم ہے یہی صورت پتہ میں پتھریوں کے وقت ہوتی ہے اسے آپریشن کے ذریعے

نکال دیا جاتا ہے۔

بعض مریض تو آپریشن کے بعد قدرے ٹھیک رہتے ہیں۔ لیکن بعض مریضوں کو ایسی سزا ملتی ہے کہ وہ اپنی جان کی بازی ہی ہار جاتے ہیں۔

## ایک واقعہ

قطب شہر کی ایک نوجوان مریضہ کو پتہ کی تکلیف ہو گئی ساتھ اسے یرقان بھی ہو گیا۔ مریضہ کا بھانجا نشتر ہسپتال میں ڈاکٹر تھا۔ وہ مریضہ کو نشتر ہسپتال لے گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے معائنہ اور ٹسٹ رپورٹوں کے بعد فیصلہ کیا کہ پتہ نکال دیا جائے۔ چنانچہ پتہ نکال دیا گیا۔ پتہ کی نالی کی جگہ جہاں ٹیوب لگائی گئی وہ کسی وجہ سے نکل گئی۔ دوبارہ لگائی پھر نکل گئی اور مریضہ تڑپنے لگی۔ پھر نشتر ہسپتال لے گئے تو ڈاکٹروں نے کہا کہ اب اندر نالی نہیں لگ سکتی۔ لہٰذا ایک نالی لگا کر جسم کے باہر بوتل میں ٹیوب لگا دی اور کہا کہ اب تمام عمر یہ نالی اسی طرح لگی رہے گی۔ صفرا اسی طرح بوتل میں آتا رہے گا وقت ضرورت صاف کرتی رہے اور زندہ رہے۔

اسی اثنا میں مریضہ کے وارثوں کو لیلپن دواخانہ لانے کو کہا گیا۔ جب مریضہ کو دیکھا تو اسے شدید یرقان تھا۔ نالی جگر سے نکال کر بدن سے باہر بوتل میں ڈالی اور بوتل چارپائی پر باندھی ہوئی تھی۔ مریضہ بے حد پریشان تھی۔ اور رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ حکیم صاحب اب میرا کیا بنے گا۔

میں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ بیٹی آپ کا یرقان درست ہو جائے گا گھبراہٹ اور بے چینی بھی درست ہو جائے گی۔ البتہ یہ بوتل نہیں اترے گی۔



چنانچہ علاج یرقان کا شروع کیا گیا۔ مریضہ دن بدن ٹھیک ہونے لگی۔

## بدقسمتی سے

اس کا تین سالہ بچہ چارپائی کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک گرا۔ گرتے وقت مریضہ کی وہ ٹیوب یا نالی جو جگر سے بوتل میں آتی تھی پکڑ کر گرا۔ نالی سینہ سے باہر آ گئی۔ پریشانی کے عالم میں دوبارہ ملتان نشتر ہسپتال لے گئے۔ اب ڈاکٹروں نے کہا اب یہ نالی بھی نہیں لگ سکتی چنانچہ اسی کسمپرسی کی حالت میں مریضہ انتقال کر گئی۔

لہٰذا خدا کے لئے پتے کی پتھریوں کے مریضوں کے پتے نہ نکالے جائیں۔ بلکہ ان کا علاج کریں۔ قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے پتے کی پتھریوں کے لئے یعنی تحلیل کرنے یا نکالنے کے لئے بے حد مفید اور موثر ہیں۔ اگر قبض ہو تو غدی اعصابی ملین دیں شدید قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل کھلائیں۔ فوری اثر کے لئے اکسیر اور تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

## غدی اعصابی اکسیر

**ھوالشافی**

| سنڈھ | مرچ سیاہ | نوشادر ٹھیکری | ہڑتال ورقیہ |
|---|---|---|---|
| ۵۰ گرام | ۵۰ گرام | ۵۰ گرام | ۱۰ گرام |

**ترکیب تیاری** پہلی تینوں ادویہ الگ باریک کریں ہڑتال ورقیہ کو ایک سالم دن خوب رگڑیں تاکہ ذرات مر جائیں اور چمک باقی نہ رہے۔

اب سنڈھ وغیرہ کا سفوف تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور کھرل کرتے

جائیں۔ جب تمام مل جائیں تو باریک چھاننی سے ایک دفعہ چھان لیں اور محفوظ کرلیں۔

**مقدار خوراک** ½ سے ½ گرام دن میں تین بار ہمراہ الائچی زیرہ کی چائے (۵عدد ۱گرام)

**افعال و اثرات** غدی اعصابی ہیں۔

**فوائد** نہایت اعلیٰ درجہ کا مولد حرارت عزیزی ہے صفرا کو پتلا کر کے خارج کرتا ہے۔ پتے کی پتھریوں کو توڑ کر خارج کرتا ہے۔

گرمی اور صفراوی بخاروں کے لئے بے حد مفید ہے پرانے سے پرانا بخار رک جاتا ہے رتپ دق کے بخار کا بھی تریاق ہے۔

## سنگ شکن

**ہوالشافی**

| میٹھا سوڈا | نمک طعام | سنگ دانہ مرغ | ریوند عصارہ |
|---|---|---|---|
| ۲حصہ | ۲حصہ | ۲حصہ | ۱حصہ |

سب ادویہ باریک پیس کر محفوظ کرلیں۔

**مقدار خوراک** ½ گرام سے نصف گرام ہمراہ عرق مکو کاسنی۔

**افعال و اثرات** غدی اعصابی ہیں۔

**فوائد** جگر گردہ۔ مثانہ اور پتے کی پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرتا ہے۔

## پتہ مرارہ کے امراض

نوٹ: چونکہ صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے اس لئے صفرا کے انتڑیوں



میں نہ آنے سے مریض کو شدید قبض ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے اتنی مقدار میں استعمال کرائیں کہ ایک دو پاخانے پتلے لازمی آیا کریں تاکہ صفرا کا اخراج بھی شروع ہو جائے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

**ہوالشافی** ریوند خطائی۔ نوشادر۔ مرچ سیاہ۔ میٹھا سوڈا۔ قلمی شورہ گندھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔

**مقدار خوراک** نصف گرام سے ایک گرام ہمراہ الائچی زیرہ کی چائے سے

**افعال و اثرات** غدی اعصابی ہیں۔

**خواص فوائد** پتہ کی پتھری تحلیل کر کے خارج کرنے میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ اکثر پتھر ریزہ ریزہ ہونے کی بجائے تحلیل ہو کر نکلا کرتی ہے۔ اگر ریزے نکلیں تو پاخانہ میں آیا کرتے ہیں۔

# طحال و لبلبہ کی تکالیف

| نام اردو | نام طبی | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| تلی | طحال | سپلین SPLEEN |

## تعارف

طحال جسم انسان میں جگر کے بعد سب سے بڑا غدہ ہے جو جگر کے بائیں طرف آخری پسلی کے نیچے قائم ہے۔ رنگت میں سرخ سیاہی مائل ہے بے حد نرم و نازک ہوتی ہے۔ جگر کی طرح یہ چاروں طرف سے دو پردوں (اعصابی اور عضلاتی) میں ملفوف ہے۔

تندرست انسان میں پانچ انچ لمبی تین انچ چوڑی اور ڈیڑھ انچ موٹی ہوتی ہے اس کا اوسط وزن ۴½ تا ۴ چھٹانک یا ۱۵۰ گرام ہوتا ہے۔

طحال بذریعہ ایک کھنداز یا ناف طحال دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اس سطح میں معدہ کا ابھار۔ لبلبہ کا باریک سرا اور خم دار آنت کا خم ہوتا ہے۔ تندرستی کی حالت میں تلی بائیں پسلیوں کے نیچے محسوس نہیں ہوتی مگر جب اس میں بیماری کی وجہ سے عظم آ جائے تو بعض اوقات ناف اور پیڑو تک چلی جاتی ہے اور تقریباً سارا پیٹ روک لیتی ہے۔

## طحال کا جگر سے تعلق

جگر حیاتی عضو ہے اس کے برعکس طحال کا شمار خادم اعضاء میں ہوتا ہے۔ چونکہ جگر



رئیس عضو ہے

اس لئے وہ خود تو بہت کم کام کرتا ہے لیکن غذا کے ہضم۔ جذب اور فضلات کے اخراج کے کام اپنے ماتحت غدود سے کراتا ہے۔ مثلاً غدد جاذبہ سے ہضم شدہ غذائی مواد بچ گئے ہوں انہیں بھی غدد جاذبہ کے ذریعہ جذب کرا کر خون میں داخل کرا دیتا ہے۔

اس کے برعکس خون میں حرارت و صفرا اگر ضرورت سے زیادہ ہو جائیں۔ تو غدد ناقلہ کے ذریعہ گردوں مثانہ پیت۔ اور مسامات بدن وغیرہ سے خارج از بدن کراتا ہے۔ طحال غدد جاذبہ میں سب سے بڑا غدہ ہے اور باقی غدد جاذبہ اس سے چھوٹے ہیں اور اس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

طحال غدد جاذبہ ہونے کے ناطے اور جگر کا خادم ہونے کی حیثیت سے جذب و ہضم غذا کا کام کرتے ہیں۔

## کیمیاوی و مشینی غدد

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ہر حیاتی عضو کی غذا کوئی نہ کوئی خلط بنتی ہے۔ جو خلط غذا بنتی ہے وہ اس عضو کے مزاج کے مطابق ہوتی ہے ہر حیاتی عضو اپنی مزاج کی خلط خون سے جذب کر کے اپنی غذا بناتا ہے۔

بعض دفعہ ایک ہی قسم (مزاج) کی غذا مریض مدتوں کھاتا ہے اس سے خون میں اس مزاج کی خلط بڑھ جاتی ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے اس خلط کے مزاج کے مفرد اعضاء تیز ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی خلط کے خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو جانے کی صورت میں جسم کا

رنگت خلط کی رنگت کے مطابق ہو جاتا ہے۔

مثلاً اگر خون میں بلغم کی کثرت ہو جائے تو جسم کا رنگ سفیدی مائل پھیکا ہو جاتا ہے۔ اگر سودا خون میں بڑھ جائے تو جسم کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ لیکن صفرا خون میں بڑھ جائے تو جسم کی رنگت زردی مائل پیلی ہو جاتی ہے۔

چونکہ کسی خلط کا خون میں بڑھ جانا کیمیائی عمل کہلاتا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو خلط خون میں بڑھتی ہے اسی مزاج کے مفرد اعضاً تیز ہو جاتے ہیں۔ جو مفرد اعضاً تیز ہوتے ہیں وہ خلط کے مزاج کی وجہ سے کیمیائی افعال والے مفرد اعضاً کہلاتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاً ایسے اعضاً کو کیمیائی مفرد اعضاً کہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چونکہ طحال و غدد جاذبہ صفرا کو نہ صرف اپنی غذا بناتے ہیں۔ بلکہ اسے خون میں بناتے کے ساتھ ساتھ روکتے بھی ہیں۔ بعض دفعہ جگر کے کیمیائی اعضاً صفرا کو زیادہ مقدار میں بناتے اور روکتے ہیں جس سے صفراوی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً یرقان ہو جاتا ہے یا تہوج یا اکمس ہو جاتا ہے۔ پیشاب کا اخراج بہت کم ہو جاتا ہے

ایسی صورت میں خون سے صفرا خارج کرنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ موت واقع ہو سکتی ہے۔ لہذا صفرا خارج کرنے کے لئے ایسے مفرد اعضاً کو تیز کرنا پڑتا ہے جو انہی نالیوں کے ذریعہ فاضل مواد (صفرا وغیرہ) کو باہر خارج کرتے ہیں۔ مثلاً گردے۔ مثانہ۔ پستان۔ مسامات جلد وغیرہ چونکہ یہ اعضاً خون سے فضلات خارج کو خارج کرتے ہیں۔ اس لئے قانون مفرد اعضاً ان اعضاً کو غدد ناقلہ (نالیدار غدد) کہنے کے ساتھ ساتھ جگر کے مشینی اعضاً کہتا ہے



لہذا طحال اور لبلبہ وغیرہ جگر کے غدد جاذبہ ہیں اور کیمیائی اعضا کہلاتے ہیں ان کا کام صفرا و حرارت کو خون میں جمع کرنا ہے۔

## طحال کا مزاج

طبی کتب میں طحال کو غدد جاذبہ اور غدی و صفراوی مادہ کا بنا تسلیم ہوا ہے۔ چونکہ غدی مادہ کا مزاج گرم خشک سے گرم تر تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے جو اعضاً خون میں صفرا اور حرارت کو خون سے خارج کرنے کا کام انجام دیتے ہیں ان کا مزاج گرم تر تسلیم کیا جاتا ہے۔

## یادداشت

طبی کتب میں جتنے بھی مقوی طحال کے لئے نسخہ جات پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب خشک گرم سے لیکر گرم خشک اور گرم تر وغیرہ ہوتے ہیں۔ جن کے استعمال سے عظم طحال رفع بھی ہو جایا کرتا ہے۔

لہذا قانون مفرد اعضاً کو کیمیائی افعال انجام دینے والا تسلیم کرتا ہے اور اس کا مزاج گرم خشک قرار دیتا ہے۔

## سوء مزاج طحال

**تعارف** سوء مزاج طحال سے مراد طحال کے صرف مزاج میں خرابی پیدا ہو جانا یعنی ایسے اسباب پیدا ہو جائیں جن سے طحال کا مزاج گرم خشک قائم نہ رہے مثلاً طحال کا مریض اعصابی اغذیہ ادویہ کثرت سے استعمال کرے جن میں طحال کی غذا کم ہو یا مرطوب مقامات اور ماحول میں رہنا پڑے

مثلاً طحال کا مریض اعصابی اغذیہ ادویہ کثرت سے استعمال کرے جس میں طحال کی غذا کم ہو یا مرطوب مقامات اور ماحول میں رہنا پڑے تو طحال میں سوءِ مزاج رطب پیدا ہو جائے گا یعنی طحال کے اعصاب میں تحریک و تیزی پیدا ہو کر طحال کو کمزور کر دے گی۔

بعض دفعہ مریض ٹھنڈی اور ترش اغذیہ ادویہ زیادہ کھانے لگتا ہے۔ سرد قسم کے مشروبات جن میں سکنجبین۔ لسی۔ دہی۔ املی آلو بخارا۔ انار ترش۔ مالٹے کینوں وغیرہ کھاتا ہے یا زیادہ دیر سرد ماحول میں رہنا پڑتا ہے اس دوران محنت اور ورزش نہیں کرتا۔ طحال میں سوءِ مزاج بارد ہو جاتا ہے جسم میں سوداویت کا غلبہ ہو کر جسم کا رنگ سیاہ بلکہ پاخانہ بھی سیاہ ہو جاتا ہے اگر جلد علاج نہ ہو سکے تو عظم طحال بھی ہو جاتا ہے۔

**علاج** قارورہ دیکھ کر تشخیص کر لیں اگر سفید ہو تو اعصابی تحریک سے سوءِ مزاج طحال ہوگا۔ اس کا علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی اغذیہ سے کریں۔ اگر پیشاب کا رنگ سیاہی مائل ہو، پاخانہ بھی سیاہ آتا ہو ایسے مریض کی نبض میں سستی کی بجائے سرعت ہوگی مگر ریاح سے پھولی ہوئی ہوگی۔ قبض شدید ہوگی۔ طحال میں صلابت یا عظم بھی محسوس ہوگا۔

اس حالت کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کی اغذیہ ادویہ سے کرنا ہوگا۔ مریض کا ماحول بدل دیں اگر مرطوب ماحول میں ہے تو اسے خشک اور گرم ماحول میں رہنے کی ہدایت کریں۔ اگر سرد ماحول میں ہے تو گرم ماحول میں لے جائیں غذا بھی تحریک کے مطابق کھلائیں۔



# عظم الطحال

**تعارف** طحال کا اپنے حجم و جسم سے بڑھ جانا عظم طحال کہلاتا ہے۔

عظم الطحال

**اسباب** قانون مفرد اعضا کا اصول ہے کہ اگر جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی مسلسل قائم رہے تو دماغ و اعصاب میں تسکین ہو جایا کرتی ہے جس سے نسیان وغیرہ کی تکالیف ہونے لگتی ہے۔

اگر اعصاب و دماغ کی کیمیاوی تحریک اعصابی غدی قائم ہو جائے تو قلب و عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے جس قلب حجم میں پھول جاتا ہے اور ڈوبنے لگتا ہے بالکل اسی طرح جب قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی زیادہ مدت قائم رہے تو جگر اور اس کے ماتحت غدد میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے ان کے فضلات کمزوری کی وجہ سے خارج نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں عظم آجایا کرتا ہے۔

یہی صورت عظم الطحال کا سبب ہوتی ہے بعض دفعہ اسباب میں شدت کی وجہ سے جگر میں بھی عظم ہو جایا کرتا ہے یعنی عظم الطحال کے ساتھ عظم جگر بھی ہو جاتا ہے۔

**علامات** بائیں پسلی کے نیچے ٹٹولنے اور چھونے سے محسوس ہوتی ہے۔ بعض مریضوں میں سارے پیٹ میں پھیلی ہوتی ہے نبض تیز پھولی ہوئی ہوتی ہے جسم کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے پاخانہ بھی سیاہی مائل ہوتا ہے۔ قبض شدید ہوتی ہے اکثر بخار بھی ہوتا ہے۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض کتب میں ورم صلابت طحال کا عنوان لکھ کر اس کے اسباب علامات اور علاج لکھا ہوتا ہے۔ جو طبی تحقیقات خصوصاً قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق درست نہیں ہے۔

کیونکہ صلابت کسی بھی عضو میں ہو اس کا سبب خشکی سردی اور سوداویت کی شدت ہوتی ہے۔

**یاد رکھیں** خشکی سردی ہی ایک ایسی کیفیت ہے جس سے ہر قسم کی رطوبت جم کر سخت ہو جایا کرتی ہے مثلاً پانی جو سیال حالت میں ہوتا ہے۔ جب سرد ہو کر جمتا ہے تو پتھر کی مانند سخت ہو جاتا ہے۔

بالکل یہی صورت صلابت طحال میں واقع ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ ورم ہمیشہ کسی عضو کی کیمیائی یا مشینی تحریک میں ہوا کرتا ہے تسکین یا تحلیل کی صورت میں ورم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ورم صلابت طحال محال ہے۔ یعنی



کبھی نہیں ہو سکتا۔

**علاج** چونکہ صلابت طحال یا عظم طحال عضلاتی اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتا ہے اس لئے عظم طحال کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ و ادویہ سے کریں۔ قانون مفرد اعضا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات بے حد مفید ہے۔

**ھوالشافی** سہاگہ۔ معبر۔ گل بابونہ۔ رائی ہر ایک ہم وزن۔ پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک تا دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق اجوائن

**نوٹ:** مریض کو ایک دو پاخانے روزانہ آنے ضروری ہیں تاکہ طحال تحریک میں آ کر اپنے اندر سے فضلات نچوڑ سکے اور پہلی حالت پر آ سکے۔

**ھوالشافی**

| افتیمون | نوشادر | مرچ سیاہ | ریوند خطائی |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱حصہ | ۲حصہ | ۱حصہ | ۳حصہ |

سب کو پیس کر ۵ گرین والا کیپسول بھر کر صبح، دوپہر، شام کھلائیں

**نوٹ:** اسی نسخہ کو ۵۰ گرام لیکر سرکہ ملا کر لئی سی بنالیں اور طحال پر لیپ کریں چند دنوں میں تلی سکڑ جائے گی۔

**ھوالشافی**

| مازریون | انجیر | تخم کتان | شحم حنظل | ریوند خطائی |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۲۰ گرام | ۱۰ عدد | ۵۰ گرام | ۱ گرام | ۳۰ گرام |

سب کو پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔
ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق مکو، کاسنی یا عرق اجوائن سے کھلائیں۔

**افعال و اثرات** غدی عضلاتی ہیں۔

**فوائد** نہایت اعلیٰ درجہ کا قاطع سودا و تیزابیت ہے۔ غلیظ سوداوی فضلات کو خارج کرتا ہے۔ مولد صفرا و حرارت ہے بے حد اعلیٰ درجہ کا ہاضم ہے۔

# سدہ طحال

**تعارف** طحال میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے طحال میں درد ہونے لگتا ہے

**اسباب** عضلاتی اعصابی تحریک سے جب طحال و غدد جاذبہ میں تسکین ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات کمزوری کی وجہ سے اخراج نہیں پاتے۔ سردی خشکی کی شدت سے یہی فضلات بستہ ہو جاتے ہیں جو سدوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔

**علامات** طحال میں جب سدے بن جاتے ہیں تو طحال جسم میں بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ اس میں درد بھی ہونے لگتا ہے۔ طحال میں سدوں کی وجہ سے اس کے افعال تقریباً رک جاتے ہیں سرخ ذرات خون بنتے نہیں بنتے۔ جس سے خون کی سرخی کم ہو کر جسم کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔

**علاج** طحال میں سدے چونکہ خشکی سردی تیزابیت و سودا کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا اس کی وجہ عضلاتی تحریک قرار دیتا ہے اس لئے طحال کے سدوں کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ



ادویہ ہے۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کو پیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات طحال کے سدے کھولنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے۔

**ھو الشافی**

| نوشادر ٹھیکری | سالٹ (میگنیشیا) | کونین سلفیٹ |
|---|---|---|
| ۱۰ گرام | ۵۰ گرام | ایک گرام |

| تیزاب گندھک | پانی |
|---|---|
| ۲ گرام | ۲½ سو گرام |

**ترکیب تیاری** پہلے بوتل میں پانی بھر لیں اور کونین سلفیٹ ڈال دیں اس کے بعد بوتل ہلا کر تیزاب گندھک ملا کر خوب ہلائیں کہ کونین اچھی طرح حل ہو جائے پھر نوشادر اور سالٹ ملا کر خوب ہلائیں کہ سب یک جان ہو جائیں۔

**مقدار خوراک** نصف اونس سے ایک اونس دن میں دو بار کھانا کھانے کے بعد

**افعال و اثرات** عضلاتی غدی ہیں۔

**فوائد** طحال کے سدے کھولنے کے لئے فوری اثر ہے مزمن بخار کا مؤثر علاج ہے۔ قبض کھولتا ہے۔

# تلی کا ورم

## یا

# تلی میں خون جمع ہو جاتا

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| تلی میں اجتماع خون | اختناق الدم فی الطحال | کن جیشن آف دی سپلین |

**تعارف** تلی میں کسی سبب سے خون جمع ہو جاتا ہے جس سے اس کی رنگت سرخی مائل ہو جاتی ہے۔

**اسباب** تلی کا عضوی سبب تلی کا ضرورت سے زیادہ تیز ہو جاتا جس سے تلی میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے اور اخراج کم ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ تلی میں اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں ورم اور سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ سوزش تلی کی غدی عضلاتی تحریک شدید سے لاحق ہوا کرتی ہے اگر تلی پر چوٹ وغیرہ لگ جائے پھر بھی تلی میں ورم یا اجتماع خون ہو جایا کرتا ہے۔

**علامات** مریض کی بائیں پسلی کے نیچے درد ہونے لگتا ہے ہاتھ سے دبانے



سے درد زیادہ ہوتا ہے کسی قدر تلی بڑھی ہونے کی وجہ سے بائیں پسلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے۔ مریض پانی کی پیاس محسوس کرتا ہے اور بار بار پانی پیتا ہے کبھی پاخانہ یا پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ کبھی نکسیر آتی ہے جسم کا رنگ کسی قدر پیلا اور پلپلا ہو جاتا ہے۔

**علاج** چونکہ غدی عضلاتی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

یہ نسخے بھی مفید ہیں

**ھوالشافی** گل مدار ، ریٹھا کا چھلکا ، الائچی خورد ، ہلدی
ہم وزن۔

**مقدار خوراک** ½ گرام سے نصف گرام

**افعال و اثرات** اعصابی غدی ہیں۔

**فوائد** غدد میں اجتماع خون کو کھینچ کر اعصاب و دماغ میں لانے کے لئے لاجواب ہے۔ بلڈ پریشر۔ درد سر اور ورم غدد جاذبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

# لیپ برائے ورم طحال

**ھوالشافی** مکو سبز ۱۰ گرام ، کاسنی سبز ۱۰ گرام ، عقرقرحا ۳ گرام

ریوند چینی ۵ گرام / پوست خشخاش ۵ گرام سب کو کھرل میں یک جان کر مقام طحال پر لیپ کریں لگتے ہی درد اور ورم کم ہونا شروع ہو جائے گا

# خون کا سفیدی مائل ہو جانا

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| خون کا پھیکا پڑ جانا | دم الابیض | لیوکیمیا LEUKAEMIA |

**تعارف** مریض کے خون سے سرخی ناپید ہو جاتی ہے اس کے ہاتھوں کے ناخن بالکل سفید ہو جاتے ہیں۔

**اسباب** قارئین خون کی سرخی خون کے سرخ اور سفید دانوں کے اعتدال پر قائم ہے اگر خون میں سرخ دانے کم ہو جائیں تو سفید دانوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے جس سے خون میں سرخی کی بجائے سفیدی آجاتی ہے۔

خون کی سفیدی کے اصل اسباب جاننے کے لئے ضروری ہے کہ خون کے سرخ سفید ذرات کی ماہیت ضرورت مقدار اور مقام پیدائش بتائے جائیں۔

## خون کے سفید ذرات

خون کے سفید دانے اس کیلوس سے بنتے ہیں جو غذا کے ہضم ہونے کے بعد عروق ماساریقا کے ذریعہ (غدد جاذبہ) جگر و خون میں جاتا ہے چونکہ عروق ماساریقہ اور غدد جاذبہ و طحال لبلبہ وغیرہ ایک ہی مزاج کے اعضاء ہیں۔ اس لئے محققین ان



اعضاء میں سفید ذرات کا بننا تسلیم کرتے ہیں۔ خصوصاً طحال کو سفید ذرات بننے والا آلہ تصور کیا جاتا ہے۔

## سرخ ذرات خون

ہر ایک سرخ دانہ خون ایک خاص قسم کے بے رنگ مادہ پروٹین کا بنا ہوتا ہے اس کی ساخت یا بناوٹ خانہ دار ہوتی ہے جس کی ترکیب میں فولاد ہوتا ہے۔
چونکہ سرخ ذرات خون کی ساخت میں ارضی مادہ از قسم فولاد ہوتا ہے اسی نسبت سے محققین خون کے سرخ ذرات کی پیدائش استخوان انسان یعنی ہڈیوں کے گودا میں تسلیم کی جاتی ہے۔ جن کا براہ راست تعلق قلب و عضلات سے ہے۔
جب خون کے سفید ذرات ہڈیوں کے گودہ میں جاتے ہیں تو وہ وہاں کیمیائی تبدیلی کے کر ذرات سرخ خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جب ہڈیوں کے بنائے ہوئے سرخ ذرات خون دوبارہ پھیپھڑوں میں آتے ہیں تو شوخ سرخ ہو جاتے ہیں جن پر خون کی سرخی قائم دائم رہتی ہے اس وقت عضلاتی اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے
اگر بدقسمتی سے ہڈیوں کے گودہ میں سرخ ذرات کی بناوٹ میں کمی آ جائے تو خون کی سرخی کم ہو جاتی ہے۔
اس وقت غدی عضلاتی تحریک بڑھ جاتی ہے یعنی غدد جاذبہ طحال وغیرہ تیز ہو جاتے ہیں جس سے سفید ذرات خون کی مقدار میں بڑھ جاتی ہے۔
**یاد رکھیں** جب سودا اعتدال پر ہوتا ہے تو خون میں سرخی اعتدال پر رہتی ہے جب سودا میں کمی اور صفرا میں زیادتی ہوتی ہے تو خون کا رنگ زردی مائل پھیکا ہو جاتا ہے جس سے بدن کا رنگ بھی پھیکا پڑ جاتا ہے۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ جب رطوبات بلغم بڑھ جاتی ہے تو خون میں نہ سرخی رہتی ہے نہ زردی بلکہ جسم کا رنگ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ مریض کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں۔ دل گھبراتا ہے ضعف و خفقان قلب کی شکایت ہوتی ہے۔ نقاہت بڑھ جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں عظم طحال ہو جاتا ہے بشدید حالتوں میں طحال کا وزن ۱۵ سے ۲۰ پونڈ ہو جاتا ہے۔

**علاج** اصل سبب تلاش کریں۔ اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ و ادویہ دیں فوراً فولاد کے مرکبات کھلائیں۔

اگر غدی عضلاتی تشخیص ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ جس سے صفرا کا اخراج ہو۔ طحال کے سدے خارج ہوں اور اس کا حجم کم ہو۔

**ہوالشافی** برگ سداب، افسنتین، پودینہ، نمک طعام ہستہ ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار۔

**ہوالشافی**

| کشتہ فولاد | سم الفار | ہلیلہ زرد | خولنجاں |
|---|---|---|---|
| ۵ حصہ | ½ حصہ | ۱۰ حصہ | ۲۰ حصہ |

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار

**ہوالشافی**

| سرخ مرچ | رائی | کشتہ فولاد | کشتہ کچلہ | سم الفار |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲ حصہ | ۱۲ حصہ | ۸ حصہ | ۴ حصہ | ½ حصہ |

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں۔
ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔



**افعال و اثرات** عضلاتی غدی ہیں۔

بے حد مقوی و محرک عضلات ہیں خون کی سرخی کا موثر علاج ہے تسکین قلب رفع کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

اگر مریض کو بواسیر خونی ہو تو بواسیر کا علاج کریں جریان خون کو روکیں۔ ایسے مریض کو بکری یا بھیڑ کے بچے کا جگر کا قیمہ پکا کر کھلانا چاہیے۔

کمی خون کے مریضوں کو سنکھیا (آرسنک) کا مرکب کھلانا چاہیے اس مقصد کے لئے لائکوار آرسینی کیلس (عرق سنکھیا) بمقدار پانچ پانچ قطرے پانی میں ملا کر دن میں تین بار کھلائیں تقریباً ۲ یا ۳ ماہ جاری رکھیں۔

مریض کی غذا میں زیادہ تر مکھن۔ دہی اور لسی کا زیادہ استعمال کرائیں۔

## بانقراس یا لبلبہ

**تعارف** اسے عرف عام میں لبلبہ یا پنکریاس بھی کہتے ہیں چونکہ یہ طحال کے ساتھ مثل گردن کے لگا ہوا دکھائی دیتا ہے اس لئے اسے عنق الطحال بھی کہتے ہیں۔ لبلبہ درحقیقت ایک قسم کا غدہ یا گلٹی ہے اس کی شکل کتے کی زبان جیسی ہوتی ہے اس کا طول ۶" عرض ۱½" اور وزن ایک چھٹانک سے ساچھٹانک تک ہوتا ہے لبلبہ میں ایک نالی ہوتی ہے جو اس کے بائیں سرے سے شروع ہو کر اس کے دائیں سرے کی طرف آ کر اور پتہ کی نالی کے ساتھ مل کر بارہ انگشتی میں جا کھلتی ہے۔

بانقراس اور اس کے متعلقات

(۱) طحال (۲) بایاں گردہ (۳) بالائی ماساریقی عروق (۴) اورطی
(۵) زیریں اجوف (۶) اثنا عشری (۷) مجری صفراوی مشترک

لبلبہ کی اس نالی سے ایک رطوبت نکلتی ہے جو نشاستہ کو شکر میں تبدیل کرتی ہے۔ گھی، چربی وغیرہ کو ہضم کرتی ہے۔

## لبلبہ کا کام

جب بھی کسی بڑے ڈاکٹر صاحب یا جدید قسم کے طبیب سے لبلبہ کے کام کے بارے پوچھا جائے تو وہ ایک ہی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ لبلبہ انسولین بناتا ہے جب لبلبہ کسی وجہ سے کمزور ہو جائے تو انسولین بنانا کم کر دیتا ہے۔ یا بند کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کی شوگر اعضاء میں جمع ہونے یا جذب ہونے کی بجائے براہ گردہ خارج ہونے لگتی ہے۔



## لبلبہ کا انسولین نہ بنانا اور کمزور ہونے کی وجہ

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ لبلبہ ایک غدد جاذبہ ہے جو جگر کا کیمیائی عضو ہے۔ جب غدد ناقلہ (گردے) تیز ہو جاتے ہیں تو غدد جاذبہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ جس سے اگر لبلبہ کچھ انسولین بنائے بھی تو غدد ناقلہ اسے خون سے خارج کر دیتے ہیں۔ چونکہ شوگر اکثر ۴۰ سال بعد ہوا کرتی ہے اس لئے غدی اعصابی تحریک مسلسل ہوا کرتی ہے جلد ختم نہیں ہوا کرتی اور مریض موت تک اسی حالت میں اپنی زندگی گزار دیتا ہے۔

موجودہ شوگر کا ڈاکٹری علاج انسولین ہے جس مریض کو شوگر ہوتی ہے اسے انسولین کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں۔ چونکہ انسولین لبلبہ کے ضعف یا کمزوری کو دور نہیں کرتی بلکہ جسم کی ضرورت میں خرچ ہو جاتی ہے اس لئے شوگر کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہٹنے کا کام نہیں لیتی۔

## علاج

لبلبہ کی کمزوری کا علاج لبلبہ میں تسکین پیدا کریں۔ اس سے نہ تو مریض کو بلڈ پریشر ہوگا نہ بلڈ شوگر رہے گا۔

لیکن مروجہ علاج لبلبہ میں تحریک و تیزی پیدا کرنا سمجھا جاتا ہے۔ جس کے سائیڈ افیکٹ زیادہ ظاہر ہوتے ہیں یعنی جب انسولین یا ڈائنل دی جاتی ہے تو اس سے غدی عضلاتی تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے فوری طور پر مریض کو آرام محسوس ہوتا ہے۔ لہذا مریض انہیں مدت تک مسلسل استعمال کرتا رہتا ہے جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ مریض کو پیشاب کم آنے

لگتا ہے۔

سر میں درد رہنے لگتا ہے۔ بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔ بلڈ شوگر بڑھ جاتی ہے دل گھبرانے لگتا ہے۔ چکر آتے ہیں۔ بعض دفعہ یرقان اصفر ہو جاتا ہے بعض مریضوں کے چہرہ ہاتھ پاؤں پر اماس آجاتا ہے۔ بعض کے جوڑوں میں ورم ہو کر درد ہونے لگتا ہے۔

لہٰذا مندرجہ بالا عوارضات سے بچنے کے لئے شوگر کے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔ اگر خشک ادویہ کھلانی پڑیں تو عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے نسخہ جات موجود ہیں۔ ضرورت کے مطابق کھلائیں اور خلق خدا کو مستفید کریں اگر بلڈ پریشر، گھبراہٹ اور ہاتھ پاؤں میں جلن ہوتی ہو تو یہ نسخہ کھلائیں

**ہوالشافی** قلمی شورہ۔ بندق۔ ریوند خطائی۔ نوشادر ہم وزن۔

سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔ شوگر۔ بلڈ پریشر اور اماس کے لئے لاجواب ہے۔

---



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؐ

# ذیابیطس یا شوگر

**تعارف** گردوں اور مثانہ میں پیدا ہونے والی ایک علامت ہے جس میں میٹھا پیشاب کثرت سے آتا ہے اور شدت کی پیاس لگتی ہے

**یادداشت** ذیابیطس یونانی لفظ ڈیا بیٹز سے بنایا گیا ہے جو کہ اس مرض کا موجودہ ڈاکٹری نام ہے۔

یاد رکھیں ذیابیطس کے لغوی معنی گذرنا ہے۔ چونکہ ذیابیطس کے مریض کو پانی پینے کے چند منٹ بعد پیا ہوا پانی براہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اس لئے جس شخص کو پیاس کی شدت ہوتی ہے اور پیشاب کثرت سے آتا ہے اسے ذیابیطس کا مریض کہتے ہیں۔

بعض اطباء نے ذیابیطس کے معنی دولاب یعنی رہٹ کو کہا ہے۔ چونکہ رہٹ کی ٹنڈوں یا لوٹوں میں کوئیں سے ایک طرف پانی بھرتا ہے اوپر آتے ہی نکل جاتا ہے۔ بالکل یہی صورت ذیابیطس کے مریض کی ہوتی ہے وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد گلاس بھر کر پانی پیتا ہے۔ دوسری طرف پانی ذرا سی تبدیلی کے بعد بذریعہ پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔

ذیابیطس کے مریض کو میٹھا پیشاب خارج ہوتا ہے۔ جس کی عام شناخت یہ ہے کہ پیشاب پر چیونٹیاں جمع ہو جایا کرتی ہیں۔ اسی نسبت سے ایسے مریض کو شکر کا مریض یا ایلوپیتھی میں شوگر کا مریض کہتے ہیں۔

## قانون مفرد اعضاء اور ذیابیطس کی اقسام

پیشاب میں شوگر آنا۔ قانون مفرد اعضاء تینوں تحریکوں۔ اعصابی۔ عضلاتی اور غدی میں آنا تسلیم کرتا ہے جس کی مختصر تشریح یوں ہے۔

قارئین خالق مطلق نے اس کائنات میں حیاتی مفرد اعضاء کی نسبت سے تین قسم کے مٹھاس (میٹھے) پیدا کئے ہیں جس وقت کوئی حیاتی مفرد اعضاء تیز ہو جاتا ہے تو جسم میں اس مزاج کا مٹھاس زیادہ جمع ہو جاتا ہے جو براہ بول خارج ہونے لگتا ہے۔

۱۔ نمکین کھاری والکائین میٹھاس اعصاب و دماغ کی تیزی سے بڑھ کر براہ پیشاب خارج ہوا کرتا ہے اس قسم کی مٹھاس۔ گنا۔ تربوز۔ کیلا۔ امرود وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

۲۔ ترش و تیزابی مٹھاس عضلات و قلب کی تیزی سے بڑھ کر براہ پیشاب خارج ہونے لگتا ہے اس قسم کا مٹھاس کینوں۔ مالٹا۔ انار ترش۔ آم انگور منقی میں پایا جاتا ہے۔

۳۔ گرم مٹھاس غدد و جگر کی تیزی سے بڑھ کر براہ بول خارج ہونے لگتا ہے۔ شہد اس مٹھاس کی سب سے اہم مثال ہے اس کے علاوہ غذا کھانے کے



بعد معدہ امعاء میں جو مٹھاس یا گلوکوز بنتا ہے وہ اسی قسم کے مٹھاس میں شامل ہے۔ زیادہ تر ذیابیطس کے مریض شوگر کی اس قسم میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی مریض غذا کھاتا ہے تو تقریباً نصف گھنٹے کے اندر پانی مانگنے لگتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب کر لیتا ہے اور پھر پیاس لگتی ہے۔ پھر پانی پیتا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام غذا براہ بول خارج نہیں ہو جاتی۔

## شکر کی کیمیائی ترکیب

شوگر یا ذیابیطس کی اقسام کی تشریح اور ان کا علاج لکھنے سے قبل شوگر کی کیمیائی ترکیب بتانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا پتہ لگ سکے اور اس کا علاج سمجھنے میں آسانی ہو۔

جاننا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے کاربن (کوئلہ) اور پانی کو ملا کر شکر بنا دی ہے اگر شکر کو کسی برتن میں رکھ کر آگ پر گرم کریں تو حرارت سے اس کا پانی اڑ جاتا ہے اور باقی کاربن (کوئلہ) رہ جاتا ہے یعنی شکر کا تجزیہ کریں تو وہ پانی اور کاربن میں متفرق ہو جاتی ہے

## شکر کا بدن انسان میں مقام

جاننا چاہیے کہ عضلات ہی ہمارے جسم میں ایسے اعضاء ہیں جن کی غذا پانی اور کاربن ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عضلات کاربن اور پانی کی ترکیب سے بنے ہوئے ہیں۔ جب کاربن جلتی ہے تو عضلات میں حرکت و تیزی

پیدا ہوتی ہے اور حرارت پیدا ہوتی ہے چونکہ عضلات میں شکر موجود ہوتی ہے اس لئے جب عضلات حرکت کرتے ہیں تو حرارت پیدا ہوتی ہے اور شکر کم ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عضلات کے کام کرنے یا حرکت کرنے سے شکر صرف ہوتی ہے۔ تو وہ کاربالک ایسڈ اور پانی میں منتشر ہو جاتی ہے اس وقت کاربالک ایسڈ گیس سانس کے ذریعے باہر خارج ہوتی ہے اور مسامات بدن کے ذریعہ پسینہ کی صورت میں پانی خارج ہو جاتا ہے

یاد رکھیں بحالت صحت خون میں ۱ سے ۱۵ فی صد یعنی ایک ہزار حصہ خون میں ایک یا ڈیڑھ حصہ شکر ہوتی ہے لیکن عضلات میں ۵ سے ۹ جز یعنی ایک ہزار حصہ خون میں ۵ سے ۹ حصہ شکر ہوتی ہے۔

## ایک سوال

طالب علم کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ خون کی نسبت عضلات میں کیوں اس قدر شکر زیادہ ہوتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے بدن میں عضلات ہی کو غیر معمولی محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے۔ اگر شکر کم ہو جائے تو ان کا کام رک سکتا ہے۔ جب کسی وجہ سے عضلات میں شکر کم ہو جاتی ہے تو خود عضلات تحلیل ہونے لگتے ہیں۔ جس سے شدید نقاہت اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ دل بیٹھ جاتا ہے۔

اسی حالت کو عرفِ عام میں ہارٹ فیل ہونا کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب انسولین اور ڈایانل وغیرہ کے کثرت استعمال سے خون و عضلات میں شکر کم ہوتی ہے۔ تو ذیابیطس قوما کا دورہ پڑ جاتا ہے ایسے



موقعہ پر ڈاکٹر حضرات گلوکوز یا چینی کے شربت کے گلاس پانی میں ملا کر پلاتے ہیں جس سے مرتا ہوا انسان منٹوں میں اچھا بھلا ہو جاتا ہے۔

اگر خون میں مناسب شکر رہے اور عضلات میں ضرورت کے مطابق سٹور ہوتی رہتی ہے۔ تو یہی شکر چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور عضلات موٹے اور فربہ ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ نشاستہ دار اغذیہ چاول مٹھائی اور دودھ وغیرہ کثرت سے کھاتے ہیں۔ وہ اکثر موٹے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ نشاستہ میں شکر چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے جو عضلات میں جمع رہتی ہے جس سے جسم سڈول خوبصورت اور چست رہتا ہے۔

## خون میں بحالت صحت شکر کی مقدار

جاننا چاہیے صحت مند و تندرست انسان کے خون میں ۰۱ سے ۰۱۵ فیصد کا شکر موجود ہوتی ہے۔ اگر تندرست شخص ضرورت سے زیادہ شکر کھا لیتا ہے تو چونکہ اس کے غدد جاذبہ (لبلبہ طحال) غدد ناقلہ (گردے مثانہ) اور اعصاب و تندرست ہوتے ہیں تو وہ ڈالا شکر کو گردے براہ بول خارج کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اپنی اصل مقدار (۰۱ سے ۰۱۵) تک نہ آ جائے۔

اس قسم کی خارج ہونے والی شوگر کو گلائیکو سوریا یا بول شکری کہا کرتے ہیں یہ مرض میں داخل نہیں ہے اس میں پیشاب بھی زیادہ اور بار بار نہیں آیا کرتا۔

## مرض کی حالت میں شکر کی مقدار

ذیابیطس کی حالت میں خون میں شکر کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے

کرنی ہزار ایک یا ڈیڑھ حصہ ہونے کی بجائے ۲، ۳، ۴ تک ہو جاتی ہے جب شوگر کا مرض زوروں پر ہوتا ہے تو اگر مریض کی غذا سے میٹھے یا شکر یلے اجزاء بالکل نکال بھی دیئے جائیں۔ تب بھی پیشاب میں برابر شکر خارج ہوتی رہتی ہے ایسی حالت میں طبیعت مدبرہ بدن چربی اور گوشت کے اجزاء کو تحلیل کر کے ناقص شکر بنا کر خارج کرنے لگتی ہے۔ اس دوران کچے رسوب اور ایسی ٹون وغیرہ مرکبات بھی بن کر خارج ہونے لگتے ہیں۔

## ایک سوال

مریض ہو یا طبیب ہر ایک کے ذہن میں بار بار یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اشخاص جنہیں شوگر نہیں آتی ان کے کونسے مفرد اعضاء تیز یا درست ہوتے ہیں کہ باوجود شکر یا میٹھی چیزیں کھانے سے بھی انہیں شکر نہیں آتی۔

اس کے برعکس وہ اشخاص جنہیں پیشاب میں شوگر آتی ہے ان کے کون سے مفرد اعضاء سست اور کمزور ہو جاتے ہیں

کہ انہیں میٹھی یا شکریلی چیزوں سے سخت پرہیز کے باوجود مسلسل پیشاب میں شوگر آتی رہتی ہے اور خون میں بھی بڑھی رہتی ہے۔

اس سوال کا جواب ہر زمانہ کے طبی ماہرین ڈھونڈتے آئے ہیں۔ اور ڈھونڈ رہے ہیں لیکن نتیجہ ابھی تک صفر سے آگے نہیں بڑھا۔

**مشاہدات و تجربات** اس سلسلے میں بہت سے مشاہدات اور خطرناک



تجربات کئے گئے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں اشارات ضرور ملتے ہیں لیکن حقائق سامنے نہیں آئے۔

بعض حیوانات کے سینہ سے جگر کو نکال دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون میں جو شکر یا مٹھاس طبعی مقدار میں تھی وہ فوراً غائب ہو گئی۔ اس سے نتیجہ نکالا کہ خون میں شکر کا توازن جگر کے افعال طبعیہ سے قائم ہے۔ اور جن اشخاص کو شوگر آنے لگتی ہے ان کے جگر سست اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ پس جب کسی وجہ سے جگر کمزور یا سست ہو جاتا ہے وہ غذا سے شکر بنانے کا عمل (گلائیکو جینی عمل) جسے عرف عام میں شکر کبدی بنانا کہتے ہیں ناقص ہو جاتا ہے۔ اور اسے جزو بدن نہیں بنا سکتا۔

## دماغ کا بطن چہارم

دماغ کے بطن چہارم میں ڈاکٹر کلاڈ برنارڈ نے ایک مقام تحقیق کیا ہے کہ اگر دماغ کے اس مقام پر سوئی چبھو دی جائے تو پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے اس کی وجہ بتائی گئی کہ اعصاب محرک شرائین میں تحریک ہو کر جگر کی رگیں پھیل جاتی ہیں اور جگر کے اندر خون زیادہ مقدار میں آ جاتا ہے جس کے ساتھ ہی شکری مادہ بھی زیادہ مقدار میں آ جاتا ہے کہ اسے جگر سنبھال نہیں سکتا۔ یا شاید جگر کا گلوکو جینی عمل یا فعل شکر انگوری کو شکر کبدی میں تبدیل کرنا اعصاب کے متعلق ہو۔ اس کا مرکز دماغ کے چوتھے بطن میں ہو۔

اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اس مقام یا اس کے نزدیک پھوڑا یا رسولی ہونے سے بھی مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

## لبلبہ کا نکالنا اور شوگر آنا

اگر کسی حیوان کے پیٹ میں سے لبلبہ نکال دیا جائے تو اس کے پیشاب میں فوراً شکر آنے لگتی ہے اس کے برعکس اگر لبلبہ تین حصہ کاٹ کر نکال دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہنے دیا جائے۔ تب بھی شکر نہیں آتی۔ یا اگر لبلبہ کو پیٹ سے نکال کر جسم کے کسی اور حصہ میں سی دیا جائے یا پیوند کر دیا جائے تو بھی شکر نہیں آتی۔ مندرجہ بالا تحقیقات تجربات مشاہدات اور حقائق مخزن حکمت مصنفہ حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی کی کتاب سے تحریر کئے گئے ہیں۔

اب حکیم انقلاب صابر ملتانی کی تحقیقات درج کر رہا ہوں۔

## غدد و جگر پر حکیم انقلابؒ کی تحقیقات کا نچوڑ

حکیم انقلاب استاد صابر ملتانیؒ جگر و غدد کے افعال یوں تحریر کرتے ہیں۔ "جگر غدہ ہونے کی حیثیت سے جسم انسان کے دیگر تمام غدد کی نسبت بہت بڑا ہے جس کی تشریح اور افعال طبی کتب میں تشریح سے درج ہیں۔ ہم یہاں اس کے تین افعال اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

ا۔ خون کو تکمیل تک پہنچانا اور اس کو سرخ رنگنا جب تک کیلوس کیموس جگر سے نہ گزرے اس وقت تک نہ وہ پختہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں سرخی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ صفرا بنانا۔ اور روغنی۔ لحمی اور شکری اجزا کا ہضم کرنا۔

۳۔ حرارت جسم کی حفاظت کرنا۔ اور ضرورت کے مطابق اس کو جسم میں تقسیم



کرنا۔ یہ سارے افعال اس کے ان خلیات سے انجام پاتے ہیں۔ جن سے وہ بنا ہوا ہے

اس کا دل دماغ سے گہرا تعلق ہے۔ جس کا ثبوت حجاب غشا اور عصبی ریشوں سے ملتا ہے جو اس میں پھیلے ہوئے ہیں۔

دل دماغ کے افعال کا اثر جگر پر پڑتا ہے اور اس کے افعال کا اثر ان پر پڑتا ہے۔ یہ حقیقت دیکھی گئی ہے کہ جن لوگوں کی جوانی دیر تک قائم رہتی ہے یا جن کی عمریں طویل ہوتی ہیں ان کے جگر اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔ ان امور سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جگر کے افعال کی ذاتی درستی یا نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جگر کو قیام شباب اور طویل عمری میں گہرا تعلق ہے۔

## غدد کی اقسام

غدد کی دو بڑی اقسام ہیں۔

ا۔ ایسے غدد جو رطوبات یا فضلات کو جسم سے باہر خارج کرتے ہیں جیسے جگر خون سے فضلات باہر خارج کرتا ہے ایسے غدد کو نالی دار غدد کہتے ہیں۔

۲۔ دوسرے وہ غدد ہیں جو کیمیائی طور پر اپنی رطوبات خون میں شامل کر دیتے ہیں جیسے طحال و لبلبہ وغیرہ۔

ان غدد کو بہت اہمیت دی جاتی ہے جن کی رطوبت خون میں شریک ہوتی ہیں۔ ان میں طحال۔ لبلبہ۔ غدہ ترسیمہ (تھائرائیڈ گلینڈ) غدہ ترسیمہ کا شریک کار (پیرا تھائی رائیڈ گلینڈ) غدہ نخامیہ (پچوٹری گلینڈ) شریک ہیں۔ ان غدد سے جو رطوبت کیمیائی طور پر خون میں شریک ہوتی ہیں انہیں انگریزی میں ہارمونز کہتے ہیں۔

مثلاً غدہ ترسیہ کی رطوبات بند ہو جائیں تو کزازی تشنجوں سے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔ غدہ نخامیہ کی رطوبت بند ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے

کلاہ گردہ اپنی رطوبت بند کر دے تو ضعف قلب اور خرابی رنگ کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ طحال کی رطوبت اگر خون میں شامل نہ ہو تو خرابی ہضم، ضعف قلب رنگت میں سیاہی مائل اور مالیخولیا ہو جاتا ہے۔

لبلبہ کی رطوبت کے رک جانے سے ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

## تحقیقات کا نتیجہ

مندرجہ بالا مشاہدات اور تجربات اور تحقیقات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شوگر یا ذیابیطس چاہے کسی غذا دوا کے کثرتِ استعمال سے ہو چاہے کسی عضو کی خرابی سے ہو ہر صورت میں غدد جگر کے کیمیائی نظام (غدد جاذبہ) اور مشینی نظام غدد ناقلہ کے بگاڑ سے ہوا کرتی ہے۔

ان میں اگر غدد جاذبہ کے فعل اور نظام میں تیزی آ جائے تو غذا میں کھائی ہوئی شوگر یا مٹھاس اور نشاستہ وغیرہ سے بنا ہوا گلوکوز غدد جاذبہ کی رطوبات (صفرا) سے تحلیل اور ہضم ہو کر جزو بدن ہوتا رہتا ہے۔

اس کے برعکس اگر جگر کے مشینی نظام کے فعل میں تیزی آ جائے تو غدد جاذبہ کی پیدا کردہ رطوبات (صفرا) ضرورت سے زیادہ خون سے اخراج پانے لگتے ہیں۔ جس سے غذا میں کھائی ہوئی شوگر یا مٹھاس اور نشاستہ وغیرہ سے بنا ہوا گلوکوز خون میں تحلیل و ہضم ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا بلکہ خون میں کچا رہ جاتا ہے



طبیعت مدبرہ بدن اسے فالتو سمجھتے ہوئے گردوں اور مسامات کی راہ خارج کر دیتی ہے۔

## حقیقت شوگر یا ذیابیطس

مندرجہ بالا حقائق سے ہم ذیابیطس یا شوگر کی ماہیت اور حقیقت کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ اب ہمیں پوری طرح پتہ چل گیا ہے کہ جتنی بھی مقدار میں مٹھاس کھاتے ہیں یا غذا کے نشاستہ وغیرہ سے جتنا مٹھاس یا گلوکوز بنتا ہے سب کا سب غدد جاذبہ (لبلبہ و طحال) کی رطوبت ملنے سے جزو بدن (اعضاً کی غذا بننے) بننے کے قابل ہوتا ہے اور اعضاً کی غذا بنتا ہے جس سے اعضاً پوری طرح اپنی نشو و نما کرتے رہتے ہیں۔ یہی مٹھاس یا نشاستہ وغیرہ گلوکوز وغیرہ میں تبدیل ہو کر اور خون میں تحلیل و ہضم ہو کر چربی بنتے ہیں اور گوشت و عضلات میں سٹور ہوتے رہتے ہیں۔

چونکہ تمام کی تمام مٹھاس یا شوگر جزو بدن بن جاتی ہے اس لئے براہ گردوں کے پیشاب میں یا مسامات میں سے پسینہ کے ذریعے خارج نہیں ہوتی۔

اگر غدد جاذبہ کے افعال اعتدال پر رہیں تو صحت قابلِ رشک ہوتی ہے چونکہ حرارت عزیزی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ لہذا ایسا شخص اتنا صحت مند ہوتا ہے کہ ہر کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص کے چہرہ اور جسم پر نور برس رہا ہے۔

اگر غدد جاذبہ کے فعل میں ضرورت سے زیادہ تیزی آ جائے تو صفرا و

حرارت کی مقدار خون و جسم میں بڑھ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سرخ ذرات خون میں کم بنتے ہیں جسم کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔ اکثر مریضوں کو یرقان ہو جاتا ہے۔ دوران سر (چکر آنا)، گھبراہٹ، خفقان قلب، اسہال، تموج وجع المفاصل اور بول کی کمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں پیشاب ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مجبوراً گردوں کو واشس کرانا پڑتا ہے۔ بعض مریض اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کے لئے اپنے جسم کا بوجھ اٹھانا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس اگر جگر کے مشینی نظام میں (غدد ناقلہ) ضرورت سے زیادہ تیزی آجائے تو صفرا و حرارت کا خون میں سے اخراج بڑھ جاتا ہے۔ صفرا کی پیدائش کم ہو جاتی ہے چونکہ صفرا و حرارت کا اخراج معدہ و امعاء میں بڑھ جاتا ہے اس لئے کھائی ہوئی غذا معدہ امعا میں تین گھنٹے کی بجائے نصف گھنٹہ میں ہضم و تحلیل ہو جاتی ہے اور وہ اس قابل ہو جاتی ہے کہ اب اس کا معدہ امعا میں ٹھہرنا فضول ہوتا ہے۔ لہذا طبیعت مدبرہ بدن عروق ماساریقا کے ذریعہ خون میں داخل یا جذب کرانا چاہتی ہے لیکن اس غذائی ہضم شدہ مواد کا قوام گاڑھا ہوتا ہے جسے غدد جاذبہ یا عروق ماساریقا جذب نہیں کر سکتے۔ طبیعت مدبرہ بدن باہر سے پیاس کی صورت میں پانی طلب کر لیتی ہے۔ چنانچہ مریض کو پیاس لگتی ہے۔ لہذا وہ پانی پیتا ہے کچھ کیلوس تو پتلا ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن باقی گاڑھا ہوتا ہے۔ لہذا چند منٹ بعد مزید پیاس لگتی ہے اور مریض بامر مجبوری ایک دو گلاس پانی پیتا ہے جس سے معدہ امعا کا کیلوس پتلا ہو کر اور عروق ماساریقا کے ذریعہ جذب ہو کر خون میں



میں چلا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام کیلوس ختم نہیں ہو جاتا۔ جب معدہ امعا میں کیلوس ختم ہو جاتا ہے تو پیاس لگنا بند ہو جاتی ہے۔ یا مر جاتی ہے۔

دوسری طرف پانی سے بار بار پتلا کیا ہوا جو کیلوس خون میں جا کر دورہ کر رہا ہوتا ہے اسے اب ہضم و تحلیل ہو کر جزو بدن بننا ہوتا ہے۔

## لیکن

بدقسمتی سے غدی اعصابی تحریک اور غدد ناقلہ کی تیزی کی وجہ سے صفرا کی خون میں کمی ہو چکی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ امعا سے آیا ہوا کیلوس کیموس صفرا کی کمی کی وجہ سے خون کے اندر پوری طرح ہضم یا تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا۔ لہذا خون کا یہ کچا مواد براہ گردوں اور مسامات خارج ہونے لگتا ہے چونکہ خون میں آیا ہوا کیلوس کیموس اپنی ماہیت میں شیریں اور میٹھا ہوتا ہے۔ اس لئے جب وہ براہ بول خارج ہوتا ہے تو وہ پیشاب کو میٹھا کر دیتا ہے جب پیشاب ٹسٹ کیا جاتا ہے تو شوگر نکلتی ہے۔ چونکہ پانی بار بار پیا ہوتا ہے۔ اس لئے پیشاب بار بار آتا ہے اور مقدار میں بھی زیادہ آتا ہے۔ اسی حالت کو اطباء ذیابیطس یا شوگر آنا کہتے ہیں۔

## ذیابیطس میں بھوک پیاس، ہضم جذب کے افعال

قارئین جگر و غدد و جاذبہ کے افعال کے متعلق جو کچھ پڑھا ہے وہ افعال اس وقت ہی ممکن ہیں کہ بھوک لگے غذا کو معدہ امعا کے غدد ہضم کریں پھر اس کا لطیف حصہ خون میں جذب ہو۔

لہذا ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ بھوک پیاس کیوں لگتی ہے غذا میں کون کون سی تبدیلیاں آتی ہے۔

## بھوک پیاس کی حقیقت

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب اعضائے جسم کی غذا خون میں کم ہو جاتی ہے تو بدل ماتحلیل پورا کرنے کے لئے طبیعت مدبرہ بدن معدہ و امعا میں غذا کی طلب کا احساس بھوک پیاس کی صورت میں پیدا کر دیتی ہے جس سے انسان ضرورت کے مطابق کھاتا پیتا ہے۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ بھوک غذا کی کمی اور پیاس پانی کی کمی پوری کرنے کے لئے لگتی ہے۔

یاد رکھیں بھوک کا تعلق عضلات و سودا سے ہے جب تک معدہ امعا میں تیزی پیدا نہ ہو اور ترشی و تیزابیت نہ بڑھے بھوک نہیں لگ سکتی۔ اور جب تک معدہ امعا کے غدد میں تیزی اور صفرا نہ گرے اس وقت تک غذا تحلیل ہضم نہیں ہو سکتی۔

## ہضم غذا

غذا میں نباتاتی۔ حیوانی۔ لطیف ثقیل ہر قسم کی اغذیہ اشیا شامل ہیں۔ جب غذا منہ میں چبائی جاتی ہے تو لعاب دہن اس کے نشاستہ کو ایک قسم کی شکر (مالٹوز) میں تبدیل کر دیتا ہے اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ہضم غذا کا ہونا درحقیقت منہ سے شروع ہو جاتا ہے۔



یاد رکھیں غذا کے لئے یہی کافی نہیں کہ وہ ہضم ہو جائے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جسم میں جذب ہو جائے تاکہ وہ بدل ماتحلیل بن سکے۔ چنانچہ جسم میں جو عمل انجذاب یا استصاص ہوتا ہے اسے اطبائے متقدمین اطبائے یونان نے قوت جاذبہ کا فعل بتایا ہے۔ اس قوت سے غذا کے بہت سے جوہر اور کیمیائی عناصر بشکل محلول خون میں داخل ہوتے ہیں۔

آپ تشریح معدہ میں پڑھ آئے ہیں کہ معدہ آنتوں کی ساخت میں چار چار طبقات ہوتے ہیں اور ان کے اندرونی دو طبقات میں تو بہت سے چھوٹے چھوٹے غدد پائے جاتے ہیں جن کی رطوبت (صفراوی رطوبت) تراوش پا کر غذا کو ہضم کرتی ہے۔ یہ منہضم غذا دو طریق سے جسم میں جذب ہوتی ہے ایک تو عروق دمویہ (اور وہ معدیہ و معویہ) شعبہ ہائے باب الکبد۔ دوسرے بذریعہ عروق جاذبہ خون میں جذب ہوتی ہیں۔

جب غذائی جوس کیلوس بن کر جگر میں پہنچتے ہیں تو وہاں مزید پختہ اور لطیف ہو کر سرخ رنگت اختیار کر کے خون میں چلے جاتے ہیں۔

## ہاضمہ کا ایک اور عمل

جب غذائی جوس کیلوس وغیرہ کی صورت میں براہ جگر خون میں پہنچ جاتا ہے تو اس میں تحلیل اور ہضم کا عمل ایک بار پھر ہوتا ہے جس کا مقصد اس آئی ہوئی غذا کو جزو بدن بنانا ہے۔ اسے اطبا ہضم عروقی بھی کہتے ہیں۔ یہاں بھی یہ غذا غدد جگر کی رطوبت (صفرا) سے تحلیل و ہضم ہوتی ہے۔ جس کا زیادہ حصہ جزو بدن (اعضائے جسم کی غذا) بن جاتا ہے اور باقی براہ پسینہ

وبول خارج ہو جاتا ہے۔

"قارئین اب تک غدد جاذبہ۔ طحال۔ لبلبہ کے طبعی افعال۔ بھوک۔ پیاس ہضم۔ جذب۔ خون کا بننا اور جزو بدن بننے کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

## لیکن

یہ فطری عمل ہے کہ ہر جاندار غذا کھاتا ہے۔ وہ اس کے لطیف حصہ کو جزو بدن بنالیتا ہے باقی کو بصورت فضلہ (فاضل) باہر خارج کر دیتا ہے۔

## بالکل

یہی صورت ہمارے بدن کے معزو اعضا کی ہے۔ یعنی یہ غذا کھاتے ہیں اس سے اپنی نشوونما کرتے ہیں۔ فاضل مواد کو خارج از بدن کرتے رہتے ہیں اس طرح زندگی کی گاڑی تندرستی کی حالت میں رواں دواں رہتی ہے۔

## بدن کے فضلات خارج کرنیوالے معزو اعضا

بدن کے فضلات خارج کرنے والے معزو اعضا میں جگر۔ گردے مثانے پستان۔ رحم۔ مقعد اور مسامات جسم وغیرہ شامل ہیں۔ چنانچہ جگر فاضل صفرا کو پتہ کے ذریعہ باہر خارج کرتا رہتا ہے۔ گردے پیشاب بنا کر براہ مثانہ فضلات کو باہر خارج کرتے رہتے ہیں۔ پستان دودھ بنا کر خارج کرتے ہیں رحم ماہواری (حیض) کی صورت میں خارج کرتا۔ مقعد کی راہ پاخانہ اور مسامات کی راہ پسینہ کی صورت میں فضلات خارج ہوا کرتے ہیں۔

اگر اخراج کے اعضا بھی اعتدال پر کام کرتے رہیں تو صحت قابل رشک، جوانی قابل دید اور جسم پرسکون رہتا ہے۔



## بدقسمتی سے اگر

غدد جاذبہ یا غدد ناقلہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو ان کے افعال بھی غیر طبعی ہو جائیں گے اور مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

## شوگر یا ذیابیطس کے مریض کی مخصوص تشخیصی علامات

شروع شروع میں ذیابیطس کے مریض کو عام حالت سے قدرے زیادہ پیاس لگتی ہے۔ معمول کی نسبت پیشاب بار بار زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ اکثر رات کو بھی ایک دو بار آنے لگتا ہے۔ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔

جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے علامات میں بھی شدت ہوتی جاتی ہے منہ باوجود پانی پینے کے خشک رہتا ہے۔ جتنا پانی پیتا ہے اس سے زیادہ پیاس لگتی ہے۔ منہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ سانس کے ساتھ میٹھے ہوئے شخص کو میٹھی میٹھی بو آتی ہے۔ بھوک زیادہ لگتی ہے بار بار کھانا کھاتا ہے۔ لیکن بھوکا ہی رہتا ہے۔ بعض دفعہ بھوک کا ہوکا ہو جاتا ہے۔ یعنی ادھر کھایا، ادھر پھر بھوک لگ گئی۔ اس کے باوجود مریض کا ہاضمہ خراب نہیں ہوتا۔ لیکن قبض رہتی ہے۔ بعض دفعہ کثرت بول سے آنتوں میں فضلات بہت کم آتے ہیں۔ رطوبات کی کمی کی وجہ سے انتہے سخت ہو جاتے ہیں کہ بڑی مشکل سے پاخانہ آتا ہے۔ مجبوری کی صورت میں انیما بھی کرنا پڑتا ہے حرارت عزیزیہ کے کثرت اخراج کی وجہ سے جسم کا درجہ حرارت صحت کی نسبت کم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ مگر ہتھیلیاں اور پاؤں جلتے اور گرم ہوتے ہیں۔ قلب کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔

اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو پیشاب بار بار اور کثرت سے آنے لگتا ہے اس میں شکر ۲ یا ڈھائی فیصد ہوتی ہے۔ انتہائی شدید حالتوں میں ۱۰ سے بارہ فیصد تک ہو جاتی ہے پیشاب سے میٹھی بو آتی ہے اور اس پر چیونٹیاں آتی ہیں۔
مریض دن رات میں پانچ سے سات کلو سے بھی زیادہ پیشاب کرتا ہے پیشاب میں شکر کی وجہ سے اس کا وزن متناسبہ ۱۰۲۰ سے ۱۰۶۰ تک ہو جاتا ہے۔ جس کا اندازہ مقیاس البول (یورن میٹر) سے کیا جاتا ہے۔ رات کے پیشاب کے نسبت دن کے پیشاب میں شکر زیادہ آیا کرتی ہے اور پیشاب بھی دن کو زیادہ اور رات کم آیا کرتا ہے۔

پیشاب میں شکر کے علاوہ یوریا اور فاسفیٹس کا اخراج بھی بڑھ جاتا ہے، چونکہ غدہ جاذبہ میں کمزوری کی وجہ سے رطوبات کے رکھنے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اس لئے منی کا اخراج بھی جلد ہونے لگتا ہے امساک تقریباً ختم ہو جاتا ہے منی کا قوام پتلا ہو جاتا ہے اور اس کی پیدائش میں بھی کمی آ جاتی ہے اور مریض نامردی کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

عورتوں میں حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ موتیا بند ہو بینائی ناقص یا زائل ہو جاتی ہے آخر میں مرض تپ دق و سل یا نمونیا۔ شدید ضعف۔ کثرت اسہال یا ذیابیطس قوما ہو کر مریض انتقال کر جاتا ہے۔

## انجام ذیابیطس

اس مرض کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ۴۰ سال سے کم عمر کے مریض اکثر جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس ۴۰ سال سے زائد یا بوڑھوں کو جب یہ مرض ہو جاتا ہے



تو انجام خراب نہیں ہوتا۔ عموماً معمولی علاج سے صحت یاب رہتے ہیں۔

## شکر کا آنا یک دم بند ہو جانا

جب یک لخت پیشاب میں شکر آنا بند ہو جائے یا انسولین وغیرہ کا ٹیکہ لگنے سے یک دم شوگر ختم (کنٹرول) ہو جائے تو ذیابیطس قوما ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

## شوگر کے مریض کی چند خصوصیات

### شوگر کے مریض کو کبھی بے خوابی نہیں ہوتی

نیند کے متعلق یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب تک انسانی دماغ میں سکون واقع نہ ہو اس وقت تک نیند نہیں آیا کرتی قانون مفرد اعضاء کی رو سے غدی تحریک سے دماغ میں سکون ہوتا ہے اس لئے شوگر کے مریض کو عام لوگوں کی نسبت نیند زیادہ آیا کرتی ہے۔

### شوگر کے مریض کو کبھی بدہضمی نہیں ہوتی

یاد رکھیں کہ غذا ہضم کرنے کے لئے حرارت و صفرا کی ضرورت ہوتی ہے۔ شوگر کے مریض کے معدہ امعاء میں صفرا تندرستی و طبعی حالت سے زیادہ ہوا کرتا ہے لہٰذا مریض جو بھی غذا کھاتا ہے وہ فوراً تحلیل و ہضم ہو کر خون میں جذب ہو جاتی ہے یاد رکھیں غذائی بدہضمی تو اس وقت ہوا کرتی ہے جب غذا معدہ امعاء میں دیر تک ہضم و تحلیل ہوئے بغیر پڑی رہتی ہے اور اس میں تخمیر و تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔

## شوگر کے مریض مسلسل کمزور ہوتے جاتے ہیں

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ انسان جسم کو باہر سے کھائی ہوئی غذا جزو بدن بن کر ہی قوت و طاقت دیتی ہے۔ بد قسمتی سے شوگر کے مریض میں یہ جزو بدن بنے بغیر براہ بول خارج ہوتی رہتی ہے اعضائے جسم بار بار غذا کی طلب بھوک کی صورت میں کرتے رہتے ہیں چونکہ شوگر کے مریض کی کھائی ہوئی غذا کا زیادہ حصہ جزو بدن بنے بغیر خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کا جسم مسلسل کمزور ہوتا جاتا ہے۔

## ۳۵ سال بعد انسانی دماغ کا گھٹنا اور رطوبت عزیزی کی پیدائش بند ہو جانا

اناٹومی اور فزیالوجی کے ماہرین نے تحقیق کیا ہے کہ پیدائش انسان سے ہی انسانی دماغ رطوبت عزیزی پیدا کرتا رہتا ہے جس سے انسانی جسم کی نشوونما جاری رہتی ہے۔ ۳۵ سال بعد انسانی دماغ اپنے وزن اور حجم میں کم ہونے لگتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہر سال ایک اونس (ڈھائی تولہ) وزن میں دماغ گھٹتا ہے۔ لہذا رطوبت عزیزی کی پیدائش ضرورت کے مطابق نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے خون و جسم میں رطوبت کی کمی اور گرمی خشکی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ لہذا رطوبت عزیزی جو غذائی جوس کو پتلا کر کے جذب ہونے کے قابل بناتی تھی نہیں بنا سکتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے مریض جب غذا کھاتا ہے تو اسے غذائی جوس کو پتلا کرنے کے لئے پانی کی پیاس لگتی ہے۔ جب تک غذائی جوس خون میں جذب نہیں ہو جاتا پیاس لگتی رہتی ہے

چونکہ رطوبت عزیزی اعصابی و دماغی کمزوری کی وجہ سے مسلسل کم بنتی ہے پہلے کی طرح پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے تمام عمر عارضی طور پر پانی کے ذریعہ اس کی کمی کو پوری



کرنے کے لئے ناکام کوشش کرتا رہتا ہے جو اس کے لئے باعث نقصان اور شوگر یا ذیابیطس کا سبب بنا رہتا ہے۔

## شوگر کے مریض کے خون میں صفرا ضرورت سے کم ہی رہتا ہے

قارئین جب غدی اعصابی تحریک ضرورت سے بڑھ جاتی ہے تو صفرا کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صفرا معدہ امعاء میں تو زیادہ رہتا ہے جس سے ہاضمہ کا فعل پہلے سے تیز ہو جاتا ہے اس کے برعکس جو غذائی مواد معدہ امعاء سے ہضم ہو کر خون میں شامل ہوتا ہے وہ خون میں جزو بدن بننے کے لئے صفرا کا محتاج ہوتا ہے۔ خون میں صفرا کم ہونے کی وجہ سے غذائی مواد کا زیادہ حصہ جزو بدن بننے کے قابل نہیں ہوتا لہذا وہ بچا رہ جاتا ہے جسے گردے فاضل مواد سمجھتے ہوئے براہ بول خارج کر دیتے ہیں۔

## شوگر یا ذیابیطس کا علاج

چونکہ شوگر یا ذیابیطس قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق جگر و غدد کی مشینی تحریک غدی اعصابی یا غدد ناقلہ کے فعل کی تیزی سے ہوا کرتی ہے۔ صفرا کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں سستی اور کمزوری ہوتی ہے۔ دوسری طرف قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہو رہی ہوتی ہے۔

لہذا قانون مفرد اعضاء ذیابیطس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا و دوا دینے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت یہ خصوصیت سے مفید رہتی ہے جب شوگر کے ساتھ ہائی بلڈ پریشر، بلڈ شوگر اور خفقان قلب

کی وجہ سے مریض کا دل رک رہا ہے یا یک لخت شکر کا آنا موقوف ہو گیا ہے جس کی وجہ سے انسولین یا ایسی ہی کوئی دوا ہوتی ہے۔ چونکہ ذیابیطس کی شدید حالتوں میں شوگر کا اخراج بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے انہیں شکر یا میٹھی چیزیں مکمل طور پر بند نہیں کرنی چاہئیں۔ بلکہ نشاستہ دار چیزیں تو ضرور کھلائیں۔ علاج میں اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جسم گھٹنے نہ پائے یعنی وہ لاغر اور کمزور نہ ہونے پائے خواہ پیشاب میں تھوڑی سی شوگر آتی ہی رہے۔

مریض کو نفسیاتی طور پر پریشانی یا رنج و غم۔ فکر و تردد سے محفوظ کریں کیوں کہ ان جذبات سے یہ مرض بہت بڑھتا ہے۔

چونکہ ذیابیطس حقیقی کا مریض صفرا کا مریض ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مریض کو چند دن گرم چیزیں کھلا دیں۔ تو ہاتھ پاؤں میں جلن اور پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ مریض گرمی و حرارت کم کرنے کے لئے بار بار نہاتا ہے یا ہاتھ پاؤں پر پانی ڈالتا ہے جس سے مزید مسامات بند ہو کر بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا بار بار ٹھنڈا پانی جسم پر نہ ڈالنے دیں۔ تاکہ مسامات کھلے رہیں۔

شوگر کا مریض اگر روزانہ رکھ لے تب بھی جسم حرارت بڑھ جاتی ہے جس سے ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ مریض ہاتھ پاؤں پر سرد پانی ڈالتا ہے یا بار بار نہاتا ہے پانی ڈالتے یا نہاتے وقت تو سکون محسوس کرتا ہے۔ لیکن چند ہی منٹ بعد پھر پہلے سے زیادہ بے چینی اور حرارت معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا مریض کو بار بار نہانے یا سرد پانی پینے اور ڈالنے نہ دیں۔ اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت تجویز کردہ یہ نسخہ کھلائیں

**ھوالشافی:** صندل سفید۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ کشنیز خشک۔ طباشیر ہر ایک ہم وزن

**مقدار خوراک:** ایک سے تین گرام صبح دوپہر شام ہمراہ آب انار یا

---



آب انار روانہ ۵، گرام

| **ھوالشافی:** قلمی شورہ | نوشادر | مرچ سیاہ |
| --- | --- | --- |
| ۳ حصہ | ۲ حصہ | ۱ حصہ |

سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام جوشاندہ بزوری (شربت بزوری کا نسخہ) ۔

**نوٹ:** اگر اس نسخہ کے ساتھ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا اعصابی عضلاتی ملین نسخہ لگائیں تو بے حد مفید ہے۔ ذیابیطس قوما کے دوروں کو روکنے میں فوری اثر ہے

## ذیابیطس کی شدید حالتوں کا علاج

بعض دفعہ غدد ناقلہ کا فعل اتنا تیز ہو جاتا ہے کہ روزانہ ۵، ۱ کلو پیشاب آنے لگتا ہے۔ کیونکہ مریض پانی بھی زیادہ پیتا ہے جو جسم کی چربی اور شکر کو حل کر کے خارج کر رہا ہوتا ہے اس لئے مریض دنوں میں کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں مر بھی جاتا ہے اسی شدید حالت میں اگر مزید حرارت اخراج کی جاتے تو جو اعصابی ادویہ سے ہی ہوتی ہے اب یہ درست علاج نہیں ہوگا۔

## بلکہ

ایسی صورت میں دو طریق اپنائے جائیں یا تو غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ جو محرک غدد جاذبہ ہیں کھلائی جائیں جو ایک طرف صفرا پیدا کریں۔ دوسری طرف اس کا اخراج روکیں۔

## یا

عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں جو فوری طور پر غدد ناقلہ میں تسکین پیدا کر دیں جس کے استعمال سے کثرت بول، بھوک کی زیادہ گھبراہٹ بے چینی رفع ہو جاتی ہے

## غدی عضلاتی اغذیہ/ادویہ کیا شوگر زائل ہوجاتی ہے؟

ہاں غدی عضلاتی اغذیہ/ادویہ میں پیشاب اور خون میں شوگر زائل کرنے کی صفت بدرجہا اتم موجود ہوتی ہے۔ کیونکہ جب غدد جاذبہ (لبلبہ و طحال) کا فعل درست ہوتا ہے یا کر دیا جاتا ہے تو شوگر یا نشاستہ خون میں خارج ہونے کی بجائے لبلبہ و طحال کی رطوبات کے ملنے سے تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل ہو کر چربی بنتی ہیں اور کچھ عضلات میں سٹور ہو جاتی ہے چونکہ خون میں خارج ہونے کے لئے نہیں بچتیں اس لئے مریض کے پیشاب میں بھی خارج نہیں ہوتیں۔

انسولین یا ڈایانل وغیرہ لبلبہ وغیرہ کے ہی مرکبات ہیں ان کے استعمال سے نشاستہ وغیرہ کی شکر اور غذائی گلوکوز وغیرہ خون سے اعضا میں جذب ہو جاتیں ہیں۔ لہٰذا ان کے استعمال سے ایک طرف فالتو شکر نہیں بچتی دوسرے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند دنوں کے اندر ہی شوگر پیشاب اور خون میں زائل ہو جاتی ہے جس سے مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔ پیاس بجھ جاتی ہے۔ پیشاب کی کثرت رک جاتی ہے۔ چند دنوں کے اندر مریض چنگا بھلا ہو جاتا ہے۔

## انسولین اور ڈایانل عارضی علاج ہیں

جاننا چاہیے کہ لبلبہ اور طحال وغیرہ کی رطوبات ہی انسولین کہلاتی ہیں جب لبلبہ اور طحال کمزور ہو جاتی ہیں تو ان کی رطوبات پہلے کی طرح پوری مقدار میں خون میں شامل نہیں ہوتیں تو ذیابیطس شکری کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ اگر دوبارہ لبلبہ اور طحال اپنی انسولین خون میں شامل کرنے لگ جائیں تو شوگر کا علاج مستقل طور پر ہو سکتا ہے۔



لیکن انسولین اور ڈایانل لبلبہ کی رطوبت کے طور پر تو خون میں داخل کی جاتی ہیں۔ جن سے عارضی آفاقہ ہو جاتا ہے۔ شوگر کے علاج میں چاہیئے تو یہ تھا کہ غدد جاذبہ کے فعل کو اعتدال پر لایا جاتا ہے۔ جس سے لبلبہ خود اپنی انسولین بنا بنا کر خون میں داخل کرتا اور انسولین کی کمی پوری ہوتی رہتی۔

اب جب کہ بنی بنائی انسولین خون میں چلی جاتی ہے تو لبلبہ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ انسولین بنائے۔ لہٰذا وہ بار بار انسولین ملنے کی صورت میں پہلے سے بھی زیادہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور مزید انسولین بھی نہیں بناتا۔ یہی وجہ ہے کہ جس شخص کو ایک دفعہ انسولین لگنی شروع ہو جائے یا ڈایانل کھانی شروع کر دے تو تمام عمر کا روگ لگ جاتا ہے چونکہ لبلبہ طحال و غدد جاذبہ مسلسل کمزور ہوتے جاتے ہیں اس لئے انسولین یا ڈایانل کی مقدار مسلسل بڑھانی پڑتی ہے اگر کم کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر اسی طرح پیاس گھبراہٹ بے چینی اور کثرت بول کی شکایت ہو جاتی ہے اور پہلے سے بھی زیادہ شوگر کا اخراج ہونے لگتا ہے۔

## شوگر کے علاج میں غلط فہمیاں

ہزاروں سال پہلے شوگر کا یہ روگ بدقسمت انسان کو چمٹا چلا آیا ہے۔ شوگر کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس کا علاج بھی ہوتا آیا ہے۔ بدقسمتی سے اب تک مستقل علاج دریافت نہیں ہو سکا جب بھی کوئی مریض ملتا ہے اس کا یہی مطالبہ ہوتا ہے کہ حکیم صاحب ایسی جادو اثر پڑیا دیں کہ پڑیا کھاتے ہی شوگر غائب ہو جائے دوسری طرف حکیم صاحب بھی تریاق صفت نسخوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ نئے نئے نسخوں کو شوگر کے مریضوں پر آزماتے ہیں لیکن تا حال ناکام و نامراد ہیں۔

# شوگر کے علاج میں ہر قسم کا میٹھا روکنا زبردست غلط فہمی ہے

جب بھی کوئی مریض ڈاکٹر یا حکیم کے پاس آکر کہتا ہے کہ مجھے شوگر ہے تو اسے ہر قسم کی میٹھی چیزیں (اعصابی۔ عضلاتی۔ غدی مٹھاس) کھانے سے سخت منع کر دیا جاتا ہے لیکن ہر قسم کا میٹھا روکنا مریض پر ظلم ہے۔

کیونکہ مریض یا تو غدی تحریک میں مبتلا ہوگا تو اسے گرم میٹھے سے روکنا ہوگا یا شوگر کا باعث اعصابی تحریک ہوگی تو الکلائیں یا کھاری میٹھا روکنا ہوگا۔ یا عضلاتی اعصابی تحریک سے شوگر آ رہی ہوگی۔ تو ترشی میٹھا روکنا ہوگا

قارئین جب شوگر کے مریض کو شدید کمزوری اور ضعف ہو رہا ہو۔ روزانہ چھ سات کلو پیشاب آتا ہے۔ پیاس بہت زیادہ لگ رہی ہو۔ شوگر کے اخراج کی وجہ سے جسم دبلا پتلا ہو رہا ہو تو جگر و غدد جاذبہ کے کیمیائی افعال کو تیز کرنا چاہیے ایسے موقع پر یہ نسخے استعمال کریں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہے۔ ضرورت کے مطابق شدید ملین مسہل تریاق کھلا سکتے ہیں۔ مقویات میں جوارشیں وغیرہ کھلائیں ان کے علاوہ یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

## حب مقوی خاص

**ھوالشافی**

| رائی | مرچ سرخ | کشتہ اذاراقی | کشتہ فولاد | سم الفار |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۰ گرام | ۱۲۰ گرام | ۳۰ گرام | ۴۰ گرام | ۳ گرام |

**ترکیب تیاری** سب ادویہ کو باریک کر کے پیس کر سم الفار الگ باریک شدہ



میں ملا لیں اور حب نخودی گولیاں بنا لیں۔

**مقدار خوراک** ایک تا دو گولی گولی صبح دوپہر شام قہوہ اجوائن پودینہ۔

## شدید پیاس روکنے کے لئے

**ھوالشافی** ۲ عدد سرخ مرچ ایک کلو پانی میں رات بھگو دیں صبح دوپہر شام گلاس، گلاس پانی پلائیں ہیضہ کے مریض کو بھی پلائیں۔ فوراً پیاس رک کر ہیضہ کو ختم کرتا ہے۔

**ھوالشافی**

| جوان بکرے کا پتہ | مرچ سیاہ |
|---|---|
| ایک عدد | بکرے کے پتے کے برابر وزن |

**ترکیب تیاری** بکرے کے پتے سے صفرا نکال لیں اس کے برابر کالی مرچ بار نرم مرچ ڈال کر خوب رگڑائی کریں۔ جب پتے کا پانی خشک ہو جائے تو حب بقدر نخود بنا لیں۔

**ترکیب استعمال** ایک تا دو گولی مرض کی شدت کے مطابق دن میں تین بار کھلائیں

**فوائد** خون میں صفرا کی مقدار بڑھاتا ہے۔ گلوکوز اور مٹھاس کو جزو بدن بناتا ہے کثرت بول اور پیاس کو روکتا ہے۔

## ذیابیطس کی شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی ادویہ کے استعمال کی حقیقت

قارئین جس طرح درد پتہ کے اور درد گردہ کے درد روکنے کے لئے کسی مسکن اور مخدر دوا کی ضرورت ہوتی ہے ایسے مریض کو مارفیا۔ بسکوپان۔ ہائیوسین ہیڈرو برومائیڈ وغیرہ مسکنات و مخدرات دے کر درد روک دیا جاتا ہے۔ بالکل اسی اصول پر عضلاتی

اعصابی اغذیہ ادویہ غدد ناقلہ کے فعل میں تسکین اور تخدیر کر کے۔ پیاس، کثرت بول اور شوگر کے اخراج کو روک دیتی ہیں۔ جہاں بلب مریض سکون کا سانس لیتا ہے۔ مریض کے جسم میں جو صفرا کی وجہ سے آگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ فوراً بجھ جاتی ہے۔

اس مقصد کے قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی نسخے زود اثر ہیں ان کے علاوہ درج ذیل نسخے بے حد مفید ہیں۔

**ہوالشافی** برگ نیم۔ گڑمار بوٹی۔ تخم جامن۔ تخم کریلا۔ حرمل ہم وزن

**مقدار خوراک** سب ادویہ باریک کر کے ایک دو گرام صبح دوپہر شام ہمراہ ترش لسی۔

**ہوالشافی**

| گٹھلی جامن | تخم کریلا | مرچ سیاہ | افیون | ترش لیموں کا پانی |
|---|---|---|---|---|
| ۴۰ گرام | ۴۰ گرام | ۲۰ گرام | ۱۰ گرام | ۵۰ گرام |

**ترکیب تیاری** پہلے افیون کو لیموں کے پانی میں کھرل کریں کہ محلول ہو جائے پھر دوسری باریک کردہ ادویہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں گراتے جائیں۔ اور کھرل کرتے جائیں جب تمام ادویہ اچھی طرح مل جائیں تو آمیزہ کو دھوپ میں رکھ کر خشک کریں۔

**مقدار خوراک** نصف سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ ترش لسی یا سکنجبین کھلائیں۔

## مندرجہ بالا عارضی علاج ہے

مستقل علاج کے لئے غدد جاذبہ میں تقویت تحریک ضروری ہے اس لئے آہستہ



آہستہ علاج میں عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ استعمال کرانی شروع کرائیں جونہی یہ ادویہ اغذیہ استعمال ہوں گی غدد جاذبہ طاقتور ہو کر پہلے کی طرح صفرا بنانا شروع کر دیں گے۔ اور سکاس یا گلوکوز خارج ہونے کی بجائے جزو بدن ہونے لگے گا۔ لہٰذا مندرجہ بالا نسخوں کو کم کر دیں۔ اور یہ کھلائیں۔

**ہوالشافی** ہینگ۔ کلونجی۔ ست لوبان۔ معبیر تخم کریلا ہر ایک ۵۰ گرام

**ترکیب تیاری** سب ادویہ کو تین کلو پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن دو تین جوش دے کر فلٹر (چھان) کر کے محفوظ کر لیں

**مقدار خوراک** ۲۵ گرام (۲ تولہ) صبح شام پلائیں۔ غذا عضلاتی و غدی کھلائیں۔

**افعال و اثرات** عضلاتی غدی ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی غدد جاذبہ ہے شوگر کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

## معجون فلاسفہ

یہ قرابادینی مشہور و معروف نسخہ ہے کثرت بول کے لئے ہر عمر کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

**غذا** اگر مریض کو بلڈ پریشر۔ بلڈ شوگر خفقان قلب۔ گھبراہٹ۔ اماس تبوج اور دورے پڑ رہے ہوں تو سمجھیں کہ مریض کے اندر کھار اور شوریت کم ہو گئی ہے ایسے مریضوں کو اعصابی اغذیہ جنہیں کھار بڑھانے والی اغذیہ کہتے ہیں کھلائیں جن میں مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ توری۔ کدو۔ ٹینڈے پیٹھا وغیرہ

کا سالن کھلائیں پھلوں میں تربوز۔ خربوزے۔ کھیرے اور لکڑی وغیرہ کھلائیں۔ پانی کی جگہ سوڈا واٹر پلائیں۔ شلغم۔ گاجر کا پانی چند گنڈیریاں بھی چوس سکتا ہے۔

اگر جسم دبلا پتلا ہو رہا ہو۔ شوگر پیشاب میں زیادہ آتی ہو۔ البتہ خون میں زیادہ نہ ہو تو عضلاتی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں مثلاً صبح بھنے چنے۔ فرائی انڈے۔ مربہ ہرڑ مربہ آملہ وغیرہ میں سے کوئی ایک کھلائیں۔ ترش لسی یا قہوہ پلایا کریں۔

دوپہر۔ کوئی گوشت۔ کوئی اچار۔ پکوڑے ٹماٹر۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

مغزیات میں بادام۔ اخروٹ۔ چلغوزے۔ مونگ پھلی وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

## ایک اہم ہدایت

قارئین جب غدی عضلاتی محرک غدد جاذبہ ادویہ کھلائی جاتی ہیں جن میں ڈایانل اور انسولین وغیرہ بھی شامل ہیں تو شوگر کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ پیشاب کم ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایک دو بار ہی آنے لگتا ہے اس دوران مریض ڈایانل یا انسولین یا کوئی دوا کھاتا رہتا ہے اور اسے کم بھی نہیں کرتا۔ میٹھی چیزوں سے سخت پرہیز کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون میں شوگر کم ہو جاتی ہے۔ صفرا بھی خون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے اکثر یرقان ہو جاتا ہے یا اماس و تہبوج اور سوجن ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتے ہیں جگر بڑھتا ہے دل گھبراتا ہے بعض دفعہ عظم قلب ہو جاتا ہے۔ دماغ و اعصاب میں سکون ہو جاتا ہے مریض پر نیند اور غنودگی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اٹھنے بیٹھنے کو دل نہیں کرتا۔ سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں کا جسم کانپنے لگتا ہے۔ جسم کا توازن قائم نہیں رہتا



کبھی چکر آ کر گر پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سو جاتے ہیں۔ خصوصاً دائیں بازو یا ٹانگ سو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے شدت کی صورت میں اکثر دائیں فالج ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں کے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں رطوبات کی شدید کمی سے خشک کھانسی آنے لگتی ہے۔ کبھی کھانسی کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ بعض مریضوں کے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے۔ شدت سے بخار رہنے لگتا ہے۔ چنانچہ ۱۰۴ اور ۱۰۵ سے کم نہیں ہوتا۔ اس بخار کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ پہلے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ پھر شدید سردی سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے۔ اسی حالت کو ڈاکٹر لوگ شوگر اور ٹی بی کہتے ہیں۔

## میرا واقعہ

قارئین بھائی حکیم محمد شریفؒ صاحب اچانک انتقال کر گئے۔ میری دنیا اندھیر ہو گئی اس صدمہ کے رنج میں مجھے شوگر ہو گئی جس کا علاج میں شنگرف کچلہ۔ معبر ہینگ کریلے وغیرہ کے مرکبات سے کرتا رہا۔ صحت قابل رشک بنانے کے لئے گوشت کا استعمال کثرت سے کرنے لگا۔ ایک دفعہ زکام ہوا۔ یعنی ناک سے اتنا پانی جاری ہو گیا کہ تھوڑی دیر کے اندر رومال بھیگ جاتا تھا۔ چھینکیں کثرت سے آ رہی تھیں۔ میں نے شنگرف احمر ۳ حصہ نمک خوردنی ایک ایک رتی دن میں دو بار کھانا شروع کیا شام تک زکام غائب تھا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ زکام ہوا ہی نہیں۔ چند ماہ بعد پھر زکام ہوا پھر یہی تریاق صفت نسخہ کھایا پھر زکام ختم ہو گیا لیکن اب غلیظ بلغم آنے لگی جیسے ٹی بی کے مریضوں کی غلیظ بلغم ہوتی ہے میں نے عضلاتی غدی ادویہ کھانسی اور شوگر کے لئے مسلسل کھانی شروع کر دیں۔ نتیجہ یہ ہوا

کر مجھے بخار رہنے لگا۔ گھبراہٹ زیادہ ہو گئی صفراوی قے آنے لگے حتیٰ کہ مجھے ہسپتال جانا پڑا۔ وہاں پانچ دن میری تشخیص نہ ہو سکی اس دوران مجھے صفراوی قے رک گئی میں چھٹی لیکر گھر آ گیا۔

گھر آ کر شوگر کی ادویہ پھر شروع کر دیں تیز سے تیز ادویہ بنا کر کھانے لگا۔ طبیعت سنبھلنے کی بجائے خراب رہنے لگی۔ ایک دن شام کے وقت بائیں پھیپھڑے میں چیرنے کا سا درد ہوا۔ اور فوراً رک گیا تھوڑی دیر بعد پھر درد ہوا۔ اور رک گیا۔ لیکن آدھا گھنٹہ کے اندر مجھے شدید ۱۰۴ درجے بخار ہو گیا۔ سانس تنگی سے آنے لگ گیا پھیپھڑا پانی سے بھر گیا۔ مجبوراً نشتر ہسپتال چلا گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے کہا ٹی بی ہو گئی ہے اور پھیپھڑے میں پانی پڑ گیا ہے۔ چنانچہ پانی نکالنے کے لئے پھیپھڑے میں ٹیوب لگا دی گئی۔ جس سے ہر وقت تھوڑا تھوڑا زردی مائل لیسدار پانی بوتل میں آتا رہتا تھا۔ بخار پیراسیٹامول سے اتر جاتا لیکن اثر ختم ہونے پر پھر سردی سے بخار چڑھ جاتا جو ۱۰۴ درجے سے کم نہ ہوتا تھا۔ ۱۵ دن نشتر ہسپتال رہا۔ کچھ فرق نہ ہوا تو گلاب دیوی ہسپتال لاہور چلا گیا وہاں ۹ دن۔ ذرا فرق نہ ہوا۔ شدید دم کشی تھی۔ بخار مسلسل تھا۔ بخار صبح کے وقت زیادہ ہو جاتا تھا۔ ہسپتال کا علاج جاری تھا۔ اس دوران تحریک تجدید طب کا ماہانہ اجلاس آ گیا۔ اجلاس کے بعد تمام ساتھی ہسپتال آ گئے۔ ان سے مفید مشورے ہوئے۔ وہاں غدی اعصابی غذا دوا کا فیصلہ ہوا۔ جو جاری کر دی عضلاتی غذا دوا روک دی اللہ کے فضل سے صحت بحال ہونے لگی۔ پانی بننا بند ہو گیا۔ سانس کی تنگی رک گئی۔ بخار جو مسلسل تھا رک گیا۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی اس وقت سے آج تک میں نے میٹھا بند نہیں کیا۔ اعصابی میٹھی چیزیں جیسے



تربوز خربوزے۔ امرود۔ کیلے۔ گڑ۔ شکر وغیرہ کم و بیش معمول کے مطابق کھاتا رہتا ہوں۔ مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ توری ٹینڈے سبزی گوشت وغیرہ میری خاص دوا غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اب طبیعت درست ہے۔ شوگر پیشاب میں تھوڑی بہت آتی رہتی ہے اگر اسے روکنے کی کوشش کرتا ہوں تو طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ لہٰذا میں شوگر کے لئے دوا نہیں کھاتا۔

## قارئین

آپ کہانی یا آپ بیتی بنانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ شوگر زیل یا بہت کم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مریض کو زیادہ تر اعصابی تحریک میں رکھیں۔ مندرجہ بالا علامات کے دوران کبھی بھی غدی عضلاتی یا عضلاتی غدی غذا دوا نہ دیں۔ مریضوں کو بھی چاہیے کہ اعصابی اغذیہ ادویہ کھائیں۔ چونکہ ان سے کم و بیش رطوبت غریزی بنتی رہتی ہے لہٰذا مریض نہ کمزور ہوتا ہے نہ بلڈ پریشر نہ بلڈ شوگر کی شکایت ہوتی ہے اگر ذیابیطس کے دورے بھی پڑ رہے ہوں تو کھاری ادویہ اور اعصابی اغذیہ سے تمام تکالیف غائب ہو جاتی ہیں گلوکوز یا انسولین وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

## علاج کے دوران ذیابیطس کے عوارضات اور ان کا علاج

قارئین جب ذیابیطس کے مریض کو شکر یا کثرت بول کی شکایت شروع ہوتی ہے تو اس کے اندر اتنی تکالیف اور پیچیدگیاں نہیں ہوتیں جتنی علاج کے دوران ہوتی ہیں مثلاً شروع میں پیاس لگتی ہے اور پیشاب کثرت سے آنے لگتا ہے لیکن جب علاج شروع کیا جاتا ہے تو غلط علاج کے نتیجے میں اکثر درج ذیل علامات یا تکالیف ہو جاتی ہیں۔

۱۔ رسوب یا البیومن آنے لگتے ہیں ۲۔ کاربنکل یا پھوڑے یا چھالے نکل آتے ہیں۔

۳۔ کسی کا لو بلڈ پریشر ہو جاتا ہے کسی کا ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔
۴۔ کسی کو بلڈ شوگر ہو جاتی ہے ۵۔ کسی کو تپ دق ٹی۔ بی ہو جاتی ہے۔
۶۔ ضعف باہ ذیابیطس کا اولین تحفہ ہے۔ مریض ذیابیطس نامردی تک پہنچ جاتا ہے۔

## پیاس

ذیابیطس کی سب سے پہلی اور مرض کے اختتام تک رہنے والی علامات شدید پیاس لگنا ہے۔ اگر مریض کو صرف پیاس لگنی بند ہو جائے تو ۹۹ جز ذیابیطس کا علاج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پانی پیا جاتا ہے۔ وہ جسم سے گذر ہی نہیں جاتا بلکہ اپنے اندر شوگر جیسے اجزاء کو حل کر کے ساتھ لے جاتا ہے جس سے نہ صرف بار بار پیشاب کرنا پڑتا ہے بلکہ کمزوری علاج کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مریض اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف محسوس کرتا ہے ٹانگوں اور بازوؤں کے عضلات درد کرنے لگتے ہیں۔

### پیاس کا سبب

جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ شوگر کے مریض کے غدد ناقلہ تیز ہو کر معدہ امعاء میں صفراء حرارت کا اخراج ضرورت سے زیادہ کرنے لگتے ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ مریض کے معدہ امعاء میں آگ انڈیل دی جاتی ہے جسے ٹھنڈا کرنے کے لئے مریض بار بار پانی پیتا ہے۔

اطباء اس حالت کو حار ذیابیطس یا ذیابیطس صفراوی کہتے ہیں اس حالت کا علاج اعصابی اغذیہ ادویہ ہے۔ ان کے علاوہ غدد ناقلہ میں تسکین کرنے والی عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ جن میں سکنجبین، سوڈا واٹر ترش لسی وغیرہ شامل ہیں پلائیں۔

### پھوڑے اور کاربنکل

جب خون میں شوگر بڑھ جاتی ہے اور اس کا اخراج براہ گردہ یا مسامات نہیں ہوتا تو جسم کے غدد



جاذبہ سوزش ناک ہو جاتے ہیں جس مقام میں شوگر کا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔
ان کا علاج غدد ناقلہ کو تیز کرنا اور خون سے شوگر کا اخراج کرنا ہے لہذا مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں پھوڑے غائب ہو جائیں گے۔
یہ مرہم بھی لگا سکتے ہیں۔

**ھوالشافی** ریوند خطائی ۔ ہلدی ۔ ویزلین
۱ حصہ ۱ حصہ ۴ حصہ

سب کو ملا کر محفوظ کر لیں۔ پھوڑے پھنسیوں پر لگائیں۔
نوٹ: بعض دفعہ گہرے زخم ہو جاتے ہیں انہیں بند نہ کریں بلکہ زخموں کو بھرنے کی کوشش کریں۔

## رسوب البیومن

شوگر کے مریض کے غدد جاذبہ جب نشاستہ وغیرہ کو مالٹوز یا گلوکوز میں تبدیل نہیں کرتے تو البیومن آنے لگی ہے۔ جس کا سبب غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس کا علاج غدی اعصابی غذا دوا سے کریں۔ چند دنوں میں البیومن ختم ہو جائیں گے۔

## ذیابیطسی قوما

جب کسی دوا غذا یا تدبیر سے غدد جاذبہ ضرورت سے زیادہ تیز ہو جائیں تو اعصاب و دماغ میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے خون میں شوگر کی مقدار ضرورت سے کم ہو جاتی ہے لہذا شوگر کی کمی سے عضلات کام چھوڑ دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض ضعف قلب

سے بے ہوش ہو جاتا ہے اسی حالت کو ذیابیطس تو ما کہتے ہیں ۔

## علاج

چونکہ شوگر کی انتہائی کمی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اس کا فوری علاج ، چینی ، شہد یا گلوکوز پلانا ہے ۔ پیتے ہی ہوش آجاتا ہے ۔ اگر مریض کچھ پی نہ سکتا ہو تو گلوکوز انجکشن لگائیں ۔

## لو بلڈ پریشر

ذیابیطس کے مریض کو لو بلڈ پریشر اکثر شوگر کے علاج کے نتیجے میں پیدا ہوا کرتا ہے ۔ چونکہ اعصابی اغذیہ ادویہ شوگر کا علاج ہیں ۔ اس لئے جب کثرت سے اعصابی اغذیہ ادویہ مریض کھاتا ہے تو دوران خون دماغ و اعصاب میں چلا جاتا ہے دل میں خون کی کمی ہو جاتی ہے ۔ دل انتہائی سست چلتا ہے ۔ اسی حالت کو لو بلڈ پریشر کہتے ہیں ۔

## علاج

لو بلڈ پریشر کا علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ سے کریں فوراً ٹھیک ہو جائے گا ۔ یاد رکھیں لو بلڈ پریشر کے مریض کو ترش اور کھٹی اغذیہ ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔

## ہائی بلڈ پریشر

جب جگر و غدد کا فعل ضرورت سے تیز ہو جاتا ہے تو دوران خون جگر میں زیادہ



آجاتا ہے ۔ صفرا و حرارت بڑھ جاتی ہے ۔ جس کا دل تحلیل ہو جاتا ہے ۔ یہ حالت غدی اعصابی (غدد ناقلہ کی تیزی) تحریک کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے ۔ اس حالت کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ہے ۔ جونہی دوران خون دماغ میں بڑھتا ہے فوراً غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے ۔ جس سے بلڈ پریشر غائب ہو جاتا ہے ۔

## ضعف باہ

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قوت باہ کا تعلق منی کی صحیح مقدار اور اس کے مناسب قوام پر منحصر ہے بدقسمتی سے جب کسی مریض کو ذیابیطس ہوتا ہے تو اس کے غدد ناقلہ تیز ہو جاتے ہیں ۔ لہٰذا خصیے منی تو پہلے سے بھی زیادہ بناتے ہیں ۔ لیکن اس کا قوام گاڑھا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ منی خارج کرنے کی تحریک بھی بڑھ جاتی ہے مریض کثرت جماع کا عادی ہو جاتا ہے ۔ منی کا قوام پتلا ہونے کی وجہ سے جلد انزال ہو جاتا ہے ۔ امساک ختم ہو جاتا ہے ۔ مریض اپنے آپ کو نامرد سمجھنے لگتا ہے
اگر منی کی پیدائش کم ہو تو سد اجوائی کا نسخہ کھلائیں

## علاج

جو یہ ہے ۔

**ھوالشافی :** ثعلب مصری ، موصلی سفید ، مغز پنبہ دانہ ، چھلکا اسبغول ۔
ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک ۲ گرام ہے ۔ اگرام گرم دودھ سے صبح شام کھلائیں ۔
اگر منی کا قوام پتلا ہو تو عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلائیں ۔

# بلڈ پریشر اور شوگر

بعض مریضوں کو بلڈ پریشر بھی ہوتا ہے اور شوگر بھی ہوتی ہے۔ حقیقت میں تکلیف بلڈ پریشر کی ہوتی ہے بدنام شوگر ہوتی ہے۔ یاد رکھیں چونکہ بلڈ پریشر غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں۔

# یادداشت

یاد رکھیں ایسے مریض کو شوگر بند کرنا مریض پر ظلم ہے۔ البتہ ایسی میٹھی چیزیں جن میں حرارت اور خشکی کے اثرات غالب ہوتے ہیں۔ یا عضلاتی غدی میٹھی اشیاء بند کرا دیں تاکہ ان کی حرارت سے بلڈ پریشر نہ بڑھے مثلاً شہد، چھوارے، کھجور، منقی آم وغیرہ میٹھی چیزیں بند کر دیں۔

# حب بلڈ پریشر

**ھوالشافی** چھوٹی چندن۔ صندل سفید، دھنیا۔ گل سرخ ہم وزن۔
تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر نخود بنا لیں۔ دو دو گولی دن میں تین بار ہمراہ الائچی زیرہ کی جائے۔

**غذا** صبح مربہ گاجر یا مربہ آملہ۔ دوپہر توری، ٹینڈے، پیٹھا، مولی شلغم، گاجر، مونگرے۔ کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔



# بلڈ شوگر

بلڈ شوگر ایلوپیتھی کا وضع کردہ لفظ ہے جس کے معنی خون میں شکر بڑھ جانا ہے
طب اسلامی میں حلاوۃ الدم یعنی خون کا میٹھا ہو جانا۔

قارئین یہ حقیقت بار بار بتائی جا چکی ہے کہ غذا میں کھائی ہوئی مٹھاس یا نشاستہ سے بنی ہوئی شکر یا معدہ و امعاء میں غذا سے تیار شدہ گلوکوز خون میں جا کر کیمیائی تبدیلی کھا کر جزو بدن بن جاتی ہے۔

بد قسمتی سے غدد جاذبہ شوگر کو جزو بدن بننے کے قابل نہیں بناتے۔ دوسری طرف اس کا اخراج بھی نہیں ہونے دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شوگر ضرورت سے زیادہ خون میں جمع ہو جاتی ہے اور بوجھ بن جاتی ہے۔ پیشاب میں بالکل خارج نہیں ہوتی۔

**علاج** بلڈ شوگر کو خارج کرنے کے لئے غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنا ضروری ہے تاکہ براہ بول اور پسینہ خارج ہو جائے اس مقصد کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی اغذیہ ادویہ کھانی چاہئیں۔

اغذیہ میں مولی، مونگرے، شلغم، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر کھائیں۔

پھلوں میں تربوز، کھیرا، ککڑی، خربوزہ کھا سکتے ہیں۔ کیلے امرود بھی فائدہ مند ہیں۔

# شوگر کے علاج میں غذا کی اہمیت

استاد صابر ملتانیؒ کی کتاب تحقیقات علاج بالغذا میں آیورویدک اور طب یونانی

کی تحقیقات غذا و خون کے متعلق فرماتے ہیں

ایورویدک اور طب یونانی میں جسم انسان اور خون کا تجزیہ دوشوں اور اخلاط سے کیا جاتا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ یہ دوش اور اخلاط غذا سے تیار ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی اغذیہ سے مختلف قسم کے اخلاط بنتے ہیں۔ جب غذا میں خاص قسم کے اجزا کم و بیش ہو جاتے ہیں تو امراض پیدا ہو جاتے ہیں جب ان دوشوں اور اخلاط کو درست کر لیا جائے تو امراض رفع ہو جاتے ہیں جہاں تک ادویات اور زہروں کا تعلق ہے ان کا اثر صرف اعضائے جسم پر ہوتا ہے جس سے ان کے افعال میں کمی بیشی اور تحلیل ضرور ہوتی ہے اور خون میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر خون کا جز نہیں بنتے۔ اگر جسم میں طاقت ہو تو جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ گویا ادویات اور زہروں کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو افعال بھی اپنی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ گویا ان کا اثر اعضا اور جسم پر بالکل عارضی ہوتا ہے۔

اس کے برعکس جسم پر مستقل اثر صرف خون کے کیمیائی اجزا کا ہوتا ہے۔ جو خون میں پیدا ہوتے ہیں اور خون غذا سے پیدا ہوتا ہے یہی مکمل اور مستقل علاج ہے

حکیم انقلابؒ صاحب اپنی شہرۂ آفاق کتاب تحقیقات علاج بالغذا کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔ انسان اور ہر قسم کے حیوانات بلکہ وحشی درندوں کا خون بھی صرف غذا سے پیدا ہوتا ہے کسی دوا یا زہر سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اطباء کے متقدمین اور متاخرین سب کے سب اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کی کوئی سائنس اس سے انکار نہیں کر سکتی۔

دوسرے یہ حقیقت ہے کہ زندگی کا دارومدار صحیح اور مکمل خون پر ہے اس میں کسی دوا یا زہر کو دخل نہیں ہے۔ تیسرے یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ ہر جسم کی



نشو و ارتقا اور تقویت صرف خون پر قائم ہے
جب ان حقائق سے ثابت ہے کہ زندگی قوت اور نشو و ارتقا صرف خون پر قائم ہے اور خون غذا سے پیدا ہوتا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ انسانی صحت کا دارومدار غذا کی بجائے دوا پر رکھا جائے۔

## اس مقدمہ میں حکیم انقلابؒ فرماتے ہیں

فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس نے تحقیق کیا ہے کہ خون پندرہ ایلیمنٹ یا عناصر کا مرکب ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان ایلیمنٹ میں سے اگر کسی ایک میں کمی یا خرابی پیدا ہو جائے تو خون خراب ہو جاتا ہے جس سے مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی نظریہ پر ڈاکٹر وشسلر نے بائیو کیمک (کیمیاوی زندگی) کی بنیاد رکھی تھی۔ مگر ہومیوپیتھک کی پیروی میں یہ ایک مفید نظریہ جس کو علاج بالغذا کا چوتھائی حصہ کہنا چاہیے۔ بالکل ختم ہو گیا۔ اور دنیا اس کے تحقیقی فوائد سے محروم ہو گئی۔

جب تک جراثیم کا انکشاف نہیں ہوا تھا۔ فرنگی کے علاج کی بنیاد خون کے عناصر کی کمی بیشی پر تھی۔ جب سے جراثیم کو امراض کو سبب قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت سے یہ نظریہ برابر ختم ہو رہا ہے۔

اب تک جن امراض کے جراثیم معلوم ہو چکے ہیں ان کا علاج پرانی ڈگر خون کے کیمیائی اجزاء کی کمی بیشی اور خرابی پر کیا جا رہا ہے یا اعضائے جسم اور عام جسمانی کمزوری کو مدنظر رکھا جاتا ہے جو بالکل ان کے نظریہ کے خلاف ہے۔

جہاں تک جراثیم کا تعلق ہے نہ وہ خون کا جزو ہیں اور نہ ان کا زہر خون کا

جزو ہے۔ ان کا اثر اجزا و اعضا پر ہوتا ہے جس طرح دیگر بادی یا مادی ادویات اور زہروں کا اثر اعضا پر ہوتا ہے اس لئے اول جراثیم اور ان کے زہر کا اثر خون میں شامل نہیں ہوتا۔ اگر کچھ شامل ہوتا ہے تو طبیعت مدبرہ بدن فطری طور پر ان کو خارج کر دیتی ہے۔ قوت مدبرہ بدن طاقت ور ہو تو جراثیم اور ان کا زہر نہ جسم اور خون پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور نہ ہی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

ان حقائق سے ثابت ہوا کہ کل اور مقوی خون اور صحیح و تندرست اعضا کی صورت جراثیم اور ان کا زہر ہمیشہ بے اثر ہو جاتا ہے۔

## ذیابیطس کاذب یا غیر حقیقی ذیابیطس

قارئین اوپر ذیابیطس حقیقی کی تشریح و توضیح اور اس کا طریقہ یا اصول علاج تفصیل سے درج کر دیا ہے چونکہ ذیابیطس غیر حقیقی بھی ہوتی ہے اس لئے اس کی اقسام اسباب علامات اور علاج درج کر رہا ہوں۔

ذیابیطس غیر حقیقی کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ اعصابی و دماغی ذیابیطس ۔
۲۔ عضلاتی یا قلبی ذیابیطس ۔

## اعصابی یا دماغی ذیابیطس

**تعارف:** ذیابیطس کی اس قسم میں دماغ و اعصاب کا فعل تیز ہو جاتا ہے اس قسم میں بچے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

**اسباب** چونکہ بچپن میں رطوبت غریزیہ وافر مقدار میں ہوتی ہے یہی رطوبت بچہ کی نشوونما کرتی ہیں۔ انہی کی بدولت بچہ پھلتا پھولتا ہے اگر کسی بچہ میں اعصابی



نظام بہت تیز ہو جائے اور وہ میٹھی اور سرد چیزوں کا زیادہ استعمال کرے تو اسے کثرت بول کی شکایت ہو جاتی ہے لیسدار پیشاب سفید رنگ کا آتا ہے اور بار بار آتا ہے چونکہ حرارت نام کو نہیں ہوتی اس لئے پیشاب میں شکر یا البیومن نہیں آیا کرتی۔

چونکہ ان کی نشوونما ہو رہی ہوتی ہے اور ان کے غدد جاذبہ کمزور نہیں ہوتے لہٰذا انہیں حقیقی ذیابیطس نہیں ہو سکتا۔ اگر خدانخواستہ ان کے غدد جاذبہ کسی وجہ سے کمزور ہو جائیں اور ذیابیطس حقیقی ہو جائے یعنی اس کے خون اور پیشاب میں شکر کا اخراج ہونے لگے تو فوراً اس کی نشوونما رک جاتی ہے۔ بچہ دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انتقال کر جاتا ہے۔

**تحریک** ایسے بچے اعصابی عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتے ہیں۔

**علامات** اعصابی ذیابیطس اکثر چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ چار پانچ سال سے ۱۵، ۱۶ سال تک کے بچوں کو یہ ذیابیطس ہوا کرتا ہے۔ جیسے یہ ذیابیطس ہو جائے تو وہ بار بار پیشاب کرنے لگتا ہے۔ بار بار پانی پیتا ہے اکثر ایسے بچے سونے کی حالت میں بستر پر پیشاب کر دیا کرتے ہیں۔ بعض بچے پچیاں ۱۵، ۱۶ سال کے ہو کر بھی بستر پر پیشاب کر دیا کرتے ہیں۔ اگر انہیں جگا کر پیشاب کرا دیا جائے تو بھی اسی رات بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ ایسا بچہ رات کو جب پیشاب کرنے اٹھتا ہے تو تھوڑا بہت پانی پی لیا کرتا ہے۔ جس سے رات کو پھر پیشاب آجاتا ہے۔

**علاج** چونکہ اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جسم و خون میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا دیں۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں، انہیں ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین۔ مسہل۔ اکسیر۔ تریاق وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

**غذا** صبح فرائی انڈے۔ بھنے چنے یا مربہ ہریڑ یا مربہ آملہ دہی میں ملا کر کھلائیں۔ اگر چائے کی خواہش کرے تو لونگ دار چینی کا قہوہ پلائیں۔

**دوپہر**۔ کوئی گوشت کوئی اچار پکوڑے ٹماٹر ۳ عدد آلو بینگن۔ دہی بھلے آلو چھولے ایک تا بیج مچھلی وغیرہ کا سالن پکا کر کھلائیں۔

**شام**۔ دوپہر والا سالن کھلائیں۔

## ادویہ برائے اعصابی ذیابیطس

**ھوالشافی**: سیاہ تل ۵۰ گرام گڑ یا شکر ۲۵ گرام

اس تناسب سے ملا کر دو بار صبح شام کھلائیں کریں۔ چند دنوں میں کثرت بول رک جائے گا۔ بستر پر پیشاب نہیں کرے گا۔

**ھوالشافی**، ہلیلہ سیاہ۔ کشتہ فولاد تل سیاہ

۲ حصہ ایک حصہ تین حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں۔ دو دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ ترش لسی یا قہوہ لونگ دار چینی کھلائیں۔

**ھوالشافی** پھٹکڑی سرخ۔ کاتھی سپاری۔ اقاقیا گل انار ہم وزن سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام ننھا بچہ ہو تو اس سے کم کر کے دیں۔ ترش لسی یا قہوہ سے پلائیں۔ تاکہ پیاس کم لگے۔

اگر گول گپے جو ترش چٹ پٹے پانی سے بھر کر بلائے جاتے ہیں نہایت



کرائیں تو بے حد مفید رہتے ہیں۔ ان سے بچے کو بھوک خوب لگتی ہے اور خوب ہضم ہوتی ہے۔

## عضلاتی ذیابیطس

**تعارف**۔ ذیابیطس کی اس قسم میں قلب و عضلات کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ غدد جاذبہ میں تسکین ہو جاتی ہے رطوبات کے جذب کے عمل کم ہونے کی وجہ عام حالت سے قدرے پیشاب زیادہ ہوتا ہے۔ ذیابیطس کی یہ قسم تقریباً ناپید ہے۔ اس میں میٹھی اور ترش اشیاء اغذیہ کھانے والے نوجوان مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ بعض بواسیر اور تپ دق کے مریض بھی دیکھنے میں آئے ہیں ان کے پیشاب میں اکثر شوگر بھی آیا کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کا پیشاب قدرے سرخی مائل آیا کرتا ہے۔

**علامات** عضلاتی تحریک کے مریض کے جسم و خون میں چونکہ رطوبات ہی بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض دبلے پتلے ہوتے ہیں۔ خشکی کی شدت سے شدید قبض رہنے لگتی ہے۔ بواسیر بادی ہو جاتی ہے منہ خشک رہتا ہے اس لئے پانی پیتا ہے۔ غدد جاذبہ کے سکون کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں۔

چونکہ خون میں ترشی تیزابیت ہوتی ہے اس لئے پھیپھڑوں میں خشکی اور تیزابیت کی شدت سے زخم ہو کر خون آنے لگتا ہے۔ گاڑھی غلیظ بلغم خارج ہوتی ہے

**علاج** ایسے مریض چونکہ اکثر جوان ہوتے ہیں اس لئے انہیں کچھ عرصے کے لئے زوردار کام کرنے سے روک دینا چاہیے۔ کثرت مباشرت

کثرت جماع سے روکنا ضروری ہے بشراب خانہ خراب کے نزدیک نہ جانے دیں۔
مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں ایسی اغذیہ اودیہ کھلائیں جو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی مزاج کی حامل ہوں۔ یعنی محرک و مقوی غدد جاذبہ ہوں۔ تاکہ جو میٹھا غذا میں کھایا جائے یا غذا کے ہضم ہونے سے گلوکوز بنے وہ جزو بدن بننا شروع ہو جائے۔

ادویہ میں ایسی دوائیں مفید پائی گئی ہیں جو لطیف اور برقی اثر کی حامل ہوتی ہیں مثلاً

**ھوالشافی**، سفوف سنبل الطیب (ویلیرین پوڈر) نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ لونگ دارچینی قہوہ۔ چند دن بعد مقدار زیادہ کر دیں تاکہ جلد فائدہ ہو جائے۔ ڈاکٹری میں سنبل الطیب کا رب یا ایکسٹریکٹ بنایا جاتا ہے جسے ویلیرین ایکسٹریکٹ کہتے ہیں۔ ۲ سے ۶ گرین دن میں تین بار کھلائیں۔

شربت فولاد یا کاڈلیور آئل کا استعمال کرائیں۔

**ھوالشافی**؛ شنگرف نمک طعام
۱ حصہ ۳ حصہ

دونوں کو تین گھنٹہ کھرل کر کے محفوظ کر لیں ۲، ۲ گرین دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔

**ھوالشافی**؛ خولنجاں لونگ شنگرف
۴ حصہ ۲ حصہ ایک حصہ

پہلے شنگرف ۲ گھنٹے کھرل کریں پھر باقی ادویہ باریک پیس کر شامل کر لیں۔ ایک کیپسول صبح ایک شام ہمراہ لونگ دارچینی۔



# حب مقوی خاص

**ھوالشافی**؛ مرچ سرخ - رائی - کشتہ کچلہ
۱۲ حصہ ۱۲ حصہ ۴ حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام

**افعال واثرات** عضلاتی غدی ہیں۔

غدد جاذبہ کے سکون کو منٹوں سیکنڈوں میں رفع کر کے رطوبات کے اخراج کو روکتی ہے حرارت عزیزی پیدا کر کے کثرت بول اور اسہال کو روکتی ہے۔ عضلاتی شوگر کا موثر علاج ہے۔ ریحی دردوں کی تریاق ہے۔

---

# گردہ و مثانہ کی تکالیف

گردہ و مثانہ کے امراض اور ان کا علاج جاننے سے پہلے ان کی حقیقت ماہیت اور طبعی افعال جاننا ضروری ہے۔

## گردہ کی ساخت اور افعال

گردے کو عربی میں کلیہ اور دونوں گردوں کو کلیتین کہتے ہیں۔ گردے تعداد میں دو ہوتے ہیں ایک دائیں ایک بائیں طرف واقع ہے۔ ہر گردہ گیارہویں پسلی کے نیچے پیٹ کے پچھلی طرف کمر کے مقام میں واقع ہے گردے چربی کے ایک ایک ڈھیر میں اور خانہ دار بافت سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

جگر کی وجہ سے دایاں گردہ بائیں کی نسبت کسی قدر نیچے ہوتا ہے بایاں گردہ دائیں کی نسبت کسی قدر لمبا اور چوڑائی میں کم ہوتا ہے۔

نوجوان کا ہر گردہ گیارہ سنٹی میٹر لمبا اور تین سنٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے۔

مردوں میں اس کا وزن ۱۲۵ سے ۱۷۰ گرام ہوتا ہے اور عورتوں میں ۱۱۵ سے ۱۵۵ گرام ہوتا ہے۔

ہر گردہ کی اگلی سطح محدب اور پچھلی سطح چپٹی ہوتی ہے اس کا بیرونی کنارہ محدب اور اندرونی کنارہ مقعر ہوتا ہے جس میں ایک کھندا ہوتا ہے۔ جس کو ناف کی مناسبت سے ناف گردہ (سرۃ الکلیہ) کہتے ہیں۔



اس کے راستے رینل وین یعنی گردے کی ورید اور رینل آرٹری (گردے کی شریان) باہر اور اندر آتے جاتے ہیں نیز اعصاب بھی اسی راستے داخل ہوتے ہیں۔

ان کے علاوہ پیشاب کی نالی (حالب) (یوریٹر) اس سے باہر نکلتی ہے۔

گردے کا اوپر کا سر گول اور موٹا ہوتا ہے اس کے اوپر ایک غدود (ایڈرینل گلینڈ) ہوتا ہے جسے طبی زبان میں فوق الکلیہ کہتے ہیں اور عرف عام کلاہ گردہ یا گردہ کی ٹوپی کہتے ہیں۔
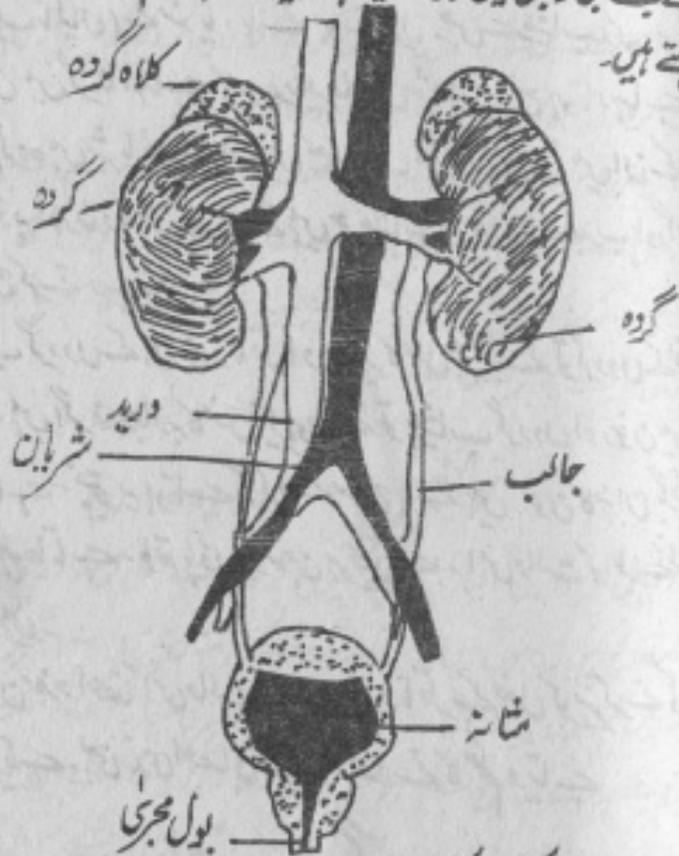
## گردہ کی اندرونی ساخت

ہر گردہ میں کچھ خالی جگہ ہوتی ہے جسے عربی میں جوف گردہ یا جوف کلیہ کہتے ہیں۔

یاد رکھیں گردے بناوٹ کے لحاظ سے مسلسل لمبی نالیوں کے ملنے سے بنے ہیں۔

اگر گردے کو حوض کلیہ کی جگہ سے چیر کر دیکھا جائے تو وہاں ایک درجن سے زیادہ چھوٹے چھوٹے سوراخ نظر آتے ہیں جو حقیقت میں رینل ٹیوبز (گردوں کی باریک نالیاں) کے منہ یا دہانے ہوتے ہیں۔ جس سے پیشاب رس رس کر اس حوض میں گرتا رہتا ہے پھر بذریعہ حالبین مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

ہر گردہ میں شریانیں اور وریدیں بھی داخل اور خارج ہوتی ہیں ان کے سرہانے پر غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ لگے ہوتے ہیں جو پیشاب کو خون سے جذب اور گردوں سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

جب گردوں کے ان غدد ناقلہ اور جاذبہ کا فعل بگڑ جائے تو گردوں کے افعال بگڑ جاتے ہیں اگر غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جائے تو پیشاب گردوں اور خون میں جمع ہونے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گردے سوج جاتے ہیں۔ خون کا مزاج بگڑ کر صفراوی ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پر سوجن ہو جاتی ہے۔ اس حالت کو اطباء کے نزدیک استسقاء لحمی کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اس حالت کا علاج غدد ناقلہ کے فعل کو تیز کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یعنی غدی اعصابی غذا دوا کھلانے کا حکم دیتا ہے

## افعال گردہ

گردوں کا سب سے اہم کام پیشاب پیدا کرنا۔ اور خون کی صفائی کرنا ہے یعنی گردے فضلات جسم کو خارج کرتے رہتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے گردوں کے فعل



میں ذرا سی کمی بیشی ہو جائے تو فضلات جسم رک جاتے ہیں۔ جس سے خارش چنبل، داد، پھوڑے پھنسیاں۔ کیل مہاسے صفرا کی کثرت، یرقان، کالاموتیا، تھوڑے اور سوجن وغیرہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

چوبیس گھنٹوں میں دو تین پائینٹ یا تقریباً پچاس اونس یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو پیشاب خارج ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں شریان گردہ اور ورید گردہ حجم میں بڑی ہوتی ہے۔ اس لئے گردوں میں خون زیادہ مقدار میں دورہ کرتا ہے۔

اسی طرح سارے جسم کا خون گردوں کے ذریعہ صاف ہوتا ہے۔ پیشاب شریانوں اور وریدوں سے جذب ہو کر نالیوں کے ذریعے پہلے حوض گردہ میں اکٹھا ہوتا ہے پھر حالبین کے ذریعے مثانہ میں اترتا ہے جب مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے تو پیشاب کی حاجت ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔

## حالبین (URETERS)

انہیں گردوں کی نالیاں بھی کہتے ہیں جو گردوں سے نکل کر مثانہ میں داخل ہوتی ہیں۔ یہ تعداد میں دو ہوتی ہیں جو ہر ایک گردہ کے (رینل پلوس) سے شروع ہو کر مثانہ میں ختم ہوتی ہیں ان کی راہ گردوں سے (یوریزی بلیڈر) تک آہستہ آہستہ پہنچتا ہے ہر ایک نالی بطخ کے پر برابر موٹی ہوتی ہے ان کی بناوٹ میں تین پرت ہوتے ہیں۔ ان کا بیرونی پرت ریشہ دار درمیانی پرت عضلی ریشوں کا اور اندرونی پرت میوکس ممبرین کا ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ ان میں خونی رگیں اور اعصاب بھی ہوتے ہیں۔

# کلاہ گردہ

| اردو نام | عربی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| کلاہ گردہ | تاج الکلیہ | PER RENAL CAPSULE |
| گردہ کی ٹوپی | عنق الکلیہ | ایڈرنیل ADRENAL |

**تعارف** یہ دونوں گردوں پر دو چھوٹی چھوٹی زردی مائل گلٹیاں ہوتی ہیں ہر گلٹی کا طول ایک انچ سے دو انچ موٹائی چوتھائی انچ اور وزن چار سے آٹھ ماشہ ہے اس گلٹی کے دو حصے ہوتے ہیں ایک درمیانی حصہ جو گردوں سے چسپاں رہتا ہے اور دوسرا بالائی حصہ جسے کارٹیکل پورشن کہتے ہیں کلاہ گردہ کے نچلے حصہ کو حرام مغز یا میڈلا کہتے ہیں۔

کلاہ گردہ

گردہ

## افعال کلاہ گردہ

تندرست انسان میں بحالی صحت و بقا حیات کے لئے یہ چھوٹی چھوٹی گلٹیاں نہایت اہم کام کرتی ہیں۔

مثلاً اگر کسی جانور کے دونوں گردوں سے یہ گلٹیاں نکال لی جائیں تو وہ تین دن کے بعد شدید نقاہت اور کمزوری کے باعث مر جاتا ہے مرنے سے قبل ایک طرف اس کے اعصاب بہت سست اور احساسات



سے عاری ہو جاتے ہیں دوسری طرف اس کے عضلات میں شدید سستی اور کمزوری ہوتی ہے جس وجہ سے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

شریانیں عضلاتی مزاج رکھنے کی وجہ سے نرم اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں جس انسان میں یہ غدد یا گلٹیاں ماؤف ہو جاتی ہیں تو خون کی ترکیب میں فرق آجاتا ہے ضعف اعصاب اور ضعف قلب نمایاں ہوتا ہے۔ جلد کی رنگت زردی مائل یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔

## اس کے برعکس

اگر اس گلٹی کا جوہر ایڈرینالین خون کے اندر بذریعہ پچکاری داخل کیا جائے تو ارادی عضلات میں قوت بڑھ جاتی ہے۔ رگیں تن جاتی ہیں دل مضبوط ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گلٹیاں خون میں ایسی کیمیاوی رطوبت بنا کر داخل کرتی ہیں جن سے قلب اور ارادی عضلات پہلے سے تیز ہو جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گلٹیاں خون میں طاقت پیدا کرتی ہیں جس سے اعصاب بھی جاگ اٹھتے ہیں اور اپنے احساسات پوری طرح قلب و عضلات تک پہنچانے لگتے ہیں۔

اگر بلوغت سے پہلے اس گلٹی میں تیزی پیدا کر دی جائے اور اس کا جوہر زیادہ بن بن کر خون میں ملتا رہے تو غیر طبعی طور پر بلوغت ظاہر ہونے لگتے ہیں یعنی لڑکا قبل از وقت بالغ ہو جاتا ہے یعنی اس کا جسم اور جنسی اعضا بہت جلد نشوونما پا کر مکمل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دو تین سال کی لڑکی قدو قامت چودہ سالہ لڑکی معلوم ہوتی ہے اس کو حیض آنے لگتا ہے۔ چھاتیاں ابھر آتی ہیں۔ تمام علامات بلوغت نمایاں ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح چھ سات برس کا لڑکا چند ہفتوں یا چند مہینوں میں بالغ ہو کر ایک چھوٹا سا مضبوط آدمی بن جاتا ہے اس کی مونچھیں نکل آتی ہیں ... ہونے لگتا ہے۔

خصیے منی بنانے لگتے ہیں یعنی اس میں تمام آثار بلوغت نمایاں ہوجاتے ہیں۔
لہذا اگر اس غدہ کے جوہر کو جوہر جوانی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا

## ایک اور راز

اگر تیس سالہ عورت کے کلاہ گردہ میں تیزی پیدا ہوجائے تو اس کے جسم پر بال زیادہ پیدا ہوجاتے ہیں اور اس کے داڑھی اور مونچھیں نکل آتی ہیں اس کی آواز مردوں کی طرح بھاری ہوجاتی ہے اس میں مردانہ خصائل پیدا ہوجاتے ہیں اور نسوانیت ختم ہونا شروع ہوجاتی ہے

ایسی عورتیں داڑھی مونچھیں منڈواتی ہیں انہیں حسن اور زیبائش کی پرواہ نہیں ہوتی ایسی عورت میں نسوانی جذبات ختم ہوجاتے ہیں ڈاکٹری میں ایسی عورت کو ویری لسٹ یعنی مرد صورت عورت کہتے ہیں۔

## کلاہ گردہ ایک اور صفت

اگر جنین یعنی حمل کے دوران بچہ کے کلاہ گردہ میں رسولی پیدا ہوجائے یا بڑھ جائے تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ خنثہ یعنی خسرہ یا ہیجڑہ پیدا ہوتا ہے اگر مونث ہو تو مولود میں بجائے علامات لڑکی (تانیث) کے علامات مردانہ (تذکیر) نمایاں طور پر پیدا ہوتی ہیں۔

## جوہر کلاہ گردہ

اس جوہر کو جاپان کے ایک ڈاکٹر تاکامین نے ۱۹۰۰ء میں کلاہ گردہ سے دریافت کیا تھا۔ ۱۹۰۱ء میں امریکہ کی مشہور کمپنی پارک ڈیوس نے اس جوہر کو دنیا میں دوا کے طور



پر پیش کیا۔ یہ ادویہ جدیدہ میں موثر ترین دوا ہے جو بہت سے امراض میں مفید ثابت ہوئی ہے۔

جوہر اتنا محرک و مقوی قلب ہے کہ مرتے وقت ڈاکٹر لوگ براہ راست قلب میں اس جوہر کا ٹیکہ لگاتے ہیں۔ ٹیکہ لگاتے ہی بعض مریض اٹھ بیٹھتے ہیں اور باتیں کرنے لگتے ہیں۔

## پیڑو

| اردو نام | عربی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| پیڑو | جوف عانہ | پلوس |

**تعارف** یہ ایک پیالہ نما گڑھا ہے جس میں مثانہ، سیدھی آنت اعضائے تناسل مردانہ وزنانہ محفوظ ہوتے ہیں اس میں کولہے اور دمچی کی ہڈیاں بلند ہوکر پیڑو کا جوف بناتی ہیں اس کے اوپر کی طرف جوف شکم ہوتا ہے۔ اور نیچے کی طرف مبرز (مقعد) کے عضلات لگے ہوتے ہیں۔

## مثانہ

| اردو نام | عربی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| مثانہ | مثانہ | بلیڈر (BLADER) |

**تعارف** پیڑو کے اندر پیشاب کی ایک تھیلی ہے جس میں گردوں سے

پیشاب بن کر براستہ حالبین مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ مثانہ غشائی اور عضلی ریشوں سے مرکب ہے مردوں میں اس کے سامنے سیدھی آنت ہوتی ہے لیکن عورتوں میں رحم اور اندام نہانی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو ذرا زور سے چھینک آئے یا زور سے کھانسی آئے تو پیشاب کے قطرے نکل کر کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اس راستہ کو جس سے پیشاب باہر نکلتا ہے جسے مجری بول کہتے ہیں، عورتوں میں پیشاب کا راستہ یا پیشاب کی نالی ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور بالکل سیدھی ہوتی ہے۔

مردوں میں مثانہ سے عضو تناسل تک پیشاب کی نالی ۹ انچ لمبی ہوتی ہے اور اس میں دو جھکاؤ یا گھماؤ ہوتے ہیں ان میں ایک جھکاؤ یا گھماؤ کے راستہ پیشاب خارج ہوتا ہے اور دوسرے جھکاؤ یا گھماؤ سے منی خارج ہوتی ہے، یہی جھکاؤ یا گھماؤ پیشاب اور منی کو اکٹھا خارج نہیں ہونے دیتے جب پیشاب خارج ہونا ہوتا ہے تو ایک جھکاؤ سیدھا ہو جاتا ہے اور دوسرا مزید جھک کر بند ہو جاتا ہے اسی طرح جب منی خارج ہونے کی تحریک ہوتی ہے تو پیشاب والا جھکاؤ مزید جھک جاتا ہے جس سے پیشاب مثانہ سے خارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ادعیہ منی سے منی ٹپک کر خارج ہو جاتی ہے۔

مثانہ میں تین سوراخ ہوتے ہیں دو اوپر گردوں کی نالیوں (حالبین) کے سوراخ تیسرا سوراخ مجری بول یعنی پیشاب کی نالی کا ہوتا ہے جس میں سے پیشاب مثانہ سے خارج ہوتا ہے۔

مثانہ کی گردن پر ایک گول غدود لگا ہوتا ہے جو عموماً سکڑا رہتا ہے اور پیشاب کو مثانہ سے ہر وقت خارج نہیں ہونے دیتا۔ لیکن جب مثانہ پیشاب



سے پُر ہو جاتا ہے اور پیشاب کرنے کی ضرورت یا خواہش پیدا ہوتی ہے تو یہ غدود اوپر اٹھ کر یا ڈھیلا ہو کر پیشاب کی نالی پر اپنا دباؤ ہٹا لیتا ہے جس سے پیشاب بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔ پیشاب خارج ہونے کے بعد پھر یہ غدود اپنی جگہ پر آ کر پیشاب کی نالی کو دبا لیتا ہے۔

## یاد رکھیں

جب بھی پیشاب خارج ہوتا ہے تو مثانہ ذاتی طور پر سکڑتا ہے اور یہ سکڑ چاروں طرف سے ہوتا ہے اور یہ سکڑ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام پیشاب مثانہ سے خارج نہیں ہو جاتا۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ گردوں میں ہر لحظہ پیشاب بنتا رہتا ہے۔ اور بذریعہ حالبین مثانہ میں آتا رہتا ہے۔

گردوں سے جو حالبین یا نالیاں مثانہ میں آتی ہیں ان سے پیشاب بآسانی اور بغیر رکاوٹ کے مثانہ میں آتا رہتا ہے، لیکن مثانہ سے پیشاب ان نالیوں میں واپس نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ایک تو طبقات مثانہ میں ان کی رفتار ترچھی ہوتی ہے دوسرے نالیوں (حالبین) کے اختتامی سروں پر استری جھلی کی بلند یاں شکل کواڑوں کے لگی ہوتی ہیں جو پیشاب کے واپس جانے کو روکتی ہیں۔

## مجریٰ بول یا نائیزہ

| انگریزی نام | | عربی نام | اردو نام |
|---|---|---|---|
| (URITHERA) | یوریتھرا | مجریٰ بول | پیشاب کی نالی |

**تعارف** پیشاب کی نالی کو فارسی زبان میں نائیزہ کہتے ہیں یہ ایک غدی وغشائی نالی ہے، جو مثانہ سے شروع ہو کر قضیب کے داخلیل) یعنی سوراخ بول میں ختم ہوتی ہے۔ مردوں میں اس کی لمبائی ۹" اور عورتوں میں ڈیڑھ انچ ہوتی ہے۔

مردوں کی پیشاب کی نالی کے تین حصے ہوتے ہیں ۱۔ غدہ ودی والا حصہ ۲۔ غشائی حصہ ۳۔ سفنجی حصہ

**غدہ ودی والا حصہ** اسے پراسٹیٹ گلینڈ والا حصہ یا پراسٹیٹک پورشن بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ تقریباً سوا انچ لمبا ہوتا ہے۔ یہ حصہ دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ فراخ ہوتا ہے۔ لیکن دونوں سروں پر قدرے تنگ ہوتا ہے۔ اس کے تحت میں ایک لمبا ابھار نظر آتا ہے جو منی کو مثانہ میں جانے سے روکتی ہے اس کے دونوں طرف اور سامنے ایک خفیف نشیب پایا جاتا ہے چنانچہ جانبی نشیبوں کو جن میں غدہ مذی کی نالیاں کھلتی ہیں عربی میں جیب المذی اور انگریزی میں پراسٹیٹک سائنس کہتے ہیں۔

اور سامنے والے نشیب کو جس میں دونوں مجری منی کھلتے ہیں۔ انہیں عربی میں جیب المنی اور انگریزی میں سائنس پاکولیرس کہتے ہیں۔

## ورم گردہ

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| ورم گردہ | ورم الکلیہ | برائٹس ڈیزیز |



**تعارف** اس مرض میں گردہ سوج جاتا ہے۔ شکل میں لمبوترا سا ہو جاتا ہے اور اس کی رنگت سرخی کی بجائے سفید مائل میلی سی ہو جاتی ہے۔ باوجود شدید ورم کے گردوں میں درد نہیں ہوتا۔

## حقیقت ورم کلیہ

گردے جگر کے کارندے اور ملازم ہیں۔ یعنی غدد ہونے کے ناطے یہ جگر کے ماتحت ہیں۔ جگر ہی سے اپنی غذا اور قوت حاصل کرتے ہیں۔ گردوں کا پیشاب پیدا کرنا یا نہ کرنا جگر کے تیز یا سست ہونے کی علامات ہیں۔

## ورم کلیہ کی اقسام

۱۔ ورم گردہ خلطی یا صفراوی ۲۔ ورم گردہ سوزشی و خونی۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ورم گردہ یا کلیہ کی دو اقسام ہیں جو کہ اوپر درج ہیں۔ جن کے فرق نہ سمجھنے سے گردوں کے علاج میں بہت مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یعنی اکثر علاج ناکام ہو جاتا ہے۔

## ورم گردہ صفراوی

یاد رکھیں اسے ورم گردہ خلطی بھی کہتے ہیں جو قانون مفرد اعضاء میں جگر و گردوں کے کیمیاوی فعل کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ جب جگر کے غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جائے تو صفرا کی پیدائش تو کثرت سے ہونے لگتی ہے لیکن اس

کا اخراج براہ گردہ نہیں ہوتا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ صفرا بن بن کر جسم و خون میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ صفرا کو نہ جسم اپنی غذا بنا سکتا ہے نہ خون میں مزید سما سکتا ہے۔ ایسے موقعوں پر جسم کی خلاؤں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتے ہیں یہ سب کچھ ہیں جسم کے بیرونی حصہ میں تبدیلیوں کی صورت میں نظر آتا ہے۔

## یاد رکھیں

بالکل اسی طرح جسم کی اندرونی خلاؤں میں بھی سوجن آجایا کرتی ہے۔ بلکہ جسم کے ہر پرزہ کے غدد جاذبہ پھول جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب گردوں میں ورم و سوجن آجاتی ہے تو اکثر دل تلی، جگر، پھیپھڑے بھی پھیل جاتے ہیں یعنی حجم میں بڑھ جاتے ہیں۔ انہیں عرف عام عظم قلب، عظم جگر و طحال وغیرہ کہتے ہیں۔

## ایک راز کا افشا

قارئین یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ گردے، جگر، طحال اور دل وغیرہ میں جب ایسا ورم ہو جائے تو درد بالکل نہیں ہوا کرتا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ صرف اور صرف یہی ہوتی ہے یہ خلطی و صفراوی ورم ہوتا ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک کا یہ ورم ہوتا ہے اور اس تحریک میں قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق اعصاب و دماغ شل ہو جاتے ہیں یعنی ان میں شدید سکون ہو جاتا ہے جس سے دماغ اعصاب کی طرف سے احکامات آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی جسم میں احساسات کی شدید کمی ہو جاتی ہے اس کمی کی وجہ سے ان اعضا میں درد وغیرہ نہیں ہوتا۔



# ورم گردہ سوزشی خونی

گردوں کے اس ورم میں گردوں کے حقیقی اعضا (عقدہ ناقلہ) میں شدید تیزی ہوتی ہے۔ دوران خون جگر و گردوں میں تیزی سے جمع ہو رہا ہوتا ہے جس سے گردوں میں پہلے سوزش اور پھر ورم ہو جاتا ہے۔

گردوں میں پہلے ورم میں بھی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ یعنی ورم بھی کم ہو سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ چونکہ گردوں کے اس ورم میں خون کا اجتماع ہوتا ہے صفرا ہونے کی وجہ سے بڑی تیزی سے خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گردوں کے خونی ورم کی وجہ سے پیشاب قطرہ قطرہ اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔

اس ورم میں گردوں کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے ذرا سی حرکت کرنے یا گردوں پر دباؤ پڑنے سے شدید درد ہوتا ہے۔

## اسباب ورم گردہ صفراوی

شدید گرم بستر یا زمین پر لیٹنا۔ گرم سرد ہو جانا۔ پسینہ کا یکایک بند ہو جانا گرمی کے بخار، مثلاً زرد بخار (غدی عضلاتی بخار) سرخ بخار (عضلاتی غدی بخار) محرقہ بخار، چیچک، سل و دق۔

ایسی زہریلی اور تیز اثر ادویات کا کثرت استعمال جن سے جگر گردوں کے فعل میں تیزی آجائے۔ اور صفرا کثرت سے بن کر جمع ہونے لگے۔

مثلاً تاریخ - تیلنی کھی - حمل کا ساتواں آٹھواں مہینہ جس میں بچہ کا دباؤ گردوں پر پڑنے لگتا ہے - دوسرے ان دو مہینوں میں عورت کی تحریک بھی غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے جس سے اس کے گردے صفرا کا اخراج روک دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاملہ کے گردوں میں اماس ہو جاتا ہے - ہاتھ پاؤں سوج جاتے ہیں -

**یاد رکھیں** یہ مرض عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مردوں کا مزاج پہلے ہی عضلاتی شدید ہوتا ہے اور کثرت سے مرغن غذائیں کھاتے ہیں۔

## علامات ورم گردہ صفراوی

چونکہ اس مرض میں جگر و گردوں کے غدد جاذبہ شدید تیز ہوتے ہیں صفرا کی پیدائش تو ہوتی ہے لیکن اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتا ہے -

بعض دفعہ گردوں میں صفرا کا اخراج اس طرح بند ہو جاتا ہے جس طرح کھال یا نہر میں کوئی بڑی رکاوٹ آجائے تو پانی کھال کی دیواروں کے اوپر سے نکل جاتا ہے اور ارد گرد کے علاقوں میں پھیل جاتا ہے - بالکل اسی طرح اچانک صفرا کا اخراج بند ہو جاتا ہے اور مریض بیٹھے بٹھائے چند ہی گھنٹوں میں سوج کر کپا ہو جاتا ہے - آنکھیں سوجن کی وجہ سے کھولنی مشکل ہو جاتی ہیں -

اگر بخاروں کے دوران ہو تو آہستہ آہستہ ہاتھ پاؤں پر سوجن آتی ہے جو گردوں کے ورم کی علامت ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گردوں کے راستے براہ



پیشاب صفرا کا اخراج نہیں ہوتا -

بخاروں کے دوران سردی لگتی ہے پیاس کا غلبہ ہوتا ہے طبیعت بے چین ہوتی ہے کمر میں گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے -

بعض دفعہ دونوں گردے متورم ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں زیادہ اماس پیٹ پر ہوتا ہے جو استسقاء زقی میں تبدیل ہو جاتا ہے -

## انجام مرض

ہر مرض کا انجام اس کی شدت خفت پر منحصر ہوتا ہے چونکہ اس تکلیف میں دونوں گردوں کے مسامات اچانک بند ہو جایا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں یک دم منٹوں اور گھنٹوں کے اندر جسم سوج جایا کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ صفرا کا اخراج ۹۰ بر بند ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ مسامات جسم بھی کام چھوڑ دیتے ہیں یعنی پسینہ بھی نہیں آتا -

اگر اتنی شدید تکلیف میں مناسب علاج شروع ہو جائے تو جتنی جلد مرض آیا تھا اتنی جلد چلا جاتا ہے۔ لیکن مناسب اور صحیح علاج نہ ملنے کی صورت میں مر جاتا ہے -

ہاں اگر استسقا ہو جائے تو شاذو نادر ہی مریض مرتا ہے۔ کیونکہ مرض چھپی نہیں رہتی بلکہ ظاہر اور ننگی ہو جاتی ہے اگرچہ چہرے ہاتھ پاؤں اور بدن کی سوج میں بھی استسقا والی رطوبات ہوتی ہے جسے اطبا استسقا لحمی کہتے ہیں - لیکن اسے یکدم خارج کرنے کا کوئی طریقہ آج تک وضع نہیں ہو سکا - اس کے برعکس پیٹ میں جو پانی جمع چکا ہوتا ہے اسے ٹروکار

ذریعہ یا سرنج کے ذریعہ فوراً خارج کر دیا جاتا ہے جس سے مریض سکون
محسوس کرتا ہے۔ اس وقفہ کے دوران مریض کے گردوں اور جسم کے مسام
کھولنے کا بندوبست کر لیا جاتا ہے۔ لہذا مریض یقینی طور پر بچ جاتا ہے
جوانوں کی نسبت بچے اس مرض سے زیادہ مرتے ہیں۔

# علاج

## ورم گردہ صفراوی کے علاج میں ایک اہم غلطی کا ازالہ

ورم گردہ کا علاج بتلانے سے قبل اطباً کی ایک غلط فہمی کا ازالہ کرانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ علاج میں کوتاہی نہ ہو۔

بعض اطباً کا اصول علاج یہ ہے کہ گردوں کو آرام کرنے دیں اور اخراج مادہ کے لئے معرقات (پسینہ لانے والی) مسہلات (دست لانے والی) دواؤں کا استعمال کریں۔ اگر گردوں کو صاف کرنے کے لئے ہلکے مدرات (پیشاب لانے والی) دوائیں استعمال کریں۔

قارئین سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ گردوں کے غدد ناقلہ تو پہلے ہی آرام و سکون میں ہیں۔ بلکہ اپنا کام تقریباً چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں مریض کا جسم سوج کر کپا ہو چکا ہوتا ہے، علاج کرتے وقت اگر مزید وقت ضائع کیا گیا تو مریض چل بسے گا۔

ان حکماً کو یہ بھی غلط فہمی ہے کہ پسینہ لانے والی اور پاخانے لانے والے ادویہ کا اثر گردوں پر نہیں ہوتا ہوگا بلکہ ان کا اثر جلد اور انتڑیوں پر ہوتا ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں جسم کے اندر کوئی دوا غذا داخل کریں۔ اس کا اثر جسم کے ذرے



ذرے پر ہوتا ہے گردوں کا متاثر ہونا لازمی ہے۔
یاد رکھیں جلد کے مسامات حقیقت میں غدد ناقلہ ہیں۔ جب جلد کے غدد ناقلہ کام کرنے لگیں گے۔ تو پسینہ آئے گا۔ چونکہ گردے بھی غدد ناقلہ ہیں اس لئے پسینہ لانے والی ادویہ سے گردوں کا فعل بھی تیز ہوگا انہیں آرام کیسے ملے گا۔ حقیقت یہ ہے اب گردوں کو آرام کرانے کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ ان سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کا وقت ہے تاکہ مریض فوراً موت کے منہ سے نکل آئے۔

## لہذا

قانون مفرد اعضاً ہدایت کرتا ہے کہ ایک منٹ بھی ضائع کئے بغیر فوراً غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنے کے لئے غذا دوا دیں۔ کیونکہ غدد جاذبہ نے صفراوی رطوبات کا اخراج روک رکھا ہے۔ جونہی غدد ناقلہ کا فعل تیز ہوگا فوراً نہ صرف گردے پیشاب کا اخراج شروع کر دیں۔ بلکہ مسامات جلد، انتڑیاں اور آنکھ ناک وغیرہ سے بھی رطوبات کا اخراج شروع ہو جائے گا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یعنی لمحہ بلحہ مریض کا جسم دبلا پتلا ہونے لگے گا۔ تمام اماس اور سوج غائب ہو جائے گی اگر استسقائی صورت بن چکی ہوگی تو پیٹ سے بھی پانی کا اخراج ہو کر استسقا ذقی ختم ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاً کے غدی اعصابی نسخے جن میں غدی اعصابی محرک۔ ملین۔ مسہل۔ اکسیر و تریاق شامل ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

یعنی اگر مریض کو قبض ہے تو غدی اعصابی مسہل دیں شدید تکلیف کی

کی صورت میں اکسیر اور تریاق غدی اعصابی کھلا سکتے ہیں۔ اگر کمزوری زیادہ معلوم ہوتی ہو تو غدی اعصابی مقوی (لبوب) بھی ساتھ کھلا سکتے ہیں۔

## یاد رکھیں

مریض کو روزانہ ۵، ۶ بار پیشاب آنا ضروری ہے اور پاخانے پانی کی طرح پتلے آنے چاہئیں۔ اگر مریض کو غدی اعصابی جوشاندہ کا بھپارہ دیں۔ تو مسامات کے ذریعے پسینہ کی صورت میں فاضل صفراوی رطوبات خارج ہو جائیں اس طرح چند دنوں کے اندر اندر مریض سنبھل کر تندرست ہو جائے گا۔ چونکہ اس مرض میں غدد جگر میں تحریک اور قلب میں تحلیل یا ضعف ہوتا ہے اور اعصاب و دماغ میں سکون پیدا ہوتا ہے اس مریض کو مقویات قلب کے نام سے عضلاتی محرکات نہ کھلائیں۔ بلکہ اعصابی محرکات و مقویات کھلائیں۔ جن میں خمیرہ جات مفرح قلب ادویہ سازی اغذیہ شامل ہیں مثلاً خمیرہ گاؤزبان سادہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری مروارید، مفرح شاہی وغیرہ کھلائیں۔

**غذا** مریض کو صبح مربہ گاجر یا گلقند یا مربہ آملہ کھلائیں اور چائے کے طور پر الائچی زیرہ پکا کر دودھ ملا کر پلائیں۔ اگر چائے کو دل نہ کرے تو گنے کا رس یا عرق مکو کاسنی دیں۔ اگر قبض شدید ہو تو سہل ریوند عصارہ دو چنے کے برابر پیس کر کھلائیں۔ اگر ڈاچی کا دودھ مل سکے تو پانی کی جگہ پلا سکتے ہیں۔

**یادداشت** اگر پانی کی وجہ سے پیٹ پھٹنے والا ہو گیا ہو اور مریض پانی کے بوجھ سے تنگ آ گیا ہو اور سانس لینے میں تکلیف محسوس کرتا ہو۔ تو ڈاکٹر کے ذریعہ (پانی نکالنے والا آلہ) پانی نکال دیں۔



**یادداشت** یاد رکھیں پانی نکالتے وقت مریض سے پوچھتے رہیں کہ گھبراہٹ یا ضعف قلب تو نہیں ہے یا اگر یکدم مریض کے چہرے اور جسم پر پسینہ آ جائے اور مریض سست ہو جائے پانی نکالنا بند کر دیا۔ ورنہ مریض کے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ کھانے والی ادویہ کے ساتھ شربت بزوری بھی پلائیں تو سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔

## مسامات جلد کھولنے کے لئے ضماد

**ھوالشافی** مکو خشک، گل خطمی، گل بنفشہ، آرد جو، اکلیل الملک ہر ایک دس دس گرام آب مکو سبز حسب ضرورت۔

**ترکیب تیاری** سب ادویہ کو پیس کر آب مکو میں ملا کر حلوہ سا بنا لیں۔ مریض کے پیٹ پر ضماد کر دیں۔

## پسینہ لانے کیلئے

**ھوالشافی** آٹے کا چھان، جو مقشر، تخم خطمی، مکو، بابونہ، اکلیل الملک پانچ کلو پانی میں ۱۰/۱۰ گرام ادویہ لیکر رات کو بھگو دیں صبح جوش دیکر مریض کو کرسی پر بٹھا کر چادر اوڑھا دیں۔ اور جوشاندہ والا دیگچہ مریض کے سامنے رکھ دیں کہ بھاپ اٹھ کر مریض کے جسم پر لگے اور چادر سے باہر بھاپ ضائع نہ ہو چند ہی منٹ بعد مریض کو پسینہ آئے گا۔ جس سے مسامات کھل جائیں گے اور فضلات خارج ہوں گے۔

## مسامات کھولنے کیلئے یہ نسخہ بھی مفید ہے

## ھو الشافی

| پوست ریٹھا | گل کیسو | اجوائن دیسی | مکو خشک |
|---|---|---|---|
| ۱۰ گرام | ۵۰ گرام | ۲۰ گرام | ۲۰ گرام |

**ترکیب تیاری** سب ادویہ ۵ کلو پانی میں رات بھگو دیں صبح جوش دیکر غسل کرائیں انشاءاللہ تمام جسم کے مسامات کھل جائیں گے اس کے بعد پسینہ خود بخود آنے لگ جائے گا۔ اماس اور سوجن جلد ختم ہو جائے گی۔

# شدید ورم گردہ

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| شدید ورم گردہ | ورم کلیہ شدید | ایکوٹ برائٹس ڈیزیز |

"ACUTE BRIGHTS DISEASE

**تعارف:** گردوں میں دورانِ خون بڑھ کر سوزش ہو جاتی ہے جس سے گردے حجم میں بڑھ جاتے ہیں اور دردناک ہو جاتے ہیں۔

**اسباب** قارئین ذہن نشین کر لیں کہ عضو میں دو قسم کا عظم یا ورم ہوا کرتا ہے۔ ۱۔ عضو کی تحریک یا دورانِ خون کا اس کی طرف جانا۔ جس سے اجتماع خون ہو کر محرک عضو میں سوزش اور ورم ہو جایا کرتا ہے ایسے ورم والے عضو میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔

۲۔ اس عضو میں تسکین ہو کر اس کے اپنے فضلات اس کے اندر رک جاتے ہیں جس سے اس کا جسم حجم میں بڑھ جاتا ہے جسے اس کا حجم کہتے ہیں۔

یہاں شدید ورم گردہ سے مراد گردوں میں دورانِ خون کی تیزی اور ان کی تحریک کی وجہ سے ورم ہوتا ہے۔



**تحریک ورم گردہ** چونکہ گردوں میں یہ ورم خون کی کثرت اور تحریک سے آیا کرتا ہے اس لئے شدید ورم گردہ کی تحریک غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔

**علامات** گردوں میں چونکہ اجتماع خون ہوتا ہے لہذا ان میں شدید سوزش اور ورم ہو جاتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے فوراً گردوں میں درد ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے اور جھکتے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ درد کی ٹیسیں شانہ تک آتی ہیں۔ چونکہ قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہوتی ہے اس لئے دل میں سستی اور کمزوری ہو کر خفقان قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض کو بے چینی شدید ہوتی ہے۔ شدید بے چینی کی وجہ سے نیند کم آتی ہے۔ البتہ غنودگی سی طاری رہتی ہے۔ مریض تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ چونکہ شدید ورم گردہ غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اس لئے مریض کے جسم پر اماس یا سوجن نہیں ہوتی جیسا کہ جگر اور گردوں کی غدی عضلاتی تحریک میں چہرے اور ہاتھ پاؤں بلکہ تمام جسم پر ورم و سوجن آیا کرتی ہے۔

چونکہ آنکھیں بھی غدد (گلینڈ) ہیں اس لئے گردوں کی شراکت سے آنکھیں بھی سرخی مائل ہو جاتی ہیں ان سے پانی بہتا ہے خارش ہوتی ہے۔

چونکہ دماغ اچھی طرح تحریک میں نہیں آیا ہوتا اس لئے نسیان کی شدید علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہاتھوں پاؤں میں احساسات کم ہوتے ہیں مریض ہاتھوں اور پاؤں کے سونے کی شکایت کیا کرتا ہے۔

**تشخیص** اگر جگر گردوں کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی کی وجہ سے ورم ہو تو چونکہ

صفرا کا اخراج بند ہو جاتا ہے اس سے ایسے گردوں میں درد نہیں ہوتا
ایسے مریضوں کے ہاتھ پاؤں بھی سوج جاتے ہیں لیکن ان میں درد بالکل نہیں
نہیں ہوتا۔ البتہ چونکہ گردے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے گردوں کے مقام
پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب زردی سرخی مائل ہوتا ہے اور اس میں البیومن
خصوصیت سے خارج ہوا کرتے ہیں اس کے برعکس جب گردوں کی غدی اعصابی
تحریک ہوتی ہے تو غدد نافذ صفرا کا اخراج کر رہے ہوتے ہیں چونکہ صفرا محرش
جالی ہے اس لئے ایسے مریضوں کی آنکھوں ناک مقعد اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی
ہے۔ پیشاب کھل کر آنے کی بجائے قطرہ قطرہ آتا ہے۔ پیشاب کا رنگ کسی قدر زرد
سفیدی مائل ہوتا ہے۔

**علاج** چونکہ گردوں کی غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے ورم گردہ کو تحلیل کرنے کے لئے دوران خون کو اعصاب
و دماغ کی طرف روانہ کرنا چاہیے اس مقصد کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی
عضلاتی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے
اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ غذا اعصابی دیں انشاء اللہ
شفا دے گا۔ ان کے علاوہ درج ذیل نسخہ بھی مفید ہے۔

**ھوالشافی:** سہاگہ میٹھا سوڈا۔ ہلدی ریوند خطائی۔ پوست بندق ہر ایک
ہم وزن۔ سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار

**ھوالشافی:** زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ دھنیا۔ پوست ریٹھہ۔ تخم بالنگو
ہم وزن سب ادویہ کو پیس کر ½ گرام سے نصف گرام ہمراہ کچی لسی یا عرق مکو کاسنی۔

**افعال و اثرات** اعصابی عضلاتی ہیں۔ ورم گردہ کو تحلیل کرتا ہے پیشاب کھول



کراتا ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا محرک اعصاب و دماغ ہے۔ ہاتھ پاؤں کا جسم کے
کسی حصے کا سن ہونا کے لئے موثر ترین دوا ہے۔

## ورم گردہ کے علاج میں ہدایات

ورم گردہ کے مریض کو جماع سے قطعی پرہیز کرائیں جب تک ورم یا درد کا احساس
ہو اس وقت تک عورت کے نزدیک نہ جانے دیں۔
اگر مریض مزدوری کرتا ہو یعنی ٹرک وغیرہ پر بوریاں چڑھانے یا وزن اٹھانے
کا کام کرتا ہو جسے عرف عام میں پلے داری بھی کہتے ہیں سے بالکل پرہیز کرے۔
کشتی یا کبڈی کے کھیل میں بھی حصہ نہ لیں مقویات باہ جن میں شنگرف
کچلہ لونگ دارچینی اور غدی مسہلات جن میں جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ شامل ہیں نہ
کھلائے جائیں۔ مریض کو آرام سے لٹائیں رکھیں۔

**نوٹ:** قبض کا خاص خیال رکھیں۔

## ورم گردہ کے مریض کی غذا

**صبح** مکھن بادام یا گلقند۔ گاجر کا مربہ یا گاجر کا حلوہ۔ میں کوئی کھلا کر اس الائچی
زیرہ سفید کی چائے پلائیں یا دودھ کی لسی (کچی لسی) پلائیں۔

**دوپہر** مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ کدو۔ توری ٹینڈے وغیرہ میں سے کوئی
سالن مرغن سے پکا کر کھلائیں۔

**شام** اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا سالن کھا لیں۔ اگر بھوک کم ہو تو بہتر
ہے کچھ نہ کھلائیں اگر مریض کچھ کھانے کی طلب کرے تو مربہ گاجر یا گلقند ہی کھلائیں۔

یا سبوس اسبغول دودھ میں ملا کر کھلائیں۔

## ورم گردہ میں غلط فہمیاں

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ جب بھی گردہ میں ورم ہوگا اس کے اپنے جُرم یا جسم میں ہوگا۔ اور اسی کے علاج کے لئے۔ غذائی۔ دوائی اور تدابیری علاج تجویز کئے جاتے ہیں۔

کوئی طبیب یہ سوچنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتا کہ گردوں کے جرم میں ورم ہے یا اس کے عضلاتی اعصابی پردوں میں ورم ہے۔ حالانکہ متقدمین اطباء نے تشخیص کرنے سے قبل اس حقیقت کی طرف واضح اشارات دیے ہیں۔

مثلاً اگر اکسیر اعظم مصنف مسیح دوراں حکیم محمد اعظم ناظم جہاں اور ان مفرد مترجم حکیم کبیر الدین صاحب نے کتاب کے صفحہ ۱۱۷۵ پر ورم گردہ کا عنوان لکھ کر لکھا ہے۔

محل کے لحاظ سے ورم گردہ کی متعدد قسمیں ہیں۔ چنانچہ بعض اوقات ورم جرم (جسم) گردہ میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات تجویف کی جانب باطن اور بعض اوقات خارجی جہت میں ہوتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسے ورم جرم گردہ کے علاوہ ان کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ انہیں گردوں کے اوپر ہونے کی وجہ سے گردوں کا ورم ہی کہہ لیا جاتا ہے۔

یاد رکھیں گردوں پر پہلا پردہ اعصابی ہوتا ہے اور دوسرا پردہ عضلاتی ہوتا ہے۔ جب گردوں کے اعصاب سوزش ناک ہو جائیں تو گردوں کے اعصابی پردوں میں ورم ہو جایا کرتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض کو



پیشاب بلا تکلیف کثرت سے آیا کرتا ہے اس کے گردے اعصابی پردہ کے ورم کی وجہ سے جکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

لیکن اگر گردوں کے عضلاتی پردے عضلاتی تحریک کی وجہ سے متورم اور سوزش ناک ہو جائیں تو گردے جکڑے ہوئے بھی ہوں گے ساتھ ان میں تشنج اور کھچاؤ بھی ہوگا۔ بعض دفعہ پیشاب میں خون بھی آنے لگتا ہے۔ کسی قدر منہ خشک ہوتا ہے لیکن پانی کی پیاس بہت کم لگتی ہے مریض ایک دو گھونٹ پانی سے زیادہ نہیں پی سکتا۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں سُرخی مائل آیا کرتا ہے۔

یہی وجہ کہ گردوں کے ورم کبھی حار کبھی بارد اور کبھی بلغمی تسلیم کیے جاتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا گردہ کا ورم صرف اور صرف گردہ کے جرم کے ورم کو گردہ کا ورم قرار دیتا ہے۔ باقی اورام کو گردوں کے پردوں کا ورم یا شرکی ورم قرار دیتا ہے۔

اگر گردوں کے اعصاب سوزشناک ہونے سے ورم ہو تو

**علاج** عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا اور تدابیر اختیار کریں اور اغذیہ بھی تحریک کے مطابق کھلائیں۔

اگر گردوں کے عضلات سوزشناک ہو جائیں تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

## پرانا ورم گردہ

| نام اردو | طبی نام | ڈاکٹری نام | |
|---|---|---|---|
| پرانا ورم گردہ | ورم کلیہ مزمن | کرانک نفرائٹس | CHRONIC NEPHRITS |
| گردہ کی لاغری | ہزال کلیہ | کرانک برائٹس ڈیزیز | CHRONIC<br>BRIGHTS DISEASES |

**تعارف** جب گردوں کے غدد جاذبہ کا فعل اعتدال پر نہ آئے اور ان میں مسلسل تیز کام رہے تو گردوں کا ورم مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے مریض کا چہرہ اکثر سوجا ہوا ہوتا ہے۔ ہاتھوں پاؤں پر سوجن ہوتی ہے اگر مریض بس یا ریل میں چند گھنٹے سفر کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں پر اماس آجاتا ہے۔

**اسباب** گرم ماحول، گرم خشک اغذیہ کا مسلسل استعمال۔ مقوی باہ ادویہ اغذیہ کا کثرت سے استعمال جو لوگ شراب کے عادی ہوتے ہیں ان کے گردوں میں ورم ہوتا رہتا ہے۔ بعض عورتوں میں ساتویں آٹھویں مہینے کے حمل کے دوران تمام جسم پر اماس آجایا کرتا ہے جو گردوں کے ورم کی وجہ سے ہی ہوتا ہے

**علامات** اگر ورم گردہ کا کامیاب علاج نہ ہو سکے تو آہستہ آہستہ مرض پرانا ہو جاتا ہے اکثر مریضوں کے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں جس سے دمہ کشی اور خشک کھانسی کی تکالیف ہو جاتی ہے۔

ایسے مریضوں میں کمی خون کی شکایت لازمی ہوا کرتی ہے چونکہ گرمی خشکی سے یہ مرض ہوتا ہے اس لئے اکثر مریض کو نکسیر آتی ہے بعض کو خونی قے بھی آنے لگتی ہے بعض مریض میں استسقا ہو کر بگڑ جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل سرخ آتا ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا کئی بار آتا ہے۔ پیشاب میں اکثر البیومن آتی ہے اگر پیشاب کی مقدار کم ہو جائے تو البیومن کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ حالت قائم رہے تو اور پیشاب بہت کم بنے تو اکثر بے ہوشی ہو جاتی ہے سر میں درد کبھی اعضا میں تشنج ہونے لگتا ہے اگر سر پر خون کا دباؤ بڑھ جائے تو دماغی شریانیں پھٹ کر موت واقع ہو جاتی ہے اس حالت کو ڈاکٹر لوگ ہمیرج (دماغی شریان پھٹنا) کہتے ہیں



اگر پیشاب کی پیدائش بند ہو جائے تو سمیت بول ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

**انجام مرض** چونکہ مریض کے گردوں کے غدد جاذبہ انتہائی تیز ہو جاتے ہیں اور غدد ناقلہ کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ لہذا اگر مناسب صحیح علاج نہ مل سکے تو اکثر مریض مر جایا کرتے ہیں۔

## علاج

چونکہ مریض کے گردوں کے اور مثانہ کے غدد جاذبہ تیز ہوتے ہیں اور غدد ناقلہ کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں اس لئے اگر فوراً غدد کا فعل تیز کر دیا جائے اور غدد جاذبہ کمزور کر دیئے جائیں تو صفرا و حرارت کا اخراج ہو کر چند ہی دنوں میں مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

لہذا جب بھی آپ کے پاس گردوں کے ورم اور چہرہ ہاتھ پاؤں اور جسم پر اماس و سوجن کا مریض آئے تو فوراً اسے غدی اعصابی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی اور اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔ ان میں سے ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین مسہل اور اکسیر وغیرہ دے سکتے ہیں۔ اگر کمی خون زیادہ ہو تو دوا کے ساتھ فولاد کے مرکبات کھلائیں۔

**ھوالشافی**

| نوشادر | قلمی شورہ | ریوند خطائی | کشتہ فولاد |
|---|---|---|---|
| ۱۰ گرام | ۱۰ گرام | ۵۰ گرام | ۵ گرام |

سب کو پیس کر محفوظ کر لیں ایک ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو کاسنی یا بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

اگر پیشاب کم آتا ہو اور قبض ہو تو شربت بزوری یا شربت دینار ضرور

پلائیں۔ شدید قبض کی صورت میں یہ نسخہ ضرور دیں:۔

**ھوالشافی**

| ریوند عصارہ | سنڈھ | قلمی شورہ | جوکھار |
|---|---|---|---|
| ۱۰ گرام | ۲۰ گرام | ۲۰ گرام | ۲۰ گرام |

باریک کرکے ½ گرام سے ½ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ شربت بزوری کھلائیں۔ دو تین پانی کی طرح پچکاری آنے چاہیں اگر زیادہ آئیں تو دوا کم کریں۔ اگر قبض ہے تو وزن دگنا کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

**یادداشت** یاد رہے یہ نسخہ اماس اور استسقاء زقی کے لئے انتہائی موثر اور فوری اثر ہے مریض کے گردے اشتراطیاں کام کرنے لگتے ہیں جس سے اماس سوجن اور پیٹ کا پانی کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ایک مہینہ کے اندر پانی بننا بند ہو جاتا ہے

## بول زلالی

| نام اردو | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| زلال پیشاب | بول زلالی | البیومی نوریا |
| ضعف گردہ | ضعف کلیہ | ALBUMINURIA |

**تعارف** زلال کو ڈاکٹری میں البیومن کہتے ہیں یہ ایک ایسا مادہ ہے جو جانداروں حیوانات اور نباتات کی بناوٹ و ساخت میں پایا جاتا ہے چنانچہ انڈے کی سفیدی خالص البیومن ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کے خون میں بھی ایک خاص تناسب سے البیومن ہوتی ہے اگر فاضل ہو جائے تو گردوں کی راہ خارج ہونے لگتی ہے۔ اکثر مریض اسے پیشاب میں خارج ہوتی دیکھ کر جریان منی



یا دھات خارج ہونے کی شکایت کرتے ہیں

چونکہ کیت کے لحاظ سے پیشاب سے ہلکی ہوتی ہے اس لئے جب شتارے پیشاب خارج ہونے لگتا ہے تو اکثر پیشاب سے پہلے خارج ہوا کرتی ہے جو انڈے کی سفیدی کی طرح ہی ہوتی ہے۔

**اسباب** البیومن جگر و غدد کی اور گردوں کی غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے آیا کرتی ہے۔ کیونکہ اس تحریک میں صفرا و حرارت خون میں جمع ہونے لگتی ہے جس سے خون کے البیومن (ہلکے مادے) خون سے زیادہ جدا ہونے لگتے ہیں۔ لہٰذا جب خون جب گردوں میں آتا ہے تو جہاں خون کے فضلات (پیشاب وغیرہ) جدا ہوتے ہیں وہاں خون کی البیومن بھی ضرورت سے زیادہ خارج ہونے لگتی ہے اور مثانہ میں پیشاب کے اوپر اکٹھی ہونے لگتی ہے جب پیشاب خارج کیا جاتا ہے یا پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو پیشاب سے پہلے یا بعد بڑی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ چونکہ منی کی طرح لیسدار ہوتی ہے اس لئے مریض گھبرا جاتا ہے کہ لے تو دھات نکلنے کی بیماری لگ گئی ہے۔

## ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

جیسا کہ بول زلالی کے ناموں میں ضعف گردہ یا ضعف کلیہ اس کا نام تجویز کیا گیا ہے درست نہیں ہے کیونکہ ان ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ البیومن یا البیومن نوریا کی تکلیف یا علامت گردہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہوگی لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ضعف گردہ اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور تسکین گردہ عضلاتی

اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔

## لیکن

بول زلالی جگر و غدد کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی تحریک کے دوران آیا کرتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق غدی عضلاتی جگر و غدد کی ابتدائی تحریک (تیزی) کا نام ہے لہٰذا بول زلالی کے دوران ضعف جگر یا گردہ سمجھنا غلطی ہے۔

## بول زلالی اور سوء القینہ

چونکہ بول زلالی غدی عضلاتی تحریک سے آیا کرتا ہے اور سوء القینہ بھی غدی عضلاتی تحریک سے نمودار ہوا کرتا ہے اسی طرح بول زلالی کے مریض کے جسم پر اماس و تہبوج ہو جایا کرتا ہے اور سوء القینہ کے مریض کا سارا جسم سوج جاتا ہے اسے بھی بول زلالی آیا کرتا ہے۔ اس لئے ان دونوں تکالیف کو ایک ہی مرض سمجھنا درست ہے یعنی بول زلالی کے مریض کو سوء القینہ کا مریض کہہ سکتے ہیں۔

## اسباب علامات

اکثر کمر میں مقام گردہ پر دباؤ یا بوجھ محسوس ہوتا ہے چونکہ پیشاب بنتا ہی تھوڑا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گردہ بھی کسی قدر سوجا ہوا ہوا ہوتا ہے اس لئے جتنا پیشاب بنتا ہے اتنا ہی خارج ہوتا رہتا ہے۔

چونکہ تحلیل عضلات شدید ہوتی ہے اس لئے ضعف باہ کمزور ہو جاتی ہے پیشاب زردی مائل گاڑھا آیا کرتا ہے اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو تمام جسم سوج جاتا ہے اگر مناسب علاج نہ ہو سکے تو استسقاء ذقی بھی ہو جاتا ہے۔



## بول زلال کے اسباب میں غلط فہمیاں

بعض طبی کتب میں بول زلالی کے اسباب میں خوفناک غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً بول زلالی فعلی جیسے ڈاکٹری فنکشنل البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۲۔ بول زلالی حمیٰ جیسے فیبریل البیومی نوریا۔

۳۔ اور بول زلالی لمسی جیسے نیورونک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۴۔ بول زلالی عصبی جیسے نیورونک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۵۔ بول زلالی غذائی۔ جیسے ڈائٹک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۶۔ بول زلالی عضوی جیسے آرگنک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

قارئین زلال یا البیومن کی ایک ہی ماہیت ہے کسی سبب سے اس کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک غدد جاذبہ کا فعل تیز نہ ہو جائے اور حرارت مقررہ بڑھ نہ جائے اس وقت تک براہ گردہ البیومن یا زلال نہیں آسکتے۔ یعنی زلال آنے کے لئے گردوں کے غدد جاذبہ کے فعل میں آنا یعنی تیز یا تحریک میں آنا ضروری ہے۔ لیکن مقام حیرت ہے اعصاب کے فعل میں آنے یا ان کے تیز ہونے سے (نیوروٹک البیومن نوریا) غدد جاذبہ کیسے تیز ہو سکتے جب غدد جاذبہ تیز نہیں ہو سکتے تو البیومن کیسے خارج ہو سکتے ہیں۔ البتہ جب اعصاب کے فعل میں تسکین ہو جائے اور غدد جاذبہ تیز ہو جائیں تو البیومن آسکتے ہیں۔ اسی طرح غذائی البیومی نوریا میں غذا کی نشاندہی نہیں کی گئی جس سے غدد جاذبہ تیز ہوں۔

بالکل اسی طرح زلال حمیٰ سبب کے طور پر بتایا ہے لیکن کسی ایسے بخار کی

نشاندہی نہیں کی گئی جو غدد کی تیز ہوتا ہو اور اس کے دوران زلال آتے ہوں۔ بول زلال بحی میں بھی کسی زہر کا نام نہیں لیا گیا جو محرک غدد ہو۔

## سب سے بڑھ کر

بول زلال عضوی (آرگینک البیومی نوریا) جو صحیح سبب بتاتا ہے۔ اس میں بھی غدد جاذبہ کا ذکر نہیں ہے جس سے طالب علم کو البیومن خارج ہونے کے اصل سبب کا پتہ چل سکے۔

یاد رکھیں کوئی بھی تکلیف جسم میں ظاہر ہو اس کے کیفیاتی۔ نفسیاتی، مادی اور عضوی اسباب سے اس کے ایک ہی قسم کے مفرد اعضاء تیز ہوں گے ایک ہی قسم کی علامات پیدا ہوں گی۔ لہٰذا بول زلال کے آنے کا کوئی بھی سبب ہو اس سے غدد جاذبہ ہی تیز ہوں گے۔ جن کے نتیجے میں بول زلال آیا کرتا ہے۔

## اصول علاج

البیومن جب بھی آتے ہیں غدی عضلاتی تحریک سے آیا کرتے ہیں۔ اس وقت اعصاب و دماغ کے فعل میں سستی اور تسکین کی حالت ہوتی ہے دوسری طرف عضلات و قلب میں تحلیل ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کا اصولِ علاج یہ ہے کہ مسکن اعضاء اعصاب دماغ کے فعل میں تیزی پیدا کر دی جائے۔ جونہی ان میں تیزی آئے گی البیومن آنا بند ہو جائیں۔

دوا کے ساتھ نفسیاتی ماحول گرمی خشکی۔ گرم خشک اغذیہ ادویہ وغیرہ روک دینی چاہیں مسک ادویہ بھی نہ کھائیں کیونکہ ان میں گرم خشک سمیات ہوتی ہیں۔

**ادویاتی علاج** قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق غدی اعصابی اغذیہ



ہے۔ پیشاب کثرت سے بار بار آتا ہے اور سفید رنگ کا آتا ہے اگر گردوں کے غدد تیز ہو جائیں تو حرارت و گرمی کی شدت ہو گی۔ صفرا و حرارت کی کثرت سے پیشاب بار بار تھوڑا تھوڑا اور زرد رنگ کا آنے لگتا ہے۔

## لیکن

اگر گردوں کے عضلات تیز ہو جائیں۔ تو خشکی کی زیادہ اور رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے اگر گردوں میں خشکی کی شدت سے زخم ہو جاتے ہیں جس سے خونی پیشاب خارج ہونے لگتا ہے۔

اگر گردوں میں پتھریاں بن جائیں۔ تو جب گردوں سے نکلتی ہیں تو گردوں اور حالبین میں زخم ہو جاتے ہیں۔

بعض دفعہ گردوں کے مقام پر چوٹ لگ جاتی ہے جس سے گردوں میں زخم ہو جاتے ہیں زخموں سے رسنے والا خونی پیشاب کے ذریعے آنے لگتا ہے اسی طرح بعض مریضوں میں بواسیر کا خون اچانک بند ہو جائے یا حیض کا خون اچانک بند ہونے سے گردوں سے خون آنے لگتا ہے۔ شنگرف اور کچلہ کے مرکبات کھانے سے بھی خونی پیشاب آنے لگتا ہے۔

## علامات

اگر گردہ یا مثانہ میں زخم معمولی ہوں تو اکثر خون پیشاب کے ساتھ آتا ہے لیکن اگر زخم بڑے ہو جائیں تو خون زیادہ مقدار میں جمع کر کے پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد آیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ مثانہ میں پیشاب نہیں ہوتا۔ خون زخموں میں رس کر پیشاب کی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے خالص خون آتا ہے۔

اگر خون آنے کا سبب شدید سردی ہو تو خون آنے سے پہلے مریض کو شدید سردی لگتی ہے اور اس کا جسم کانپنے لگتا ہے۔ پھر خون آنے لگتا ہے۔

## یاد رکھیں

اگر خون گردوں سے آئے تو چونکہ خون کے لوتھڑے بن جاتے ہیں، لہٰذا جب خون آنے لگتا ہے تو خون کے لوتھڑے حالبین میں پھنس جاتے ہیں جس سے درد گردہ کی طرح درد محسوس ہوتا ہے اور پیشاب میں مل کر آتا ہے۔ اگر مثانہ سے خون آئے تو اکثر پیشاب کے بعد آتا ہے۔ اگر مجریٰ بول سے خون آئے پیشاب سے پہلے آیا کرتا ہے۔

**علاج** خون گردہ سے آئے یا مثانہ سے پیشاب کی نالی سے ان کے عضلات سوزشناک ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے اعضائے غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے۔ رطوبات کی شدید کمی ہو کر ان اعضا میں زخم ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مریض کو غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلائیں ان میں محرک، ملین، مسہل اکسیر، تریاق دے سکتے ہیں۔

درج ذیل نسخہ جات بھی بے حد موثر ہیں۔

**ہوالشافی** دم الاخوین، سنگ جراحت، جوشکری، کہربا شمعی ہر ایک ۱۰، ۱۰۰ گرام

پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گرام صبح دوپہر شام ہمراہ شربت انجبار کھلائیں۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔



**ہوالشافی** لعاب بہیدانہ، بستیرہ بارتنگ، شربت انجبار
۱۰ گرام ۱۰ گرام ۳۰ گرام

سب کو ملا کر صبح شام ہمراہ دودھ بکری کھلائیں۔

**ہوالشافی** ہلدی، نوشادر، قلمی شورہ، صندل سفید
ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔

**ہوالشافی** کیلشیم لیکٹیٹ ۱ گرام، البیومن واٹر (ایک انڈے کی سفیدی کا محلول)
خیساندہ السی (۱۰ گرام السی کا خیساندہ)

**ترکیب تیاری** ۱۰ گرام السی کو ۱۰۰ گرام پانی میں رات بھگو دیں صبح چھان کر کیلشیم لیکٹیٹ اور انڈے کی سفیدی کا محلول ملا کر ایک ہی بار پلا دیں۔ ایسی دو خوراک صبح و شام دیں۔

## بلا ارادہ پیشاب آنا

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| بے ارادہ پیشاب نکلنا | سلسل بول | ان کانٹی نینس آف یورن |
| بول بے خبری | استرخا مثانہ | In continence of Urine |

**تعارف** مثانہ کی یہ ایک ایسی تکلیف ہے کہ جتنا پیشاب گردوں سے بن کر آتا ہے اتنا پیشاب کی حاجت کے بغیر نکل جاتا ہے یعنی مریض کو پیشاب کی خبر تک نہیں ہوتی۔

**اسباب**۔ اکثر یہ تکلیف بوڑھے اشخاص کو ہوتی ہے کیونکہ بچپن اور جوانی

ادویہ کھلانا موثر علاج ہے اسی مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات جن میں محرک ملین۔ مسہل اکسیر شامل ہیں ضرورت کے مطابق کھلائیں انشاء اللہ فوراً شفا حاصل ہوگی۔

**ھوالشافی:** سنگ سرماہی۔ نمک مولی۔ جوکھار۔ ریوند خطائی ہم وزن پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام ہمراہ عرق مکو کاسنی استعمال کرائیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

**ھوالشافی** تخم کاجر۔ تخم شلغم۔ تخم مولی۔ دھنیا۔ مغز خیارین مغز خربوزہ مغز تربوز ہر ایک ۳۰-۳۰ گرام۔ چینی ۵۰۷ گرام۔

رات کو ۲/۱ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر چھان لیں۔ چینی ملا کر قوام کر لیں۔

مقدار خوراک ۵۰ گرام صبح ۵۰ گرام شام۔

نوٹ اگر اوپر کا نسخہ ساتھ کھلائیں تو فوراً البیومن آنا بند ہو جاتا ہے۔

# بول خونی

| نام اردو | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| خونی پیشاب | بول الدم | ہیمے چوریا (HAEMATURIA) |

**تعارف** مریض جب بھی اور جس وقت بھی پیشاب کرتا ہے۔ پیشاب میں خون آتا ہے یعنی خونی پیشاب آتا ہے۔

**اسباب** قارئین گردوں کی بناوٹ اور ساخت تو آپ پڑھ آئے ہیں۔ کہ گردے اعصاب۔ عضلات اور غدد سے بنے ہوئے ہیں۔

جب گردوں کے اعصاب تحریک و تیزی میں ہوتے ہیں تو رطوبات کی کثرت ہوتی



ہیں مثانہ بے حد مضبوط ہوتا ہے۔

یاد رکھیں خبر ہونا یا احساس کرنا یہ اعصاب کا کام ہے جب غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے مثانہ کے اعصاب میں سکون ہو جاتا ہے تو ایک طرف مثانہ میں پیشاب رو کنے یا خارج کرنے کا احساس کم ہو جاتا ہے دوسری طرف مثانہ کے عضلات میں شدید ضعف ہو کر مثانہ میں سکڑنے پھیلنے کی حرکات مفقود ہو جاتی ہیں اس لئے پیشاب بلا ارادہ خارج ہونے لگتا ہے اسی نسبت سے اس تکلیف کو بول بے طبری کہتے ہیں۔ طب میں استرخا مثانہ کہتے ہیں۔

**علامات** پیشاب بلا ارادہ قطرہ قطرہ خارج ہوتا رہتا ہے مریض سو یا ہو یا جاگ رہا ہو پیشاب جتنا گردوں سے آتا ہے اتنا ہی خارج ہوتا رہتا ہے۔ مریض کو اتنا پتہ چلتا ہے کہ اس کے کپڑے بھیگ رہے ہیں

**علاج** چونکہ غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے اعصاب کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں جس سے مثانہ میں فالجی کیفیت پیدا ہو چکی ہوتی ہے اس کا اصولی علاج یہ ہے کہ کسی طرح غذا دوا اور تدابیر سے مثانہ کے اعصاب کو جگایا جائے یعنی اعصابی تحریک پیدا کرنی چاہیے۔ جونہی اعصابی تحریک پیدا ہوگی فوراً مثانہ کے اعصاب احساسات کا کام شروع کر دیں گے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات بے حد موثر اور مفید ہیں۔ ان میں سے محرک۔ ملین۔ مسہل اکسیر اور تریاق وغیرہ ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

**ھوالشافی** جوکھار۔ نمک مولی۔ قلمی شورہ ہم وزن پیس کر ایک سے تین گرام صبح دوپہر شام ہمراہ بکری کے

کے دودھ سے کھلائیں۔

اگر شربت بزوری کے ساتھ کھلائیں تو بہت جلد آرام آجاتا ہے۔

**ھوالشافی** مغز تخم خربوزہ ۲ حصہ، مغز تخم خیارین ۲ حصہ، تخم کدو ۲ حصہ، تخم خشخاش ۱ حصہ

مغز بادام ۲ حصہ، ست ملٹھی ۱ حصہ، خشخاش ۱ حصہ، لعاب اسبغول حسب ضرورت

پہلے خشک ادویہ پیس لیں پھر لعاب اسبغول کی مدد سے ٹکیاں یا گولیاں بنا لیں۔ دو دو گولی صبح دوپہر شام۔

**ھوالشافی** گندھک آملہ سار۔ قلمی شورہ۔ اجوائن خراسانی ہم وزن

**مقدار خوراک** پیس کر آدھا آدھا گرام ہمراہ کچی لسی

**افعال و اثرات** اعصابی غدی ہیں۔

**خواص و فوائد** قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو روکتا ہے اور زیادہ مقدار میں لاتا ہے۔ مثانہ اور قارورہ کی جلن کے لئے بے حد مفید ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ محرک و مقوی اعصاب ہے۔

## بول فی الفراش

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| بستر میں پیشاب نکل جانا | بول لبستر<br>بول فی الفراش | بیڈ وے ٹنگ<br>Bed wetting |

**تعارف** رات کو سونے کی حالت میں بستر پر پیشاب نکل جاتا ہے۔



جب کپڑے بھیگتے ہیں تو مریض کو پتہ چلتا ہے کہ اس کا پیشاب بستر پر نکل گیا ہے

**حقیقت مرض** قارئین ذہن نشین کر لیں کہ پیشاب کی یہ تکلیف نفسیاتی طور پر خواب کی حالت میں ہوا کرتی ہے۔ یعنی حقیقت میں مریض خواب کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس وقت محسوس کر رہا ہوتا ہے کہ وہ لیٹرین یا روڑی وغیرہ پر پیشاب کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت خواب کی حالت میں بستر پر سویا ہوتا ہے۔ لہذا پیشاب بستر پر نکل جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اس تکلیف کو بول فی الفراش کہتے ہیں۔

**علامات** عموماً رات کو یا دن کو سوتے ہوئے بستر پر پیشاب نکل جاتا ہے۔ بعض دفعہ بستر پر سوتے ہی پیشاب نکل جاتا ہے جب اسے جگایا جاتا ہے اور کپڑے تبدیل کر دیئے جاتے ہیں تو دوبارہ سوتے ہی پھر پیشاب نکل جاتا ہے اس طرح اکثر بار بار پیشاب آتا ہے مریض کے گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں۔

مریض اپنے والدین کو بتاتا ہے کہ میں پیشاب تو لیٹرین یا روڑی پر کیا تھا بستر پر کیسے نکل گیا۔ آہستہ آہستہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خواب میں پیشاب نکلتا ہے یاد رکھیں جس طرح خواب میں احتلام ہوتا ہے بالکل اسی طرح خواب میں بچے پیشاب کیا کرتے ہیں۔

**تحریک** عضلاتی اعصابی تحریک میں آٹھ نو سال کے بچے بستر میں پیشاب کیا کرتے ہیں۔

**علاج** عضلاتی اعصابی قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک ہے جس میں ریاح اور گیس زیادہ بنتے ہیں یہی ریاح اور گیس مثانہ

پر دغدغہ کر کے پیشاب کی حاجت پیدا کر دیتے ہیں اس وقت مریض خواب کی حالت میں ہوتا ہے۔

اس حالت کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کی اغذیہ/ادویہ کھلانا ہے ان ادویہ اغذیہ کا خاصہ ہے کہ یہ ریاح اور گیسز کو ختم کر دیتی ہے جونہی گیسز اور ریاح ختم ہوتی ہیں فوراً مریض بستر پر پیشاب کرنا بند ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ قانون مفرد اعضاء سے دیکھ کر اور بنا کر کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو غدی عضلاتی ملین یا مسہل دیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

جوارش جالینوس یا جوارش کمونی دن میں تین بار کھلائیں۔ غذا عضلاتی و غدی کھلائیں۔ مولد ریاح اور عضلاتی اعصابی غذا روک دیں۔ اعصابی اغذیہ سے بھی قطعی منع کر دیں۔

**ھوالشافی** پودینہ، اجوائن، گوگل، صبر ہر ایک ہم وزن۔
سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق چہار سے کھلائیں۔

**فوائد** قاطع بلغم و رطوبت ہے ملین و مسہل ہے۔ ریاح کو نہ صرف ختم کرتا ہے بلکہ رکے ہوئے ریاح کو خارج کرتا ہے سلسل بول اور بول بستری کے لئے بے حد مفید ہیں۔

# عسر البول

| نام اردو | طبی نام | ڈاکٹری نام | |
|---|---|---|---|
| پیشاب کا مشکل سے آنا | عسر البول | ڈِسں یوریا | DYS URIA |

**تعارف** اسے تنگی بول بھی کہتے ہیں۔ مریض جب بھی پیشاب کرتا ہے اسے بڑی تنگی اور تکلیف سے پیشاب آتا ہے۔ اکثر قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہے مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مثانہ بھرا ہوا ہے۔ لیکن جب پیشاب کرنے لگتا ہے تو قطرہ قطرہ رستا ہے۔ مریض زور لگاتا ہے لیکن پیشاب پھر بھی کم ہی آتا ہے

**اسباب** پیشاب کی نالی کی غشا مخاطی جو غدی جسم یا مادہ کی بنی ہوتی ہے میں سوزش یا خراش ہو جاتی ہے جس وجہ سے نالی میں کسی قدر سوجن ہو جاتی ہے جس سے نالی تنگ ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیشاب پوری مقدار میں خارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ تکلیف اور تنگی سے آنے لگتا ہے۔ سوزاک بھی عسر البول کا سبب بن جاتا ہے۔ بعض دفعہ چوٹ لگنے سے پیشاب کی کی نالی سوج جاتی ہے۔

پیشاب کی حاجت ہونے پر پیشاب روکے رکھنا بھی تنگی بول کا سبب ہو سکتا ہے۔ رحم کا بڑھ جانا یا حمل کے دوران رحم کا دباؤ پیشاب کی نالی پر پڑنے سے تنگی بول کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ غدہ قدامیہ کے بڑھ جانے سے بھی تنگی بول کی شکایت ہو جاتی ہے۔

**علامات** تنگی بول اس وقت ہوتی ہے جب غدی اعصابی تحریک شدت اختیار کر جائے۔ جب مریض پیشاب کرتا ہے تو

شدید جلن اور تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب جلد جلد آتا ہے۔

**علاج** چونکہ غدی اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے سوزش احلیل ہو کر تنگی بول کی ہو رہی ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضا اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا تجویز کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق ملین مسہل اکسیر تریاق وغیرہ کھلائیں۔ چند ہی خوراکوں سے فائدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جلن کم ہو جاتی ہے۔ پیشاب پوری مقدار میں کھل کر آنے لگتا ہے۔

یہ نسخے بھی بے حد موثر ہیں۔

**ھوالشافی** قلمی شورہ۔ گندھک آملہ سار۔ جوکھار ہم وزن

**مقدار خوراک** ایک ایک گرام صبح دوپہر شام ہمراہ پانی کچی لسی یا شربت بزوری

**افعال واثرات** اعصابی غدی ہیں۔

**فوائد** سوزش احلیل رفع کرنے کے لئے فوری اثر ہے۔

**ھوالشافی** بندق۔ نوشادر۔ حجر الیہود۔ اجوائن خراسانی ہم وزن

پیس کر حب بقدر نخود بنالیں ایک سے دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ شربت بزوری یا عرق گلاب یا دودھ کی کچی لسی۔

**افعال واثرات** اعصابی عضلاتی ہیں۔

## شربت بزوری

**ھوالشافی** مغز تخم خربوزہ ۵۰ گرام۔ مغز تخم تربوز ۵۰ گرام۔ مغز تخم ککڑی ۵۰ گرام۔ مغز تخم خیار ۵۰ گرام۔ سونف ۱۰۰ گرام۔



سونف کی جڑ ۲۵۰ گرام۔ کاسنی ۱۰۰ گرام۔ جڑ کاسنی ۲½ سو گرام۔ مکو ۲½ سو گرام۔ چینی ۴ کلو

**ترکیب تیاری** اول مغزیات کے علاوہ ادویہ کو ½۲ کلو پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیکر چھان لیں پھر چینی ملا کر شربت تیار کر لیں جب شربت بننے والا ہو تو مغزیات کوٹ کر پکتے شربت میں ڈال دیں۔ جب قوام بن جائے تو اتار کر سرد ہونے پر مغزیات نچوڑ کر نکال دیں بس شربت بزوری تیار ہے۔ عسر البول کا لاثانی علاج ہے۔

**مقدار خوراک** ۵۰ گرام صبح ۵۰ گرام شام

## ٹکور احلیل

چونکہ احلیل یعنی پیشاب کی نالی میں سوزش ہوتی ہے اس لئے اس نسخہ کی ٹکور سے بھی فوراً جلن اور تنگی بول ختم ہوتی ہے۔

**ھوالشافی** پوست ریٹھا ۱۰ گرام۔ پوست خشخاش ۱۰ گرام۔ اجوائن خراسانی ۱۰ گرام۔ گل گیسو ۳۰ گرام

افتیمون ۲۰ گرام

**ترکیب تیاری** سب کو توڑ پھوڑ کر ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح ٹھنڈا ہی چھان لیں اور پیڑو و احلیل پر تولیہ رکھ کر ٹکور کریں۔ یعنی تولیہ پر پانی ڈالیں۔ پندرہ بیس منٹ ٹکور ہو۔

**نوٹ:** اگر سردی ہو تو کسی قدر گرم کر لیں۔

# بندشِ بول یا پیشاب پیدا نہ ہونا

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| بندشِ بول | احتباس البول | سپریشن آف یورن |
| پیشاب کا رک جانا | انقطاع البول | SUPPRATION OF URINE |

**تعارف** یہ خالص گردوں کے کام چھوڑنے (پیشاب نہ بنانے) کی تکلیف ہے۔ چنانچہ کئی کئی دن تک مریض کو قطرہ پیشاب نہیں آتا بلکہ پیشاب بننا ہی بند ہو جاتا ہے۔

**اسباب** قارئین استاد صابر ملتانیؒ نے پیشاب کے متعلق چند حقائق پیش کئے ہیں اگر ان کے مطابق عمل کیا جائے تو پیشاب کے پیدا ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں۔ "عضلات پیشاب پیدا کرتے ہیں۔ غدد پیشاب روکتے ہیں اعصاب پیشاب خارج کرتے ہیں۔"

یہ ایک ایسا سنہرا اصول ہے کہ پیشاب کی تمام امراض کا علاج اس اصول کے مطابق آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

جب عضلات پیشاب پیدا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عضلات میں سکون ہے یا تحلیل ہے۔

## تشخیص

اگر مریض کے گردوں کے عضلات میں تسکین ہو گی تو پیشاب کی بار بار



حاجت ہو گی۔ کیونکہ اعصاب ہی پیشاب جاری کیا کرتے ہیں۔ چونکہ تسکین عضلات کی وجہ سے پیشاب بنتا نہیں اس لئے پیشاب کی حاجت تو ہوتی ہے لیکن پیشاب نہ ہونے کی وجہ سے قطرہ پیشاب نہیں نکلتا۔

اس کے برعکس جب کسی غذا دوا سے غدی عضلاتی تحریک شدید ہو جائے اور غدد جاذب ضرورت سے زیادہ کام کرنے لگیں تو قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہو کر پیشاب بننا بند ہو جاتا ہے۔

ایسے مریض کو کئی کئی دن پیشاب کی حاجت ہی نہیں ہوتی لیکن غدی تحریک پیشاب روکنے کی تحریک ہے اس لئے نہ مثانہ میں پیشاب ہوتا ہے نہ حاجت ہوتی ہے۔ البتہ ایسے مریض کا چہرہ ہاتھ پاؤں پر تھوڑا تورم یعنی سوجن آ جاتی ہے جسم کا رنگ زردی مائل آتا ہے اگر تھوڑا بہت پیشاب کبھی آئے تو اس کا رنگ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے۔ بندشِ بول کی زیادہ تر تکلیف شوگر روکنے کی ادویہ سے یا ممسک و مقوی باہ ادویہ کے کثرت استعمال کے دوران ہوا کرتی ہے۔

**ایک واقعہ** میرا ہمسایہ چوہدری خوشی محمد بدقسمتی سے ذیابیطس اور شوگر کی تکلیف میں مبتلا ہو گیا۔ اسے ڈاکٹروں نے ڈرایا کہ اگر میٹھا کھایا تو آپ کو آرام نہیں آئے گا۔ علاج کے لئے مروجہ ادویہ خوب کھلائیں آہستہ آہستہ کمزور ہونے لگا۔ پیشاب کم بار آنے لگا۔ اور وہ سمجھنے لگا کہ اب میری تکلیف کا علاج ہو گیا ہے۔ لیکن گھبراہٹ بے چینی بے خوابی بڑھ گئی۔ سر میں درد ہونے لگیں۔ بلڈ پریشر بڑھ گیا۔

ایک دن چوہدری خوشی محمد میرے گھر آیا۔ کہنے لگا۔ حکیم صاحب مجھے ذیابیطس اور شوگر سے تو آرام ہے۔ لیکن میرا سکون ختم ہو گیا۔ نہ نیند آتی ہے نہ بے چینی جاتی ہے!

میں نے نبض دیکھی شدید غدی عضلاتی تھی چہرے پر کسی قدر ورم بھی تھا
میں نے قارورہ کے بارے میں پوچھا کتنے بار آتا ہے تو جواب دیا کہ ایک دو
بار دن رات میں آتا ہے میں نے کہا چوہدری صاحب آپ شوگر کے مریض ہیں
آپ کو تو ۵، ۶ بار پیشاب آنا چاہیے اتنا کم پیشاب تو آپکو مار دے گا۔ تمام
زہر خون میں اکٹھے ہو گئے ہیں جس وجہ سے گھبراہٹ بے چینی اور بے خوابی ہو گئی
اب آپ میٹھی چیزیں کھائیں تاکہ پیشاب زیادہ آئے۔

لیکن اس نے میری بات پر عمل نہ کیا۔ ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ تو اسے کہا
گیا کہ میٹھا کھانا آپ کے لئے جرم ہو گا۔ جو ادویہ آپ کھا رہے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔
بدقسمتی سے دو تین دن بعد گھبراہٹ زیادہ ہو گئی۔ پیشاب اور بھی کم ہو گیا مجبوراً
ملتان نشتر ہسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کے گردے بند
ہو گئے ہیں۔ انہیں واشش کئے بغیر پیشاب نہیں آئے گا چنانچہ گردے
واشش کرنے شروع کر دیئے ساتھ میٹھا کھانے کی بھی ہدایت کر دی۔ آہستہ
آہستہ پیشاب زیادہ آنے لگا۔ اور طبیعت سنبھل گئی گھر آتے وقت پھر
پہلا علاج جاری کرنے کی ہدایت کی جونہی پہلی ادویہ شروع کرائی گئیں پیشاب
پھر بند ہو گیا۔ دوبارہ ملتان لے گئے۔ لیکن چوہدری صاحب جانبر نہ ہو سکے اور
اللہ کو پیارے ہو گئے۔

انہی تجربات کی بنا پر میں شوگر کے مریضوں کو ہدایت کیا کرتا ہوں کہ پانچ
دفعہ مسلمان نماز پڑھتا ہے اگر شوگر کے مریض کو ۵، ۶ بار پیشاب آ رہا ہے تو
ٹھیک ہے ورنہ مزید پیشاب کم کرنے کی ادویہ کھائی گئی تو بندش بول
ہونے کا خطرہ ہے۔



**علاج** اوپر کے طریقہ سے تشخیص کریں۔ اگر اعصابی تحریک ثابت ہو
تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں۔ قانون
مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخے پیشاب پیدا
کرنے کے لئے بے حد موثر ہیں کھلاتے ہی پیشاب بننا شروع ہو جاتا ہے۔

اگر تشخیص سے غدی عضلاتی تحریک ثابت ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی
غدی نسخہ جات کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

پیدائش بول کے لئے یہ نگور بے حد مفید ہے۔

گل کیسو۔ ریوند خطائی۔ بھکڑہ ہر ایک ۲۰، ۳۰ گرام
سب کو نیم کلو پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیکر گردوں پر تولیہ رکھ کر نگور
کر دیں۔ دو تین دن مسلسل نگور کرنے سے پیشاب آنے لگتا ہے۔

# ایک اعتراض

اس نسخہ کو دیکھ کر حکماء کے ذہن میں اس سوال کا پیدا ہونا فطری ہے کہ جب
عضلات پیدا کرتے تو یہ نسخہ (نگور) تو اعصابی اثرات کا حامل ہے اس سے
تو اعصاب تیز ہوں گے نہ عضلات۔

قارئین یہ سوال درست ہے۔ جب کسی مریض کو غدی عضلاتی تحریک کی وجہ
سے تحلیل عضلات ہو گی تو پیشاب پیدا نہ ہو گا جب اس نسخہ سے غدد میں تحلیل
ہو جائے تو لامحالہ عضلات کی تحلیل ختم ہو جائے گی اس طرح عضلات میں ضعف
کی بجائے تقویت آ جائے گی۔ لہذا آہستہ آہستہ عضلات پیشاب بنانے لگیں گے

# زہر بول

| نام اردو | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| پیشاب کا زہر | تسمم بول، سمیت بول | یوریمیا Uraemia |

**تعارف** قارئین ہمارے جسم میں جس طرح مسامات جسم، پھیپھڑے، رحم اور مقعد وغیرہ فاضل مادوں کو خارج از بدن کرتے رہتے ہیں بالکل اسی طرح گردے بھی فضلات خون کو پیشاب کی صورت میں بنا بنا کر خارج کرتے رہتے ہیں۔

بد قسمتی سے بعض دفعہ گردوں کے غدد جاذبہ یا گردوں کی قوت جاذبہ زیادہ تیز ہو جاتی ہے تو فضلات خون کو خون سے جدا نہیں کرتی بلکہ خون میں ہی واپس کر دیتی ہے۔ آہستہ آہستہ خون کے یہی فاضل زہر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس سے بدن کی رنگت زردی مائل کبھی سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ صفرا کی کثرت کی وجہ سے ہو تو مریض کا رنگ زردی مائل اور ہاتھوں پاؤں پر اماس و سوجن ہو جاتی ہے۔

اسی حالت کو طبیب حضرات پیشاب کا زہر یا تسمم بول کہتے ہیں۔

**اسباب علامات** چونکہ پیشاب بنتا ہی کم ہے اس لئے بدن میں فضلات کی صورت میں یہی پیشاب جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے چہرے اور بدن کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ مریض کو ساتھ ضعف عضلات و قلب ہوتا ہے۔ خفقان قلب اور دوران سر یعنی اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں دل گھبراتا ہے۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔



**تحریک تسمم بولی** سمیت بول یا تسمم بول کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔

یاد رکھیں اس حالت کے شدت اختیار کرنے سے بائیں طرف درد سر ہونے لگتا ہے۔ تسکین اعصاب کی وجہ سے غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں غشی کے دورے بھی ہونے لگتے ہیں۔ مریض کا سانس پھولتا ہے مریض کے حواس میں فرق آ جاتا ہے۔ چونکہ خون میں پیشاب ہی دورہ کر رہا ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جسم اور سانس سے پیشاب کی متعفن بو آتی ہے۔

**علاج** چونکہ زہر بول کے مریض کے غدد جاذبہ تیز ہوتے ہیں۔ غدی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے لہذا ایسے مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ اور ادویہ جنہیں عرف عام میں مدر بول ادویہ کہتے ہیں کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

تسمم بول کے مریض کے گردے حقیقت پیشاب بنا ہی نہیں رہے ہوتے لہذا زیادہ تر پیشاب پیدا کرنے والی ادویہ اغذیہ دیں

**اگر**

گردے اعصابی تحریک کی وجہ سے پیشاب نہ بنا رہے ہوں تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں اور اگر غدی عضلاتی تسمم بول کا سبب ہو تو جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات دیں۔ یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

**ھوالشافی،** ریوند خطائی ۵۰ گرام۔ نوشادر ۱۰ گرام۔ قلمی شورہ ۱۰ گرام۔

سنڈھ ۱۰ گرام ۔ مرچ سیاہ ۱۰ گرام
سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔

# ورم مثانہ

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام | |
|---|---|---|---|
| مثانہ کی سوزش | جرب مثانہ | وسایکل اری ٹیبلیٹی | [illegible] |

**تعارف** ابتدا میں مثانہ میں ہلکا ہلکا دغدغہ ہوتا ہے۔ پھر خارش اور سوزش ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔

قارئین آپ نے حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ کی تحقیقات سوزش و اورام والی کتاب پڑھی ہوگی جس میں سوزش خارش اور ورم پر مدلل بحث کی گئی ہے۔

**اسباب**۔ قارئین ذہن نشین کر لیں کہ مثانہ میں ورم بھی اول تحریک سوزش خارش کے بعد ورم ہوا کرتا ہے۔

چونکہ مثانہ بذات خود غدی غشائی مادہ کا بنا ہوا ہے لہذا جیسے مریض کباب بھنے چنے اور بغیر شوربہ کے گوشت۔ اچار پکوڑے۔ کریلے وغیرہ گرم مصالحوں سے بنا کر کھاتا ہے تو اس کے مثانہ میں دوران خون بڑھ جاتا ہے چٹپٹی چیزوں اور کھانوں سے مثانہ میں جلن اور خارش ہونے لگتی ہے جو بڑھتی بڑھتی سوزش و ورم مثانہ کا باعث بن جاتی ہے۔

بعض دفعہ کھیل کود کے درمیان گیند یا کسی کی ٹانگ مثانہ پر لگتی ہے جس سے اس پر ورم آجاتا ہے اسی طرح عظم غدہ قدامیہ کی وجہ سے مثانہ پر مسلسل دباؤ باعث ورم مثانہ بن جاتا ہے۔



عورتوں میں چونکہ مثانہ کے بالکل قریب ان کا رحم ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے رحم ٹل جائے یا حمل کی وجہ سے رحم مثانہ پر دباؤ ڈالے تو بھی ورم مثانہ ہو جایا کرتا ہے

**علامات** چونکہ مثانہ کے اندر باہر ورم اور سوزش ہوتی ہے اس لئے مثانہ پیشاب کو زیادہ دیر اور زیادہ مقدار میں روک نہیں سکتا۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد خارج کرتا ہے اگر پیشاب کو تھوڑی دیر روک لے تو مثانہ میں درد ہونے لگتا ہے۔ پیشاب جب بھی آتا ہے تھوڑا تھوڑا قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہے۔

**تحریک** قانون مفرد اعضاء کی رو سے ورم مثانہ غدی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے۔

# ایک غلط فہمی کا ازالہ

بڑی بڑی طبی کتب میں تحریر ہے کہ ورم مثانہ کی تشخیص کر کے علاج شروع کرنا چاہیے۔ یعنی پہلے پیشاب کا امتحان کریں۔ چنانچہ اگر پیشاب ترش ہو تو کھاری دوائیں دینی چاہیں۔ اگر پیشاب کھاری ہو یا یوریٹس یا فاسفیٹس یا آکسے لیٹس آ رہے ہوں تو اصل سبب کو دریافت کر کے علاج کریں۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ترشی محرک عضلات ہے نہ کہ محرک غدد لہذا ترشی سے مثانہ کے عضلات تو سوزشناک ہو سکتے ہیں۔ لیکن خود مثانہ سوزش ناک نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں مثانہ میں جب بھی ورم ہوگا اس وقت جگر گردوں میں شدید تیزی ہوگی۔

اس وقت نہ ترشی زیادہ ہوگی نہ کھاری پن خون و پیشاب میں زیادہ ہوگا، بلکہ نمک و سوڈس کی زیادتی ہوگی

یاد رکھیں کھاری پن محرک اعصابی ہے اس سے تو مثانہ کے اعصاب سوزش ناک ہو سکتے ہیں۔ لیکن مثانہ جو خود غدی جسم ہے میں کھاری پن سے سوزش ناک نہیں ہو سکتا۔ لہذا گردہ میں ورم یا مثانہ میں ہو تو ان کے پردوں اعصابی یا عضلاتی میں ہوگا۔ یا ان کے اپنے جرم یا جسم میں ورم ہوگا۔

اس معالج کے لئے یہ تشخیص کرنا لازمی ہے کہ اس وقت موجودہ مریض کے گردہ یا مثانہ کے اعصاب یا عضلات سوزشناک ہیں یا خود گردہ مثانہ کے جسم سوزشناک ہو چکے ہیں۔

## تشخیص مرض

چونکہ ورم کسی عضو کی انتہائی تیزی کی حالت میں ہوا کرتا ہے اس لئے ہر ورم کی یقینی تشخیص نبض اور قارورہ سے ہوگی۔

مثلاً اگر قارورہ سفیدی مائل ہے تو گردوں کے اعصاب سوزشناک ہیں اگر سرخ یا سرخی مائل ہے تو گردوں کے عضلات سوزشناک ہیں۔ لیکن اگر قارورہ زرد یا زردی مائل ہے تو خود گردوں کے جسم سوزشناک ہیں۔

**علاج** عام طور پر گردہ کے جسم میں سوزشناک کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ گردوں کے اندر دو قسم کے غدد کام کرتے ہیں۔ مثلاً غدی جاذبہ اور غدد ناقلہ۔

جب گردوں کے غدد جاذبہ تحریک و تیزی میں ہوں گے تو صفرا کے ضرورت



سے زیادہ جمع ہونے سے گردے سوج جائیں گے۔ لیکن ان میں درد نہیں ہوگا البتہ مریض گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس کرے گا۔ پیشاب کم مقدار میں آئے گا جس کا رنگ زرد سرخی مائل ہوگا۔ ایسے مریض کے سارے جسم خصوصاً ہاتھ پاؤں میں شدید اماس و سوجن ہوگی۔

ایسی حالت قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق غدی عضلاتی تحریک ہوا کرتی ہے اس حالت کا علاج غدی اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ غدی عضلاتی کو مکمل کرنے کے لئے غدی اعصابی تحریک میں تبدیل کرنا ہے یا غدد جاذبہ کا فعل روک کر غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنا ہے۔

جونہی غدی اعصابی غذا و دوا دی جائے گی فوراً ورم غائب ہونا شروع ہو جائے گا۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن بھی ختم ہو جائے گی۔

### اگر

گردوں کے غدد ناقلہ سوزشناک ہیں تو گردوں میں شدید درد ہوگا۔ کمر پر ذرا بوجھ پڑنے یا ہلنے چلنے بلکہ بات کرنے سے بھی درد ہوگا۔ اس وقت غدی اعصابی تحریک زوروں پر ہوگی چونکہ گردوں میں خون کا اجتماع ہوگا اس لئے اس کے علاج کے لئے اعصابی تحریک پیدا کر کے خون کو اعصاب کی طرف روانہ کر دیا جائے گا جس سے فوراً گردوں کا ورم فوراً تحلیل ہونا شروع ہو جائے گا چند گھنٹوں کے اندر تڑپتا ہوا مریض آرام و سکون محسوس کرے گا۔

اس مقصد کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات اور اسی مزاج کی غذا کھلائی جائے گی۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخے بے حد مفید اور موثر ہیں ضرورت کے

مطابق محرک۔ ملین مسہل۔ اکسیر تریاق تک استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

**ھوالشافی**

| پوست ریٹھہ | اجوائن خراسانی | قلمی شورہ |
| --- | --- | --- |
| ۱ حصہ | ۱ حصہ | ۱ حصہ |

**ترکیب تیاری** سب کو پیس کر محفوظ کر لیں۔

**مقدار خوراک** ½ گرام سے نصف گرام دن میں تین بار

**افعال واثرات** اعصابی عضلاتی ہے۔ شدید محرک اعصاب اور محلل مدر ہے گردوں کے ورم کو فوراً تحلیل کرتا ہے۔ پیشاب کھول کر لاتا ہے۔

## لکو ورم گردہ

**ھوالشافی** پوست ریٹھہ پوست خشخاش۔ اجوائن خراسانی۔ افتیمون گل گیسو ہر ایک دس دس گرام

سب کو ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مقام ورم پر تولیہ رکھ کر پانی تطول کریں۔ یا گرائیں۔ فوراً درد و ورم کم ہونا شروع ہو جائے گا۔

**ھوالشافی** پوست ریٹھہ۔ ست لوبان۔ سنڈھ۔ قلمی شورہ ہر ایک ہم وزن۔

**ترکیب تیاری** ریٹھہ کا چھلکا اور دوسری ادویہ کو باریک مثل سرمہ کر لیں۔ مقدار خوراک ¼ گرام سے نصف گرام ہمراہ دودھ بکری یا عرق مکو کاسنی

**افعال واثرات** اعصابی غدی ہیں۔



**خواص** مدر بول، محلل پتھری پتہ و مثانہ۔ مخرج صفرا اور مقوی اعصاب و دماغ ہے۔ دوران خون کو جگر سے نکال کر دماغ و اعصاب کی طرف روانہ کر دیتا ہے۔ جس سے ورم گردہ و مثانہ غائب ہو جاتا ہے۔

## ہدایات

چونکہ رطوبات بلغمی کی کمی ہوتی ہے اور صفرا کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے مریض کو پسینہ لانے والی ادویہ اور تدابیر عمل میں لائیں اعصابی غدی ادویہ کے جوشاندوں سے بھپارہ دیں گل گیسو ۵۰ گرام ۲ کلو پانی میں جوش دیکر بھپارہ دیں۔

اگر ضعف قلب شدید ہو تو مفرح قلب ادویہ ساتھ لازمی استعمال کریں اگر پھیپھڑے متاثر ہو گئے ہوں اور دم کشی کی تکلیف پیدا ہو چکی ہوں تو گاؤزبان مٹھی سونف کی چائے پلائیں۔

## غذا

ورم گردہ کے مریض کو اعصابی غذا سے اعصابی عضلاتی غذا کھلائیں۔ مثلاً مولی، مونگرے۔ گاجر شلغم کدو۔ توری ٹینڈے وغیرہ مرچ سیاہ سے پکا کر کھلائیں۔

پرہیز انڈے کریلے۔ بینگن اچار۔ پکوڑے گوشت وغیرہ بند کر دیں۔

# کمزوری مثانہ

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| مثانہ کی کمزوری | ضعف مثانہ | آٹونی آف بلیڈر |
| مثانہ کی سستی | استرخاء المثانہ | |

**تعارف** جب مثانہ کمزور و سست ہو جاتا ہے تو اس کے پیشاب روکنے یا خارج کرنے کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔

**اسباب** قارئین قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق مثانہ ایک غدی جسم ہے یعنی غدی مادہ سے بنا ہوا ہے۔ لہٰذا غدی اعصابی تحریک ہو یا غدی عضلاتی دونوں صورتوں میں مثانہ کمزور نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ان تحریکوں میں کسی قدر تیزی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس اگر اعصابی تحریک پیدا ہو جائے تو مثانہ تحلیل کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے اور پیشاب روکنے یا خارج کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔

اسی طرح جب عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے تو مثانہ میں تسکین واقع ہو کر ضعف مثانہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی تحریک میں مثانہ میں تسکین ہو جاتی ہے باوجودیکہ مثانہ کے پیشاب موجود ہوتا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے نہ خارج کر سکتا ہے نہ روک سکتا ہے بعض دفعہ سلسل بول کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

بعض دفعہ فالج کے سفل ہو جاتا ہے جس کی زد میں مثانہ بھی آجاتا ہے لہٰذا فالج اسفل کی صورت میں بھی مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔



جب مثانہ کے اعصاب تیز ہو جائیں تو پیشاب سلسل بول کی طرح

**علامات** تھوڑا تھوڑا آتا رہتا ہے۔ مثانہ پیشاب روک نہیں سکتا۔ پیشاب سفیدی مائل نیلگوں آتا ہے۔

اگر مثانہ کے عضلات تیز ہوں جس سے مثانہ تسکین غدد کی وجہ سے پیشاب روک نہیں سکتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ آتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ سونے اور لیٹنے کی حالت میں مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے۔ جب اٹھتا ہے تو خارج ہونے لگتا ہے۔

**علاج** اگر کمزوری مثانہ مثانہ کے اعصاب کے تیز ہونے کی وجہ ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا کھلائیں اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

اگر مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہو تو کیتھٹر یا پیشاب خارج کرنے والے آلہ سے پیشاب خارج کرا دیں۔

اگر کمزوری مثانہ کے سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہو تو ایسے مریض کو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ و ادویہ کھلائیں۔ اس مقصد کے لئے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلائیں غذا بھی اسی تحریک کی کھلائیں۔ غذا عضلاتی و غدی کھلائیں یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

**ھوالشافی** اجوائن۔ مصبر۔ گندھک آملہ سار۔ خولنجاں ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔

**مقدار خوراک** ایک گولی سے دو گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار کھلائیں۔

# تشنج مثانہ

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| مثانہ کی اینٹھن | تشنج مثانہ | وسائیکل سپیزم |

**تعارف** اس تکلیف میں مثانہ میں اینٹھن اور تناؤ شدید ہوتا ہے یعنی کبھی مثانہ سکڑتا ہے اور کبھی پھیلتا ہے۔

**اسباب** مثانہ میں رسولی یا پتھری ہونا۔ رحم کا مثانہ پر مسلسل دباؤ ڈالے رکھنا جو اکثر حمل کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ مثانہ کے زخم۔ غدہ قدامیہ کا بڑھ جانا۔ کثرت جماع۔ تقطیر بول قانون سترواعضاء کی رو سے مثانہ کے جرم کی غدی اعصابی تحریک شدید ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مریض کو قبض کی بجائے پیچش ہوا کرتی ہے۔ پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہے

**علاج** مریض کو فوراً اعصابی محرک ادویہ اغذیہ کھلانا شروع کر دیں چونکہ مثانہ میں تشنج کے وقت سخت درد ہوتا ہے اس لئے فوراً محلل غدد اور محرک اعصاب ادویہ اغذیہ پانی میں جوش دیکر کر ٹب میں بھرے جوشاندہ میں بٹھائیں۔ اگر مریض بیٹھ نہ سکتا ہو تو درج ذیل نسخہ کو ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مثانہ پر تولیہ رکھ کر نطول کریں۔ فوراً تشنج رک جائے گا

## ٹکور مثانہ

**ھوالشافی** پوسٹ ریٹھہ ۵ گرام پوست خشخاش ۵ گرام ملٹھی تنبیاہ ۵ گرام



اجوائن خراسانی ۵ گرام

سب کو توڑ پھوڑ کر ایک کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مثانہ پر تولیہ رکھ کر نیم پانی نطول کریں۔

**افعال و اثرات** اعصابی عضلاتی ہیں۔

مسکن۔ مخدر ہے اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔ غدی درد ول

**خواص و فوائد** کے لئے فوری اثر ہے بلکہ بعض مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

# رحم میں ہونے والی تکالیف اور انکا علاج

# پیڈو

| اردو نام | عربی نام | انگریزی نام |
|---|---|---|
| پیڈو | جوف عانہ | پلوس ۔ ی ا ن ا ن ا م |

**تعارف** پیڈو ہڈیوں کا وہ خالی ڈھانچہ ہے جس میں مثانہ، سیدھی آنت اعضاء تناسل مردانہ وزنانہ پائے جاتے ہیں ۔

**مقام پیڈو** پیڈو کا جوف درحقیقت شکم کا نیچے والا حصہ ہے اس کے پیچھے ڈھڈی اور دچی کی ہڈی ہوتی ہے اور ان کے دونوں جانب پیڈو کی ہڈی کی ہڈیاں وغیرہ پائی جاتی ہیں ۔ یہ اوپر کی طرف جوف شکم سے ملا رہتا ہے اور نیچے کی طرف اس میں مبرز کے عضلات وغیرہ لگے رہتے ہیں ۔ جوف عانہ ہی وہ مقام ہے جہاں قیام حمل سے لے کر جنین وضع حمل تک قیام پذیر رہتا ہے

قدرت نے یہ حصہ بچہ کے لئے ایسا مضبوط بنایا ہے کہ کسی طرف چوٹ وغیرہ نہیں لگ سکتی

**جوف عانہ کے حصے** اگر جوف عانہ کو بنظر غور دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو حصے ہیں ۔ ایک جوف عانہ کاذب ۲ جوف عانہ صادق

پیڈو کی بناوٹ میں چار ہڈیاں کام کرتی ہیں یہ اسفنجی نما ہڈیوں کا بنا ہوا ہے جو کہ ریڑھ دانا کی ہڈیوں کے درمیان واقع ہے



پیڈو ایک بے ڈول جوف ہے جس کی اگلی و پچھلی دیواریں عظم الاسد اور پچھلی دیوار عظم عجز اور عظم العصعص مذکورہ چار ہڈیاں آپس میں مضبوط رباطات (لگمینٹ) کے ذریعہ جڑی ہوئی ہیں ۔
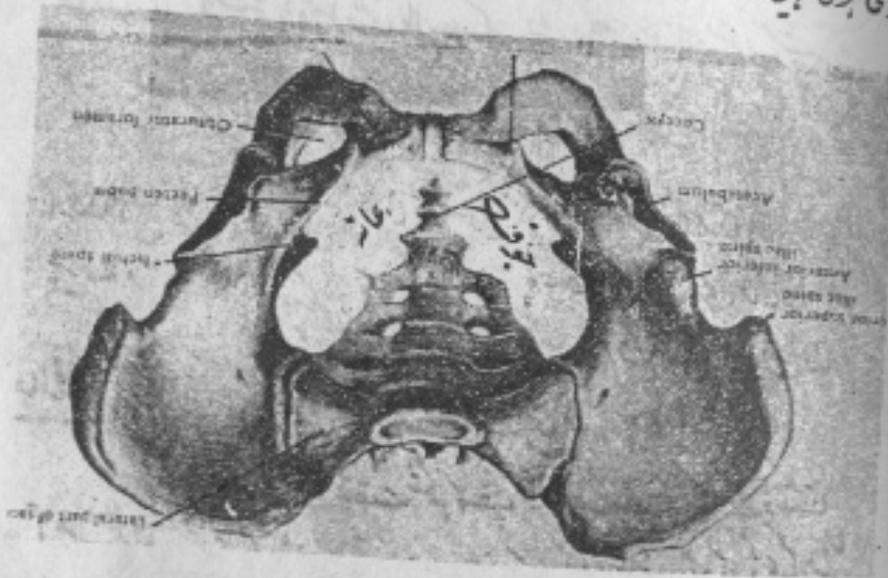
# جنسی اعضائے مخصوصہ کی ضرورت

امراض رحم کی ماہیت، حقیقت اہمیت اور علاج بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب رہے گا کہ جنسی اعضائے مخصوصہ زنانہ کی اہمیت، حقیقت اور ضرورت، شکل وصورت اور ان کی مخصوص ذمہ داریاں بیان کی جائیں تاکہ ان کے افعال کے بگڑنے اور صحیح کام نہ کرنے کی صورت میں مناسب علاج اور تدابیر اختیار کی جاسکیں ۔

# جنسی اعضائے مخصوصہ کی اہمیت ضرورت

جنسی اعضاء کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ ان کی خوبصورت شکل بناوٹ مردوں کے لئے کشش، وصل یعنی ملاپ کے لئے بے چین ہونا اور مغلوب شہوت ہونا۔ نفسیاتی طور پر ان اعضاء کے درست نہ ہونے سے جنسی کشش نہیں ہو سکتی اور نہ ہی شہوت کا غلبہ اور وصل کا شوق ہوتا ہے۔

جنسی اعضاء کی ضرورت اس امر سے واضح ہے کہ ان اعضاء کے بغیر نوع انسانی و نسل انسانی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اگر یہ اعضاء موجود بھی ہوں لیکن اپنے طبعی افعال انجام نہ دے سکتے ہوں تب بھی نسل انسانی کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی

لہٰذا اعضائے مخصوصہ کی اہمیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان اعضاء کی حتی المقدور حفاظت کی جائے جب بھی ان میں کسی قسم کا بگاڑ معلوم ہو۔ یا ان میں کسی قسم کی تکلیف ہو فوراً درست کریں تاکہ جہاں یہ اعضاء مخصوصہ نسل انسانی قائم رکھیں وہاں یہ مرد و عورت کے لئے جنسی تسکین کا باعث بھی ہوں اور یہ دنیاوی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

# اعضائے مخصوصہ زنانہ

اعضائے مخصوصہ زنانہ کو مشرحین دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی۔
(۲) جنسی اعضائے مخصوصہ اندرونی۔



## جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی

عورت کے یہ ایسے اعضائے تناسل ہیں جو آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔

جو تعداد میں نو ہیں۔
(۱) جبل الزہرہ (۲) لب کبیر فرج (۳) لب صغیر (۴) بُظر (۵) مجری بول۔
(۶) ثقبہ مجری البول (۷) سوراخ فرج (۸) غشائے بکارت (۹) اندام نہانی
کی غدودیں۔
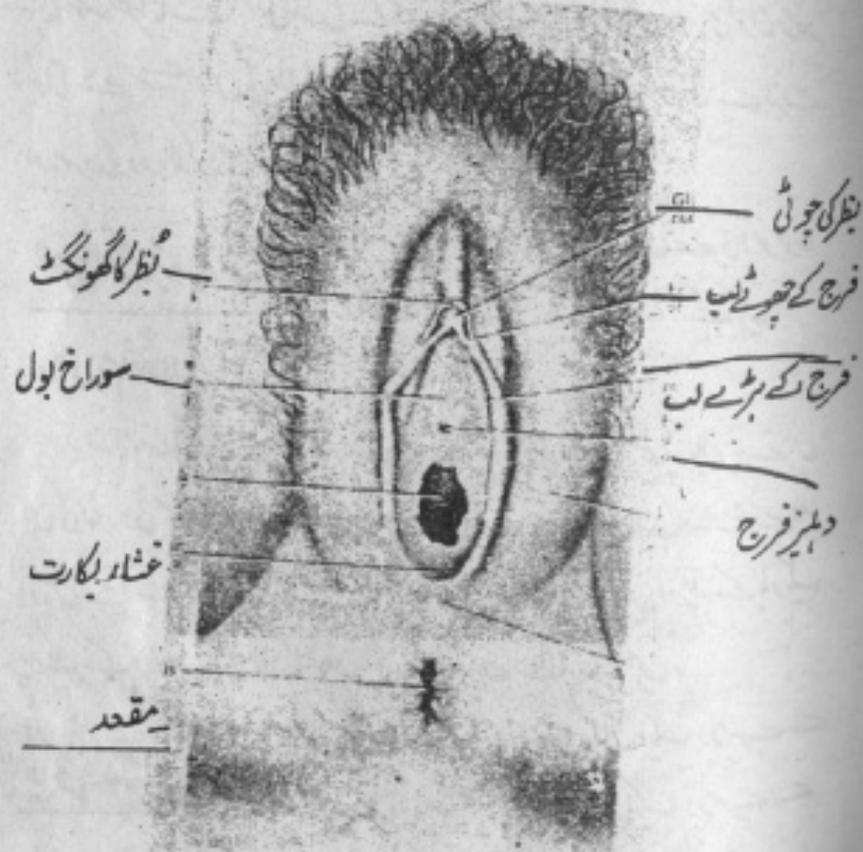
## جبل الزہرہ

جبل الزہرہ کا انگریزی نام MONS VENERIS ہے عرف عام میں اندام نہانی کے اوپر کی بلندی کو کہتے ہیں۔

یہ وہ مقام ہے جو اندام نہانی کے اوپر واقع ہوتا ہے جس کی بناوٹ میں چربی اور ریشہ دار گوشت ہوتا ہے جس وجہ سے چھونے سے نرم گدگدا محسوس ہوتا ہے۔ بلوغت سے پہلے صاف شفاف اور ملائم ہوتا ہے۔ لیکن لڑکی بالغ ہونے پر اس جگہ چھوٹے چھوٹے ملائم گھنگریالے بال پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ جب عورت سیدھی کھڑی ہوتی ہے۔ تو اعضائے تناسل کا صرف یہی حصہ نظر آتا ہے۔ فعل جماع کے وقت جبل الزہرہ میں بھی دوران خون بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی بلندی پہلے سے زیادہ اور خوبصورت ہو جاتی ہے لذت اور سرور کو دو بالا کر دیتی ہے

## فرج کے بڑے لب

فرج کے بڑے لبوں کو انگریزی میں لے بی آ مو جورا LABIA MAJORA کہتے ہیں، اور طبی نام شفران کبیر ہے۔

یہ اندام نہانی کے دونوں جانب ہوتے ہیں ان کی بیرونی سطح پر بال ہوتے ہیں ان کی اندرونی سطح چکنی اور لعابی جھلی کو تر کرتی ہے۔ یہ دونوں لب سامنے سے دبیز اور جبل الزہرہ سے ملتے ہیں پیچھے کی جانب یہ لب باریک ہوتے ہیں اور جلد کے باریک پرت کے ذریعہ سیون کی طرف ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں،

## یادداشت

باکرہ یعنی نوجوان لڑکی کے یہ دونوں لب ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں، البتہ بچہ پیدا ہونے پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں بڑھاپے میں سکڑ جاتے ہیں



ان لبوں کے اندرونی اور بیرونی سطحوں پر بے شمار روغن پیدا کرنے والے غدود ہوتے ہیں جس وجہ سے ان کی ساخت اسفنج کی طرح نرم لچکدار ہوتی ہے۔ ان میں وریدوں شریانوں کا جال ہوتا ہے جو جنسی جذبات کے وقت خون سے پُر ہو کر تن جاتے ہیں

## فرج کے چھوٹے لب

بڑے لبوں کے اندر کی جانب اندام نہانی کے دو اور چھوٹے لب ہوتے ہیں انہیں طب میں شفران صغران کہتے ہیں، اور ڈاکٹری میں NYMPHAE کہتے ہیں ان کی بناوٹ میں غدی جھلی یعنی میوکس ممبرین جسے عرف عام میں لعاب دار جھلی بھی کہتے ہیں، کیونکہ ان میں لعاب دار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔

یہ دونوں لب جب سامنے کی طرف آپس میں ملتے ہیں تو قلفۃ البظر (پری پیوس آف دی کلی ٹورس) بناتے ہیں۔

جب یہی لب پیچھے کی جانب ملتے ہیں تو قید فرجی (فورشیٹ) مکمل کرتے ہیں ان پر بال نہیں ہوتے۔ پسینہ کی گلٹیاں اور اعصاب زیادہ ہوتے ہیں۔ جس وجہ سے ان کا مزاج نہایت حساس اور ذکی الحس ہو گیا ہے۔

## بظر (کلی ٹورس)

یہ چھوٹا سا ابھار ہے جو چھوٹے لبوں کے سامنے کی طرف ملنے سے بنتا ہے اس کی ساخت مرد کے قضیب کے مشابہ ہے کیونکہ اس کی بناوٹ بھی قضیب کی طرح اسفنجی ہے اس میں پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ جب عورت مغلوب شہوت ہوتی ہے تو سب سے زیادہ اسی بظر میں ہیجان شہوت ہوتا ہے۔ اگر بدقسمتی سے عورت میں ہیجان شہوت نہ ہو تو تجربہ کار مرد اسی بظر کو جماع سے

قبل سہلانے کی ہدایت کرتے ہیں بلکہ عورت خود بھی ایسی خواہش کرتی ہے۔

**پیشاب کا سوراخ** اسے احلیل کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ اس کا منہ عین اندام نہانی کے منہ کے اوپر ہوتا ہے عورتوں میں اس نالی کی لمبائی صرف $1\frac{1}{2}$ انچ ہوتی ہے یہ سوراخ کسی قدر ابھرا ہوا اور دراڑ جیسا دکھائی دیتا ہے

**سوراخ فرج** اسے اندام نہانی کا دہانہ بھی کہتے ہیں۔ سوراخ فرج اس شگاف کو کہتے ہیں جو شرم گاہ کے دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان واقع ہے۔ کنواری لڑکیوں میں یہ دہانہ گول ہوتا ہے۔ مگر بچے جننے والی عورتوں یا شادی شدہ عورتوں میں یہ سوراخ قدرے کھل چکا ہوتا ہے۔ کنواری لڑکیوں میں تو اس سوراخ پر ایک گول پتلا پردہ ہوتا ہے جس سے یہ سوراخ بند ہوتا ہے اور یہ پردہ باہر سے نظر آتا ہے۔

**پردہ بکارت** اس پردے کو عرف عام میں پردہ بکارت کہتے ہیں جو کنوارپن کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

شادی کے دن جب میاں بیوی ہمبستری کرتے ہیں تو پہلی دفعہ کے ملاپ سے ہی یہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔

**یادداشت** بعض لڑکیوں میں یہ پردہ بکارت اتنا سخت ہوتا ہے کہ مجامعت کے وقت دخول نہیں ہو سکتا ہے ایسی صورت میں اسے قطع کرانا پڑتا ہے۔

**اندام نہانی کی غدودیں** یہ ایسی غدودیں ہیں جو فرج کے دونوں جانب ہوتی ہیں ان سے ترشیح شدہ رطوبت پردہ بکارت



کے ذریعے نکلتی ہے۔ عورت وقت جماع جب مغلوب شہوت ہوتی ہے تو ان سے چکنی رطوبت خارج ہوتی ہے تاکہ عضو تناسلی خشکی سے اندام نہانی زخمی نہ ہو جائے۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ اگر یہ رطوبت ترشیح نہ ہو تو اندام نہانی زخمی ہو جاتی ہے اور عورت کو سوزاک ہو جاتا ہے

اگر کسی مرد کو سوزاک ہو تو بھی اس کے جراثیم انہیں غدود میں جا کر انہیں سوزش ناک کر دیتے ہیں اور سوزاک کی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں

# اندرونی اعضائے تولید و تناسل زنانہ

یہ ایسے اعضاء ہیں جو باہر سے نظر نہیں آ سکتے۔ مثلاً (۱) مہبل (۲) رحم، (۳) قاذف نالیاں، (۴) خصیۃ الرحم۔ ان اعضاء کی تشریح درج ذیل ہے۔

**مہبل یعنی اندام نہانی کی نالی** اسے ڈاکٹری میں ویجائنا VAGINA بھی کہتے ہیں۔ یہ خم دار کشادہ نالی رحم اور بیرونی اعضائے تناسل کے درمیان واقع ہے جس سے خون حیض اور بچہ گزر کر باہر خارج ہوتے ہیں باہر کی جانب فرج کے اختتام پر بند اور تنگ ہوتی ہے لیکن اندر کی جانب رحم کی گردن پر زاویہ قائمہ بناتی ہے اور فراخ ہے۔

اس نالی کی کل لمبائی کے برابر مثانہ (بلیڈر) پیشاب کی نالی (یوریتھرا) اور عین اس کے پیچھے امعاء مستقیم (ریکٹم) اور مقعد ہوتی ہے

اس نالی کے اوپر کے حصہ میں عنق الرحم (سروکس) لٹکی ہوئی ہوتی ہے

## مہبل یعنی اندام نہانی کی ساخت

اس کی بناوٹ میں چار پرت ہوتے ہیں اس کا اندرونی پرت غشا مخاطی سے بنا ہوتا ہے، درمیانی پرت عضلاتی ہوتا ہے، بیرونی پرت اعصاب کا بنا ہوتا ہے۔ اس کا پھیلاؤ امعاء مستقیم تک ہوتا ہے، چوتھا پرت نسیج واصل کا ہوتا ہے جو غشا مخاطی و عضلاتی پرت کے درمیان ہوتا ہے، مہبل میں غدد یا گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے رطوبت رِس کر مہبل کو تر رکھتی ہے یہ رطوبت جلد ترش ہو جاتی ہے جس میں جراثیم بھی فنا ہو جاتے ہیں

## رِحم

رحم کو ڈاکٹری میں یوٹرس عرف عام میں بچہ دان اور طب میں رحم کے نام سے پکارتے ہیں۔

رحم کی شکل ناشپاتی یا مٹی صراحی کی مانند مخروطی ہوتی ہے، جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے۔ باکرہ اور جوان عورت میں رحم کی طوالت ۳ انچ اور عرض میں ۲ انچ اور چوڑائی یا موٹائی میں صرف ایک انچ ہوتا ہے۔ رحم کا وزن صرف ۱½ اونس ہوتا ہے



ایام حیض میں رحم کا وزن و حجم بڑھ جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد بھی رحم مکمل طور پر پہلی حالت پر نہیں آتا بلکہ پہلے سے بڑا رہتا ہے۔ البتہ حیض کے بعد سکڑتا ضرور ہے۔ رحم رباطات کے ذریعہ اٹکا رہتا ہے۔ تندرستی کی حالت میں ادھر ادھر بخوبی حرکت کر سکتا ہے

دی ہوئی تصویر میں رحم کو چیر کر اندر کا جوف دکھایا گیا ہے جس کی تشریح یوں ہے

(۱) تصویر میں رحم کے دونوں طرف ۱–۱ کے دو ہندسے لکھے ہیں۔ یہاں رحم کے اندر قاذف نالیوں کے داخل ہونے کے سوراخ ہوتے ہیں۔

(۲) ہندسہ دو کا مقام عنق الرحم یعنی گردن رحم کہلاتا ہے۔

(۳) جہاں تین ۳ کا ہندسہ درج ہے اسے جوف رحم کہتے ہیں اور ۴ کا مقام فرج کہلاتا ہے جسے عرف عام میں فرج کی نالی بھی کہتے ہیں اسی نالی میں عضو تناسل داخل ہو کر رحم سے ٹکرایا کرتا ہے

## رحم کی ساخت

رحم کی ساخت تین طبقات پر مشتمل ہے رحم کا بیرونی پرت اعصابی، درمیانی عضلاتی اور اندرونی غدی مادہ کا بنا ہوتا ہے جسے عرف عام میں رحم کی غشا مخاطی کہتے ہیں۔

## افعال ضرورت و طبقات رحم

### رحم کا بیرونی پرت

رحم کا بیرونی پرت مثل غلاف کے تمام رحم پر چڑھا ہوتا ہے۔ رحم کے اوپر والے حصہ پہ یہ پردہ مضبوطی سے چپکا ہوتا ہے۔ البتہ نچلے حصہ میں ذرا ڈھیلا ہوتا ہے۔

### رحم کا درمیانی پرت

رحم کے درمیانی پرت کو عضلاتی پرت بھی کہتے ہیں۔

جو عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا جسم نہایت سخت اور مضبوط ہے۔ رحم کا یہی طبق خون کی شریانوں وریدوں سے پُر ہے انہی شریانوں وریدوں سے رحم اپنی غذا جذب کرتا ہے۔

رحم کا یہی پرت بچہ کی پیدائش کے وقت سکڑتا ہے اور آہستہ آہستہ بچہ کو رحم سے خارج کر دیتا ہے۔

**رحم کا اندرونی پرت** رحم کے اندرونی پرت کو غددی وغشائی پرت بھی کہتے ہیں یہ پردہ رحم کی پوری اندرونی سطح پر استر ہوتا ہے اس پردہ میں چھوٹے چھوٹے غدد ہوتے ہیں۔

رحم کے اس پردہ میں تقریباً ہر ماہ تغیر تبدیل ہوتا رہتا ہے کیونکہ ہر حیض کے ایام میں یہ پردہ تحلیل ہو کر خون حیض کے ساتھ خارج ہوا کرتا ہے اور پھر نیا پیدا ہو جاتا ہے، مرد عورت کی مواصلت کے بعد بیضیہ انثیٰ بار دار ہو کر اسی نرم مخاطی پرت پر بستر جماتا ہے یہی جھلی بچے کی پرورش کرتی ہے۔

# قاذف نالیاں

## FALLOPIANTUBE

یہ تعداد میں دو نالیاں ہیں، ایک دائیں اور ایک بائیں خصیۃ الرحم سے نکل کر رحم میں دائیں بائیں طرف سے داخل ہوتی ہیں۔ بلوغت میں تقریباً چار پانچ انچ لمبی ہوتی ہیں، رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں ان کی بناوٹ بھی عجیب ہے یعنی جب یہ نالیاں خصیۃ الرحم سے نکلتی ہیں۔ وہاں بال جیسی باریک ہوتی ہیں جوں جوں رحم کی طرف آتی ہیں فراخ ہوتی جاتی ہیں۔ تا عرہ رحم پر نہایت وسیع و فراخ و جھالردار ہو کر



داخل رحم ہوتی ہیں۔ اِن جھالردار ریشوں کا فعل یہ ہے کہ پختہ مادہ جنین کو ایام حیض میں پکڑ لیتے ہیں۔ اور قاذف نالی کے ذریعہ رحم میں داخل کر دیتے ہیں۔

**مجریٰ قاذف کی بناوٹ** مجریٰ قاذف کی بناوٹ بھی تین قسم کی جھلیوں یا ریشوں سے بنی ہوئی ہے اول غددی غشاء دوم عضلاتی جھلی، سوم غشائے بلغیہ،

**قاذف نالیوں کے افعال** قاذف نالیوں کا اہم اور بڑا کام یہ ہے کہ بیضہ انثیٰ کو خصیۃ الرحم سے لے کر اپنے میں گزار کر بچہ دان یا رحم تک پہنچاتی ہیں۔

اِن نالیوں کا ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ عورت کی منی جس میں بیضہ انثیٰ بنتے ہیں، اپنے میں سے گذار کر رحم میں داخل کر دیتی ہے جہاں سے بصورت فضلہ یہ منی رحم سے بھی خارج ہو جاتی ہے اس طرح قاذف نالیاں پھر خصیۃ الرحم سے بیضہ انثیٰ لے کر رحم تک پہنچانے کے لئے تیار و مستعد ہو جاتی ہیں،

# خصیۃ الرحم

یہ بھی تعداد میں دو ہوتے ہیں جو دائیں بائیں ایک ایک رباط کے ذریعہ
رحم سے لگے رہتے ہیں، اور دونوں طرف قاذف نالیوں کے جھالر دار کے
ساتھ لگے رہتے ہیں۔

خصیۃ الرحم شکل میں بیضوی یا قدرے چپٹے بادام کی طرح ہوتے ہیں۔
جوان تندرست عورت کا خصیہ $1\frac{1}{2}$ انچ لمبا، پون انچ چوڑا اور تقریباً نصف انچ موٹا
ہوتا ہے۔ ہر خصیہ کا وزن نصف تولہ ہوتا ہے۔

ایام حیض میں خصیۃ الرحم کا حجم قدرے بڑھ جاتا ہے اور حیض بند ہونے پر پھر سکڑ
جاتے ہیں۔ حیض شروع ہونے سے قبل خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح چکنی اور سفیدی مائل
ہوتی ہے لیکن حیض آنے پر بیضہ انثیٰ کے پھٹ جانے کے سبب داغدار ہو جاتے ہیں
قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ چونکہ بایاں خصیۃ الرحم قولون

**یادداشت** آنت کے بالکل قریب ہوتا ہے۔ لہٰذا قولون آنت اور
خصیۃ الرحم کے درد میں مغالطہ لگ جایا کرتا ہے جس کا فرق کرنا ضروری ہے۔
بعض دفعہ قولنج کا درد نہیں ہوتا بلکہ خصیۃ الرحم میں درد شروع ہوتا ہے۔ غلطی سے
مقام قولون پر ہونے کی وجہ سے قولنج کے درد کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے
جس سے ناکامی ہوتی ہے۔

## خصیۃ الرحم کی ساخت

خصیۃ الرحم کی ساخت میں تین قسم کے مادے پائے جاتے ہیں جو قانون مفرد اعضا کے
تحت اعصابی، غدی، عضلاتی کہلاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں اسی ترتیب سے یہ مادے
اپنے اپنے پرت بناتے ہیں۔

## خصیۃ الرحم کی اندرونی ساخت

خصیۃ الرحم کے اندر تین طبقات پائے جاتے ہیں۔ (۱) طبقہ عضلیہ (۲) طبقہ غشائیہ (۳) طبقہ عصبیہ

**طبقہ عضلیہ** اسے طبقہ واصلہ بھی کہتے ہیں۔ خصیۃ الرحم کا ڈھانچہ اسی ساخت
سے بنتا ہے۔ اس میں شریانیں اور وریدیں بکثرت ہوتی ہیں۔

**طبقہ غشائیہ** اسے حویصلہ جراف یا (گرفین فالکلز) بھی کہتے ہیں۔

اس طبقہ میں باریک باریک بلبلے نما غدود بے شمار ہوتے ہیں۔

جنسی اعضاء پر تحقیقات کرنے والوں کے مطابق چھوٹی بچیوں میں تقریباً دو لاکھ اور بلوغت و جوانی کے ۳۲ لاکھ کے قریب ہوتے ہیں۔ ہر ایک حویصلہ کے اندر بیضہ بننے والے ذرات ہوتے ہیں۔ یہ ذرات ایک سے دو اور دو سے چار ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اِن ذراتی تقسیم کے مکمل ہونے پر بیضہ بنتا ہے جسے عرف عام میں بیضہ انثیٰ کہتے ہیں۔

**طبقہ عصبیہ** یہ حقیقت میں عصبی خلیات سے ترتیب پاتا ہے اس کا رنگ ہلکا نیلا و سفید ہوتا ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی رطوبت پیدا ہوتی ہے جو طبقہ غشائیہ میں جا کر بیضہ انثیٰ کی حفاظت کرتی ہے اور اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے۔

**بیضہ انثیٰ** بیضہ انثیٰ خوردبین سے نظر آتا ہے اس کا قطرہ $\frac{1}{120}$ تا $\frac{1}{180}$ انچ کے برابر ہوتا ہے اس میں مادہ حیات کا سطحی حصہ نہایت شفاف اور اس کا مرکزی حصہ چربی اور رطوبت زلالیہ سے بھرا رہتا ہے۔ اس حصہ کو حصہ تغذیہ یا غذا دینے والا کہتے ہیں۔ بیضہ کے کاٹنے پر نوات اور نویہ صاف دکھائی دیتے ہیں۔

بیضہ انثیٰ جب تک اپنے وہ ابھار گرا نہ دے جنین بننے کے قابل نہیں ہوتا۔ یعنی اس وقت تک حمل قائم نہیں ہو سکتا۔

بعض اوقات ایک ہی دفعہ ایک کی بجائے دو یا تین بیضے پک کر پھٹ جاتے ہیں ایسی صورت میں حمل کے اندر ایک کی بجائے کئی بچے پیدا ہوتے ہیں۔
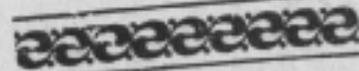


# خصیۃ الرحم کے ہارمون

خصیۃ الرحم میں سے دو قسم کے ہارمون یا رطوبات خارج ہوتی ہیں۔

(۱) ایسٹرین OESTRIN (۲) پروجسٹین PROGESTIN

**ایسٹرین OESTRIN** خصیۃ الرحم میں پیدا ہونے والا ایسا ہارمون ہے جو زیادہ تر اندر ہی اندر پیدا ہو کر خون میں جذب ہوتا رہتا ہے مادہ حیوان میں موٹاپن اور جفتی و جماع کرنے کیلئے، ہونے کی خواہش زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا ہے،

یہی وہ رطوبت ہوتی ہے جو مغلوب شہوت ہونے کے دوران اندام نہانی سے تاروں کی مانند رستی رہتی ہے

**پروجسٹین** یہ ایسی مخصوص رطوبت ہے جو رحم کے غشاء مخاطی پر ایسے اثرانداز ہوتی ہے کہ اس کے ڈھانچہ کے ناپختہ خلیات میں پختگی پیدا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ رطوبت رحم پر اثرانداز ہوتی ہے تو رحم کی غشاء مخاطی موٹی ہو جاتی ہے جس سے بیضہ انثیٰ کے باردار ہونے اور سکون حاصل کرنے کے لئے نہایت عمدہ بستر کا کام دیتی ہے

## ادنیٰ حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

جنسی ملاپ کے لئے بے خودی، یا مستی کا زمانہ اس وقت تسلیم کیا جاتا ہے جب خصیۃ الرحم سے ایک مخصوص رطوبت ایسٹرین پیدا ہو کر حیوان میں مستی اور گرمی پیدا کر کے نر کے ساتھ جفتی ہونے کی خواہش بڑھا دیتی ہے حتیٰ کہ مادہ حیوان مغلوب شہوت

ہوکر زر کے پاس جاتی ہے اور اسے مخصوص انداز میں جنتی ہونے کے لئے زر کو آمادہ کرتی ہے
حیوانات اور انسان میں مستی کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً گتیا میں مستی
کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً گتیا میں مستی کے زمانہ سے کچھ روز قبل رحم کی
غشائے مخاطی میں ایسے تغیرات رونما ہوتے ہیں جن سے رحم قدرے موٹا ہوجاتا ہے پھر اس
میں ایسٹرین نامی رطوبت پیدا ہوکر جنسی ملاپ کی خواہش پیدا کردیتی ہے۔

## اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ سے نفرت کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات اور انسانوں میں جب زمانہ حیض ہوتا ہے تو اس وقت مادہ
میں خواہش جماع قطعاً نہیں ہوتی

## اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں انسان اور بندر شامل ہیں۔ انسانوں میں عورتیں
ہیں جنہیں ہر ماہ حیض یا ماہواری آیا کرتی ہے۔ حیض یا ماہواری کے دنوں میں رحم اور
خصیۃ الرحم کی غشائے مخاطی موٹی ہوجاتی ہے جس سے خواہش جماع بالکل نہیں ہوتی۔
لیکن حیض ختم ہوتے ہی خصیۃ الرحم اور رحم کی غشائے مخاطی کی سوزش ختم ہوجاتی ہے۔
اور فوراً خواہش جماع پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے حتیٰ کہ صرف دو تین دن کے اندر
اندر عورت کو مغلوب شہوت کرتی ہے اور اس وقت عورت باردار ہونے یعنی حمل
قبول کرنے کے قابل ہوتی ہے،



# حیض کی حقیقت و ماہیت و ضرورت

دنیا میں لاکھوں میں کوئی ایک ایسی عورت ہوتی ہے جسے خونِ حیض نہ آتا ہو
ورنہ ہر نوجوان عورت کو ہر ماہ خونِ حیض آیا کرتا ہے۔
جیسے ہند پاکستان کی عورتیں مختلف محاوروں سے اس حالت کا اظہار کرتی ہے۔
کوئی خونِ حیض کہنے کی بجائے نماز قضا ہونا، کوئی کپڑوں سے ہونا اور کوئی کپڑے آنا کہتی
ہے، کسی علاقہ کی عورتیں ماہواری آنا یا پھول آنا وغیرہ وغیرہ نام سے پکارتی ہیں۔
مختلف زبانوں میں حیض کے مختلف نام ہیں،
چنانچہ اردو میں حیض کہتے ہیں، طب اسلامی میں طمث اور ڈاکٹری میں مینسس
MENSES کہتے ہیں۔

## حیض کی ماہیت

وہ خون جو ماہواری یا حیض کی صورت میں خارج ہوتا ہے
وہ جسم رحم سے آیا کرتا ہے اور یہ خون رحم کے عضلاتی حصہ
سے خارج ہوا کرتا ہے، لیکن اس کی ابتدا خصیۃ الرحم سے ہوا کرتی ہے وہ اس طرح
کہ جب خصیۃ الرحم میں سے بیضہ انثیٰ رحم میں جاتا ہے یا آنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔
جس سے رحم میں ایک ہیجان برپا ہوتا ہے دوران خون رحم میں بڑھ جاتا ہے اور اس کی
صفائی شروع ہوجاتی ہے جو خون پانی اور چھیچھڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
چونکہ ماہواری کے دنوں میں عضلاتی تحریک خصوصاً رحم کے عضلات میں سوزش
و تحریک ہوتی ہے اس لئے رحم سے خون بہنے لگتا ہے جس میں رحم کے اندر کے
فضلات مل کر خارج ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔

**خونِ حیض کیوں آتا ہے۔** زمانہ قدیم میں لوگوں کا خیال تھا کہ عورت پر چاند ستاروں

کا ہر ماہ اخراج ہوتا ہے۔

بعض حکماء کا خیال تھا کہ عورت کے جسم میں غلبہ برودت سے فضلات بدن اچھی طرح خارج نہیں ہوتے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں جنکو طبیعت ہر ماہ بشکل حیض خارج کرتی ہے لیکن اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ خون حیض لڑکی کے جوان اور بالغ ہونے کی علامت ہے

## ایک اور سوال

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم اور رحم تو لڑکی کی پیدائش سے ہی اس کے جسم میں موجود ہوتے ہیں۔ شروع زندگی ہی سے خون حیض کیوں نہیں آتا۔

## جواب

قارئین اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جسم انسان میں اللہ تعالیٰ نے بعض اعضا ایسے ودیعت کئے ہیں کہ وہ مرد ہو یا عورت جب تک جوان نہ ہو۔ کام شروع نہیں کرتے۔ البتہ اس دوران وہ اپنی نشوونما مکمل کرتے رہتے ہیں۔ جب نشوونما مکمل ہو جاتی ہے تو وہ اعضا اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً جوان لڑکیوں میں خصیۃ الرحم بیضہ انثی اور ایک خاص رطوبت جسے عورت کی منی کہا جاتا ہے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ رحم ہر ماہ خون حیض خارج کرتا ہے عورتوں کے پستان بچہ پیدا ہونے سے قبل دودھ بنانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے لئے غذائی مشکلات پیش نہ آئیں۔ اس کے برعکس نوجوان مردوں میں خصیے منی بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ جو اوعیہ منی (خزانہ منی)، میں جمع ہو کر رہتی ہیں جس میں خمیر پڑ کر جراثیم منویہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی منی عضو تناسل میں انتشار کے ذریعہ خارج ہونے لگتی ہے



اگر خواب میں منی خارج ہو تو احتلام کہتے ہیں اور اگر ہمبستری سے منی خارج ہو تو انزال ہونا کہتے ہیں۔

مردوں عورتوں میں یہ اعمال اس وقت شروع ہوتے ہیں جب ان کے جنسی اعضا مکمل نشوونما پا لیتے ہیں۔ البتہ جوانی سے پہلے چونکہ ان اعضا کی نشوونما نامکمل ہوتی ہے اس لئے یہ اپنا کام شروع نہیں کرتے۔

جب مکمل نشوونما حاصل کر لیتے ہیں تو نہ صرف حیض یا احتلام آنے لگتا ہے بلکہ اپنی ہم شکل نوع بھی پیدا کرنے لگتے ہیں تاکہ نہ صرف اس کی نوع قائم رہ سکے بلکہ پہلے سے زیادہ پھلتی پھولتی رہے۔

## خون حیض پر اہم اعتراض

بعض محققین حیض میں خارج ہونے والے خون کو اصلی خون تسلیم نہیں کرتے وہ یہ تردید پیش کرتے ہیں کہ خالص خون شریانوں وریدوں سے نکلتے ہی منجمد ہو جایا کرتا ہے لیکن ماہواری کا خون ہرگز منجمد نہیں ہوتا

## خون حیض نہ جمنے کی وجہ

ڈاکٹر کیپٹن، مس شمیم خواجہ اور ڈاکٹر اختر حسین اعوان اپنی شہرہ آفاق کتاب مرد و انفری کے ص ۴۹ پر تحریر کرتے ہیں کہ جیسے ہی حیض کا خون غشاء رحم کے تیار ہونے پر عروق شعریہ سے خارج ہوتا ہے فوراً لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے چنانچہ حیض شروع ہونے کے ایک دو گھنٹہ بعد ہی اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت دکھائی دیں گے لوتھڑے بھی رحم کی گلٹیوں سے خارج خمیرہ ٹرپسین TRYCIN، تھرامبولائی سین THROMBOLYCIN کی وجہ سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور سیال صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اس خارج شدہ خون میں فائبرین یا فائبرونوجن موجود نہیں ہوتی جو ریشہ دار صورت اختیار کرکے لوتھڑے کی صورت پیدا کرے۔ اس مخاطی رطوبت ۲۳٪ فیصد اور چونے کے اجزاء بکثرت ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں آئیڈین کے کچھ اجزاء اور تیزاب شیرہ LACTIC ACID بھی کافی موجود ہوتا ہے، جو خون کو جمنے نہیں دیتا۔

ابتدا میں غشاء مخاطی کے اجزاء زیادہ اور آخر میں معدوم ہو جاتے ہیں۔

اگر کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے"

## قانون مفرد اعضاء اور حیض کی حقیقت

مندرجہ بالا تحریر میں حیض کی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے اور اس کے نہ جمنے کی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔

جہاں تک حیض کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض اصل خون ہے جس کے ثبوت کے طور پر یہ دلیل دی گئی ہے کہ حیض شروع ہونے کے دو گھنٹہ بعد اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت وہاں پر دکھائی دیں گے

اس کے برعکس مضمون کے آخر میں اسی حقیقت کی نفی ان الفاظ میں کی جا رہی ہے، کہ اگر کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے۔

قارئین قانون مفرد اعضاء رحم سے خون نما مادے کو جو بصورت حیض عورت کو ہر ماہ آیا کرتا ہے۔ اصلی خون تسلیم نہیں ہے بلکہ یہ تو رحم کے اندر کے فضلات ہیں جو سیاہی مائل سرخ رنگ اختیار کرکے خارج ہوا کرتے ہیں اسی وجہ سے ان میں انجماد واقع نہیں ہوتا"



قارئین پھر ذہن نشین کرلیں حیض رحم اور خصیۃ الرحم وغیرہ کے فضلات کا مجموعہ ہے خالص خون نہیں ہے۔ کیونکہ حیض جب کھل کر مسلسل چھ دن آتا ہے تو ایسی عورت خوش قسمت کہلاتی ہے اور اس کی نہ صرف صحت قابل رشک ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ہم مثل بھی پیدا کرتی ہے۔

اس کے برعکس اگر خالص خون کم مقدار میں بھی آئے تو وہ نہ صرف لوتھڑوں کی صورت میں خارج ہوتا ہے بلکہ ایسی عورت کمزور و ناتواں ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ہم مثل بھی پیدا نہیں کر سکتی ایسی عورت بدقسمت کہلاتی ہے۔

میں تو کہا کرتا ہوں کہ حیض رحم کا پاخانہ ہے جو ہر ماہ آیا کرتا ہے جس طرح عورت کے انتڑیوں کے فضلات اگر روزانہ کھل کر بافراغت آتے رہیں تو جسم ہلکا پھلکا اور چست رہتا ہے اور صحت بھی قابل رشک بن جاتی ہے،

یہاں اس نقطہ کو بھی ذہن نشین کرلیں۔ جسم انسان کے کسی بھی طبعی راستہ مثلاً آنکھ کان، منہ، مقعد، احلیل، رحم یا جلد وغیرہ سے ایسے فاضل مادے اخراج پایا کرتے ہیں جن کی جسم کو ضرورت نہیں ہے چونکہ جسم کے لئے ایسے مادے فضول اور فاضل ہوتے ہیں اس لئے انہیں عرف عام میں فضلات کہا جاتا ہے

لہذا رحم سے خارج ہونے والے مادے کو خالص خون قرار نہیں دے سکتے، کیونکہ خالص خون فضلہ نہیں ہے۔ جبکہ رحم سے نکلنے والے مادے کو گندہ اور ناپاک مادہ کہا جاتا ہے، پلید اور ناپاک حالت میں مرد کے لئے عورت کے پاس جانا منع کیا گیا ہے، یہ امر بھی ذہن نشین کرلیں کہ رحم سے خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر فضلات رحم سے خارج ہوتا ہے اس لئے اس کا رنگ بھی سرخی مائل ہوتا ہے چونکہ اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اس لئے اسے خون حیض کہا جاتا ہے

## حیض کا دورانیہ

تندرست عورتوں میں حیض کا دورہ اٹھائیس روز کے بعد ہر ماہ ہوا کرتا ہے۔ البتہ بعض عورتوں کو ۲۴ روز بعد اور بعض کو ۳۲ روز بعد بھی آیا کرتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ باقاعدہ رہے تو مرض میں شمار نہیں کیا جاتا۔ مثلاً جس عورت کو ۲۴ روز بعد آتا ہے تو اسے ہر ماہ ۲۴ روز بعد ہی آنا چاہیے یہ نہ ہو کر کبھی ۲۴ روز بعد آیا کبھی ۲۸ روز بعد اور کبھی ۳۲ روز بعد۔

## مدت حیض

عام طور تندرست عورتوں کو ۴ دن سے چھ دن حیض آیا کرتا ہے اور یہ سلسلہ ۱۴، ۱۵ سال سے ۵۰ سال تک اکثر قائم رہتا ہے اس دوران اسے اولاد ہوا کرتی ہے۔ ۴۵ سال بعد اکثر خون حیض بند ہو جایا کرتا ہے جس سے اولاد ہونا بھی بند ہو جاتی ہے۔ اسے سن یاس یا ناامیدی کا زمانہ بھی کہتے ہیں

## حیض کے دوران رحم کے تغیرات

حیض شروع ہونے سے پہلے عضلات رحم میں دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ اور رحم کے غدد پھول جاتے ہیں جس وجہ سے رحم کی غشائے مخاطی تقریباً دوگنا موٹی ہو جاتی ہے جو دوران حیض مردہ ہو کر جھڑنے اور دبلا ہونے لگتی ہے۔ اور حیض میں غشائے مخاطی کے مردہ چھلکے اور بڑھے ہوئے غدد کے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ حقیقت میں اسی قسم کے مواد کا نام حیض ہے

## یادداشت

جیسے ہی ۴، ۵ روز میں غلیظ مواد خارج ہو جاتا ہے تو پھر معمولی رطوبت خارج ہو کر رحم میں دوران خون بھی کم ہو جاتا ہے اور رحم کی غشائے مخاطی بھی دھل کر صاف ستھری ہو جاتی ہے

جب حمل قائم ہو جاتا ہے تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے لیکن عورت کے معدہ دل و دماغ چکرا جاتے ہیں چنانچہ بھوک صحیح نہیں رہتی اکثر بدہضمی رہنے لگتی ہے۔



بعض اوقات کوئی شے بھی حاملہ کھائے تو قے میں نکل جاتی ہے۔ اس طرح مریضہ پریشان رہنے لگتی ہے۔

## حیض کا زمانہ

ہند پاکستان کی نوجوان لڑکیوں کو عام طور پر ۱۴ سے ۱۶ سال کی عمر میں حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔

لیکن آب ہوا۔ زیادہ مرغن اغذیہ کا استعمال، خاندانی ماحول موروثی حالات طرز زندگی، جنسی ماحول خصوصاً جہاں نوجوان لڑکے لڑکیوں کا آزادانہ میل جول ہو۔ مخلوط تعلیم وغیرہ عصبی مراکز کو ہیجان میں لاتے رہتے ہوں۔

اس کے علاوہ شہری لڑکیوں کو دیہاتی لڑکیوں کی نسبت حیض جلد آنا شروع ہوتا ہے۔

بنگلہ دیش اور بنگال کی آب ہوا میں اکثر نو سال میں ہی حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس یورپ جیسے سرد ممالک میں اکثر ۲۰، ۲۲ سال میں حیض شروع ہوتا ہے

اس کے علاوہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے۔ سینما یا تھیٹر دیکھتے رہنے سے عشقیہ قصے کہانیاں پڑھنے والی لڑکیوں کو حیض جلد آیا کرتا ہے

## حیض سے جسمانی تبدیلیاں

جونہی نوجوان لڑکیوں کو حیض آنا شروع ہوتا ہے تو ان کے جسم میں اکثر کئی اہم تبدیلیاں آجاتی ہیں مثلاً لڑکی کے جنسی اعضا میں سکڑنے اور پھیلنے کی حالت ہونے لگتی ہے اور یہ بالکل لڑکوں کی طرح ہوتی ہے جس طرح منتشر ہونے عضو تناسل بڑھ جاتا ہے اور انتشار ختم ہوتے ہی پہلی حالت پر آجاتا ہے۔

بالکل یہی صورت لڑکیوں کے جنسی اعضاء میں جنسی ہیجان کے وقت ہوا کرتی ہے اس کے علاوہ سب سے اہم اور ظاہری علامت لڑکیوں کے پستان بڑھنے کی ہے جن سے لڑکی کا جسم و سینہ بھر جاتا ہے اور اس کی خوبصورتی دوچند ہو جاتی ہے علاوہ ازیں پیڑو و اندام نہانی کے اوپر کی بلندی جسے جبل الزہرہ کہتے ہیں پر بال پیدا ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا جسمانی تبدیلیاں اس امر کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں کہ اب لڑکی جوان ہے اور وہ بچہ جننے کے قابل ہے

**حیض کی مقدار**

عام طور پر تندرست نوجوان لڑکی کو ۲ سے ۴ اونس یا ایک چھٹانک سے دو چھٹانک تک حیض آیا کرتا ہے۔

حیض شروع میں سیاہی مائل سرخ درمیان میں گہرا سرخ اور آخر میں پھیکا ہو جاتا ہے اسی طرح پہلے روز کم آتا ہے۔ دوسرے تیسرے روز خوب کثرت سے آتا ہے لیکن چار یا پانچ روز بعد کم ہو کر بند ہو جاتا ہے

## حیض کے دوران حفظ ماتقدم

جس لڑکی یا عورت کو حیض شروع ہوا سے سردی سے بچنا چاہیے بلکہ ٹھنڈے مشروبات نہیں استعمال کرنے چاہیئے۔ غسل بھی گرم پانی سے کرنا چاہیئے ورنہ بعض دفعہ اچانک حیض رک کر رحم میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔

دوران حیض لڑکیوں کو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں (سینیٹری پیڈ) استعمال کرنی چاہئیں جب وہ حیض سے تر ہو جائیں تو بدل دینی چاہییں۔

جو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں استعمال کرنی ہوں وہ صاف ستھری ہونی چاہئیں ورنہ کسی بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے



**یادداشت**

چونکہ حیض میں خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر فضلات و غدد کی رطوبات پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں تیزابی مادے کثرت سے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان میں اکثر جراثیم ہلاک ہوتے ہیں۔

**حیض میں بے قاعدگی**

جیسا کہ میں اوپر تحریر کر چکا ہوں کہ حیض رحم و خصیۃ الرحم کے فضلات کا مجموعہ ہے اور اسے رحم کا پاخانہ قرار دیا جا سکتا ہے جس طرح پاخانہ کھل کر آئے تو صحت کی علامت ہے۔ لیکن اگر پاخانہ بے قاعدہ آئے یعنی پاخانہ زیادہ آئے یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آئے یا سدوں کی وجہ سے کئی کئی دن بعد تکلیف سے آئے تو بیماری کی علامت ہے بالکل اسی طرح حیض کا کھل کر نہ آنا بلکہ کثرت سے آنا یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آنا یا بند ہو جانا حیض کی بے قاعدگی میں شامل ہے جس سے عورت کئی تکلیفوں میں مبتلا ہو جانے کے ساتھ ساتھ اولاد جیسی نعمت سے بھی محروم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا حیض کی بے قاعدگی کا سدباب شروع ہی میں کرنا چاہیئے تاکہ زندگی پرلطف رہے اور عورت اپنا مقصد زندگی حاصل کرتی رہے

**حیض کا تھوڑا یا کم آنا**

اکثر نوجوان لڑکیاں شرم و حیا کی پیکر ہونے کی وجہ سے اپنی حیض کی بے قاعدگی کے بارے میں اپنی نندوں، ساس اور دائی وغیرہ کو آگاہ نہیں کرتیں حتیٰ کہ شادی کو کئی سال گذر جاتے ہیں۔ اور اولاد جیسی نعمت کو دیکھنے کے لئے ترسنے لگتی ہے گھر میں اداسی اور مایوسی چھا جاتی ہے، ہر کوئی پوچھنے لگتا ہے کہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے، مرد و عورت میں سے کون بیمار ہے۔ ان کا علاج کیوں نہیں کیا جاتا ہے تب جا کر ایسی لڑکیاں اپنے خفیہ حالات بتاتی ہیں۔ کہ مجھے حیض بہت تھوڑا آتا ہے لیکن کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ کوئی کہتی ہے کہ مجھے حیض کم بھی آتا ہے لیکن ماہوار کے دوران شدید

درد ہوتا ہے اور خون حیض قطرہ قطرہ آتا ہے

# حیض کے تھوڑا یا کم آنے میں

## تشخیصی غلط فہمیاں

قارئین ہر عورت کے ذہن میں ایک ہی حقیقت گردش کر رہی ہوتی ہے کہ اسے خون حیض کھل کر نہیں آتا بلکہ تھوڑا تھوڑا آتا ہے اگر کھل کر آجائے تو میں ٹھیک ہوجاؤں۔ اس کی اس تکلیف کے رفع کرنے میں دائی یا معالج حضرات اصل سبب تلاش کرنے کی بجائے یعنی صحیح تشخیص کرنے کی بجائے خون حیض زیادہ لانے کی غذا دوا تجویز کر دیتے ہیں جس سے اکثر تکلیف ہوجایا کرتی ہے

## حیض کم آنے کے دو بڑے سبب

قارئین حیض دو وجوہات سے اکثر کم آیا کرتا ہے۔

(۱) رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک کی شدت۔

(۲) صفرا و حرارت کی کثرت اور رحم کے غدد و غشا مخاطی میں تحریک و سوزش اور رطوبات کی کثرت سے خون حیض کی کمی۔

قارئین جب رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک زوروں پر ہوجائے تو اکثر حیض بہت ہی کم اور بغیر تکلیف سے آتا ہے بلکہ بعض دفعہ نشان تک بھی نہیں لگتا یہاں اگر غور سے دیکھیں ——— تو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں رطوبات جسم بڑھ کر جسم میں خون کی ہی کمی ہوجایا کرتی ہے جس سے رحم کے عضلات میں تسکین ہوجاتی ہے لہٰذا وہاں سے فضلات رحم بھی خارج نہیں ہوتے۔



اس لئے حیض کم یا نہیں آیا کرتا۔ اگر عضلات جسم و رحم میں تحریک پیدا کر دیں۔ تو حیض آنے لگتا ہے

## غدی سوزش اور صفرا و حرارت کی وجہ سے حیض کی کمی

قارئین جب عورت کے خون میں حرارت و صفرا بڑھ جاتے ہیں اور عضلات میں تحلیل شروع ہوجاتی ہے اس وقت بھی حیض کم آتا ہے۔ لیکن شدید تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آیا کرتا ہے۔
میں تو ایسی حالت کو جبکہ خون حیض درد و تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آئے رحم کی ہیجش قرار دیتا ہوں اور اس حالت کا وہی علاج جس سے ہیجش کو آرام آیا کرتا ہے کرتا ہوں۔ اس سے رحم کی غشا مخاطی کی سوزش بھی رفع ہوجاتی ہے۔ اور دوسرے تیسرے ماہ سوزش ختم ہو کر حیض بھی کھل کر آنے لگتا ہے۔

# کثرت حیض

جہاں حیض کی کمی عورت کے لئے پریشانیوں کا سبب ہے وہاں کثرت حیض بھی نہ صرف عورت کو پریشان کمزور ناتواں کر دیتا ہے بلکہ بعض دفعہ کثرت حیض سے عورت ہلاک ہوجایا کرتی ہے

## کثرت حیض اور اصلی حیض میں فرق

قارئین جیسا کہ اوپر کے صفحات میں بتایا جاچکا ہے کہ اصلی حیض رحم خصیۃ الرحم کے فضلات ہیں جن کے اخراج سے عورت کا جسم ہلکا پھلکا اور چاق و چوبند ہونے

کے ساتھ ساتھ اپنی نسل وتوع بھی پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔
اس کے برعکس کثرت حیض کے وقت رحم کے اندر سوزش عضلات سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں جن سے جریان خون ہونے لگتا ہے شروع میں تو فضلات رحم بھی ساتھ خارج ہوتے ہیں لیکن پھر خالص خون خارج ہونے لگتا ہے مریضہ جب کمزور ہوتی ہے تو اکثر بڑے بڑے خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں جن سے عورت نہ صرف ڈر جاتی ہے بلکہ کمزور ہونے سے اکثر غش کھا کر گر پڑتی ہے چکر آتے ہیں اگر جریان خون بند نہ ہو تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

## عورت کی زندگی کے تین زمانے

ہر عورت اس کائنات میں زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی کے تین زمانے گزارتی ہے
(۱) پہلا زمانہ جو پیدائش سے حیض شروع ہونے تک کا زمانہ ہوتا ہے۔ نشوونما اور بچپن کا زمانہ کہلاتا ہے جو بارہ سال سے بیس پچیس سال تک ہوتا ہے
(۲) حیض شروع ہونے سے ۴۵ یا پچاس سال تک کا زمانہ امیدوں بہاروں اور خوشیوں کا زمانہ کہلاتا ہے۔
(۳) اکثر عورتوں کو ۴۵ تا پچاس سال کی عمر میں حیض بند ہو جاتا ہے اس کے بعد سن یاس یا ناامیدی کا کہلاتا ہے

## ناامیدی یا سن یاس

یہ وہ زمانہ ہے جس میں عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اسے طب میں سن یاس اور عرف عام میں ناامیدی کا زمانہ کہتے ہیں۔



کیونکہ اب عورت امیدوار یا حاملہ نہیں ہو سکتی اور بچہ پیدا نہیں کر سکتی۔ جب حیض آنا بند ہو جاتا ہے تو رحم کے عضلات سکڑ جاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں بیضے بننا بند ہو جاتے ہیں۔ رحم کی غشا مخاطی بھی کام چھوڑ دیتی ہے اور پچک کر طبقات رحم سے چپٹ جاتی ہے۔ اس میں تحریک اور موٹا پتلا ہونے کی صفت ختم ہو جاتی ہے نہ ہی بچے کے لئے کسی قسم کے غذائی اجزا اس سے ترشح پاتے ہیں۔

**یادداشت**

یاد رکھیں کہ سن یاس شروع ہونے سے عورت کی صحت پر کوئی خاص بداثر ظاہر نہیں ہوتا۔ جب سن یاس شروع ہونے لگتا ہے یعنی حیض بند ہونا ہوتا ہے تو اول حیض میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے کسی ماہ برائے نام آتا ہے کسی ماہ کثرت سے آنے لگتا ہے، کبھی کبھی کئی ماہ آتا نہیں۔ پھر تھوڑا تھوڑا ہر ماہ کم آنے لگتا ہے آخر کار بند ہو جاتا ہے۔

## بندش حیض، یا حیض کم آنا

جیسا کہ اوپر اعصابی سوزش اور رطوبات سے کمی خون کے متعلق تحریر کر چکا ہوں یہاں اس کے علاج کے بارے حقائق اور غذا دوا تحریر کر رہا ہوں تاکہ معالج مناسب علاج کر سکے۔

# عسر الطمث، یا تنگیِ حیض

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| دشواری حیض | عسر الطمث | ڈس مینوریا؛ DYSMENORRHOEA |

**تعارف** حیض کی وہ حالت جس کے دوران رحم خصیۃ الرحم، اور کمر میں درد شدید ہوتا ہے اور حیض برائے نام تنگی سے تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔

**اسباب** رحم کی غشا مخاطی میں شدید سوزش اور ورم ہو جانا، رحم میں خراش رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا۔

**علامات** حیض آنے سے چند دن پہلے پیڑو وغیرہ میں بوجھ گرانی اور کمر میں درد و کھچاؤ ہوتا ہے، جی متلاتا ہے رحم میں ورم و سوزش سے بخار ہوتا ہے، سر میں درد ہوتا ہے

پہلے روز خون حیض برائے نام آتا ہے دوسرے روز درد میں شدت ہو جاتی ہے، رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد اٹھتا ہے اور درد کے ساتھ تھوڑا تھوڑا خون حیض بھی آتا ہے۔ اس وقت رحم میں تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

**عِلاج** عسر الطمث یعنی حیض کا تکلیف سے دتنگی سے آنا، رحم کی غشا مخاطی میں سوزش کے سبب ہوا کرتا ہے یعنی رحم میں غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء میں غدی سوزش و تحریک کا علاج اعصابی تحریک پیدا کر کے



کیا جاتا ہے، لہٰذا جب یہ تصدیق ہو جائے کہ واقعی حیض کی کمی و تنگی کا سبب غدی تحریک ہے تو اعصابی غدی یا زیادہ ضرورت ہو تو اعصابی عضلاتی نسخہ جات استعمال کرنے چاہیئے، انشاء اللہ علاج شروع ہوتے ہی جادو کی طرح آرام ظاہر ہوگا۔

# ایک غلطی کا ازالہ

قارئین جس عورت کو تنگی حیض و قلت حیض کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ جب بھی اپنے معالج کو ملتی ہے کہتی ہے کہ اگر میرا حیض کھل کر زیادہ مقدار میں آئے تو میں ٹھیک ہو سکتی ہوں۔ کیونکہ جب پہلے حیض آیا کرتا تھا کھل کر آتا تھا اور بغیر تکلیف کے آیا کرتا تھا معالج حضرات بھی اس کی مرضی کے مطابق حیض زیادہ لانے کی غذا دوا اور تدابیر کرتے ہیں یعنی مدر حیض ادویہ اغذیہ دیتے ہیں، جو سب کی سب عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ ہوتی ہیں، چونکہ رحم میں پہلے ہی غدد و غشا مخاطی میں تحریک و سوزش ہوتی ہے۔ ایسے نسخہ جات بھی غدی تحریک بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کو حیض پہلے سے بھی کم آنے لگتا ہے اور اکثر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

قارئین سے ذہن نشین کر لیں کہ عسر الطمث یا تنگی حیض کی حالت میں رحم میں غشا مخاطی شدید سوزش ناک ہوتی ہے جب تک سوزش کم یا ختم نہیں ہوگی حیض تکلیف سے ہی آئے گا لہٰذا علاج کا تقاضا ہے کہ رحم کے اندر سوزش کو تحلیل کرنے کی تدابیر و علاج کریں فوراً تکلیف رفع ہوگی

**یادداشت** قارئین یہاں اس نقطہ کو ذہن میں رکھیں کہ اور ایسی مریضہ کو بھی سمجھائیں کہ میرے علاج سے پہلے رحم کی سوزش رفع ہوگی جس کا ثبوت حیض کے دوران درد و تنگی کم ہوگی، آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

لیکن حیض پہلے سے بھی قدرے کم آئے گا۔ صرف ایک دو حیض کے دور پورے ہونے کے بعد حیض کھل کر اور بغیر تکلیف سے آنے لگے گا۔
لیکن اگر کمزوری اور کمی خون ہوئی تو آہستہ آہستہ خون پیدا ہو کر حیض بھی جلد پورا ہو جائے گا

## مجربات برائے عسر الطمث

ھوالشافی ، ریوند خطائی، نوشادر، کشنیز خشک، اسگند ناگوری،
ہر ایک ہم وزن۔

**مقدار خوراک** نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی گرم دودھ جس میں کچھ گھی دیسی ملایا گیا ہو۔

**افعال اثرات** اعصابی غدی ہیں۔ غدی سوزش جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو کے لئے تریاق ہے۔
عسر الطمث یا تنگی حیض کے لئے فوری اثر ہے۔

ھوالشافی ،، میتھ، تخم گاجر، تخم سونف، تخم کاسنی، تخم مکو،
ہر ایک ہم وزن، تمام ادویہ کو باریک کر لیں۔
۱½ سے ۳ ماشہ مقدار میں گرم دودھ میں گھی ملا کر دن میں تین بار کھلائیں۔ اگر شربت بزوری سے پلائیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

## جوشاندہ برائے عسر الطمث

ھوالشافی، تخم کاسنی، تخم خربوزہ، تخم خیارین، خارخسک، بھکڑو، سونف ہر ایک ۶ ماشہ



سب کو گرم پانی میں بھگو دیں، صبح جوش دے کر چھان لیں، اور تین حصے کر لیں،
ایک ایک حصہ شربت بزوری کے ساتھ پلائیں۔

## قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مجربات

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی عضلاتی اور اعصابی غدی نسخہ جات عسر الطمث کے رفع کرنے کے لئے بیحد مفید ہیں۔

## اعصابی غدی

ھوالشافی ،، سہاگہ بریان، ست ملٹھی، ریوند خطائی، شیر عشر، سقمونیا،
۱ تولہ، ۲ تولہ، ۴ تولہ، ½ تولہ، ۱ تولہ

تمام ادویہ کو پیس کر شیر عشر میں تھوڑا تھوڑا کر کے ملائیں، حب بقدر نخود تیار کریں، ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

**افعال اثرات** اعصابی غدی ہیں، غدی سوزش خصوصاً عسر الطمث جو رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش سے ہوتی ہے کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسی طرح پیچش، جلن، گھبراہٹ کے لئے مفید دوا ہے۔

# بندشِ حیض

| نام اردو | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| حیض کا بند ہونا | احتباسِ حیض ، | AMENORRHEA |

**تعارف** نوجوان عورتوں کو جو ہر ماہ حیض آیا کرتا ہے کسی وجہ سے بالکل آنا بند ہو جاتا ہے اسے بندشِ حیض کا نام دیتے ہیں۔

**علامات:** ہر ماہ جو حیض آیا کرتا تھا اب نہیں آتا۔ مریضہ کا جسم بے ڈول اور پھولنا شروع ہو جاتا ہے، جسم پر چربی بھر جاتی ہے، رطوبات کثرت سے جمع ہو کر موٹاپا کا سبب بنتی ہیں، دم چڑھتا ہے، جسم کا رنگ سرخ ہونے کی بجائے سفیدی مائل، گورا، پھیکا ہو جاتا ہے۔ کمی خون نمایاں ہوتی ہے۔

بعض دفعہ سردی لگنے یا بھیگنے سے یکدم خون آنا بند ہو جاتا ہے:

بعض عورتوں کو حیض تو نہیں آتا۔ لیکن ناک، منہ، معدہ یا پھیپھڑوں سے آنے لگتا ہے جسے عوضی یا قائم مقامی حیض بھی کہتے ہیں

**اسباب:** عورت کا بلغمی یا صفراوی مزاج ہونا، رطوبات جسم بڑھ جانا، لیم شحیم ہونا، کمی خون، سیلان الرحم، پردۂ بکارت میں خلقی سوراخ ہی نہ ہونا۔

## قانونِ مفرد اعضا اور بندشِ حیض کی حقیقت

قانون مفرد اعضا، جب حیض آنے اور حیض کے بند ہونے کے متعلق اسباب بیان کرتا ہے تو اس کی متعلق ایک قانون پیش کرتا ہے جو یہ ہے کہ

جب حیض درست حالت میں آتا ہے تو عورت کے جسم خصوصاً رحم کے عضلات میں تحریک



خشکی اور رطوبات کی کمی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس جب حیض بند ہو جاتا ہے تو عورت کے جسم میں خصوصاً اس رحم کے اعصاب میں تحریک، رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب خون حیض آتا ہے تو رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور جب حیض بند ہوتا ہے تو رطوبات کی کثرت اور خشکی کی کمی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بندشِ حیض کی تکلیف اس وقت ہوگی جب رطوبات کی کثرت ہوگی

## علاج

قانون مفرد اعضا کی رو سے بندشِ حیض کی مریضہ میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے، لہٰذا حیض کھولنے کے لیے رطوبات کم کرنے والی غذا و دوا کھلانی پڑے گی جنہیں قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی اغذیہ و ادویہ کہتے ہیں کھلائی جائیں گی۔

جونہی رطوبات کی کمی ہوگی فوراً حیض جاری ہو جائے گا۔ اگر خون کی کمی ہوگی وہ بھی پوری ہو جائے گی

## مجرباتِ بندشِ حیض

**حبِ مدرِ حیض:** ھو الشافی

| مصبر | ہیراکسیس | زعفران |
| --- | --- | --- |
| ۲ تولہ | ۳ تولہ | ۱ تولہ |

**ترکیب تیاری:** اول زعفران پیس لیں پھر ہیراکسیس اور مصبر پیس کر ملا لیں

پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کریں۔

**موقع استعمال** حیض آنے کے دنوں میں ہفتہ قبل دو دو گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی سے کھانے کی ہدایت کریں۔ غدی اعضلاتی کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

چند دنوں کے اندر اندر حیض کھل کر آنے لگے گا، اگر خون کی کمی ہوگی تو پہلے ماہ خون نہیں آئے گا۔ البتہ دوسرے ماہ بغیر تکلیف سے ذرا کم آئے گا تیسرے ماہ خون کھل کر آئے گا۔

**یادداشت** اس نسخہ میں ُمصبر شامل ہے جو جلاب آور بھی ہے اگر پاخانہ دو تین بار سے زیادہ پچپش کی صورت میں آنے لگے تو دو دن بند کر کے ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں پھر بغیر تکلیف حیض آنے لگے گا۔ قبض بھی رفع ہو جائے گی۔

**ھوالشافی** جند بدستر، مرمکی، دارچینی،
ا تولہ ۲ تولہ ا تولہ

حب بقدر نخود بنالیں۔ ۲،۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی

**افعال اثرات:** عضلاتی غدی ہیں، بندش حیض میں بے حد مفید ہے۔

**ھوالشافی** سنگھاڑا، مصبر، حنظل، مرمکی، ہینگ۔
۲ تولہ ا تولہ ا تولہ ۵ تولہ ا تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ کرلیں، یا حب بقدر نخود بنالیں، ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی،

**افعال اثرات:** عضلاتی غدی مقوی ہیں، بے حد مقوی و محرک عضلات ہے۔



ریاح شکم، درد پیٹ قبض کے لئے بے ضرر ہے، مدتوں کا بندش حیض جاری ہو جاتا ہے۔

**یادداشت** اگر سردی لگنے سے اچانک حیض بند ہو تو بیڈو پر ریت گرم سے ٹکور کرائیں۔ گرم گرم چائے اور گوشت کا شوربا پلائیں۔

**یادداشت** قارئین اگر ہمارے ذہن میں یہ بات سما چکی ہے کہ لحیم شحیم اور موٹی عورتیں اعصابی تحریک میں مبتلا ہوتی ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ عورتیں تو اکثر غدی تحریک سے موٹی ہوتی ہیں۔ لہٰذا علاج لحیم شحیم کا نہ کریں بلکہ تحریک و مزاج معلوم کر کے علاج شروع کریں۔ انشاءاللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

جو نسخہ جات میں نے اوپر درج کئے ہیں وہ تقریباً اعصابی تحریک میں مبتلا عورتوں کے لئے مفید ہیں۔ چاہے وہ پتلی دبلی ہوں چاہے لحیم شحیم ہوں سب کیلئے مفید ہیں۔ جو عورتیں غدی تحریک کی وجہ سے لحیم شحیم ہوں۔ یا غدی تحریک کی وجہ سے حیض کی بندش اور کمی خون میں مبتلا ہوں اور جنہیں حیض کے دنوں میں قدرے تکلیف ہوتی ہو تو یہ مجربات مفید ہیں۔

## غدی تحریک کی وجہ سے بندش حیض کیلئے

## مجربات

**سفوف مدر حیض** تخم کاسنی، مغز خیارین، مغز خربوزہ، تخم گاجر، ابہل، ہر ایک ہم وزن۔

تمام ادویہ باریک پیس کر ۲،۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ شربت بزوری یا عرق سونف سے پلائیں۔

**جوشاندہ مدرحیض**

ھوالشافی:۔ حب قرطم، گاؤزبان، پرسیاؤشاں، تخم خربوزہ، ہرایک چھ چھ ماشہ ½ ۱ پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان کر نصف صبح نصف شام پلائیں۔

ھوالشافی:۔ ریوندخطائی، قلمی شورہ، جوکھار، زیرہ سفید، ہرایک تولہ تولہ، چینی حسب ضرورت،

مقدارخوراک:۔ تین سے چھ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی،

## مجربات قانون مفرداعضا کے فارماکوپیا سے

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مدرحیض نسخہ جات عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی میں۔ جو یہ ہیں۔

## عضلاتی اعصابی ملین

ھوالشافی:۔ آملہ ، کرنجوہ ، ببلہ سیاہ بریاں ، پھٹکری بریاں

۱ تولہ ۱ تولہ ۳ تولہ ۲ تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر حب بقدر نخود تیار کریں، ۲،۲ گولی دن میں تین بار، ہمراہ تازہ پانی یا قہوہ،



نوٹ:۔ اگر مریضہ کو قبض شدید ہو۔ ور عضلاتی اعصابی ملین سے رفع نہ ہو تو عضلاتی اعصابی اسہل جو مندرجہ بالا نسخہ میں ہڑ جلابہ ۸ تولہ ملانے سے بن جاتا ہے۔

**افعال اثرات** عضلاتی اعصابی ہیں، عضلات وقلب کو کیمیائی طور پر تحریک دیکر فاضل رطوبات کو ختم کرتا ہے، کمی خون رفع کرکے جسم کو سرخ اور چست بنا دیتا ہے۔ ایسی عورتیں جنہیں رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک سے کمی خون اور بندش حیض ہو اس کے استعمال سے رطوبات ختم ہوجاتی ہیں جسم سرخ ہوجاتا ہے اور حیض جاری ہوجاتا ہے

## عضلاتی غدی ملین

ھوالشافی:۔ لونگ ، دارچینی ، جلوتری ، مصبر

۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۳ تولہ

**افعال اثرات** عضلاتی غدی ہیں، عضلات وقلب کو تحریک دینے کی بہترین دوا ہے، نزلہ، کھانسی، زکام، دمہ، شوگر، تسکین قلب اور بندش حیض کے لئے بے حد مفید ہے، نہایت اعلیٰ درجہ کا قبض کشا

## غذا

غدی تحریک سے بندحیض کی مریضہ کے لئے یہ غذا مفید ہے

صبح:۔ مربہ گاجر، دودھ میں دیسی گھی کی جلیبیاں، قبض ہو تو گلقند، دوپہر: مولی، مونگرے، شلغم، گاجر، کدو، توری ٹینڈے، پیٹھا، کالی مرچ سے پکاکر کھلائیں۔

# قرآن حکیم اور پیدائش انسانی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۚ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۚ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

**ترجمہ:** اور تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو سنی ہوئی مٹی سے۔ پھر رکھا ہم نے اس کو نطفہ بنا کر قرارگاہ رحم میں۔ پھر بنایا ہم نے اس نطفہ کو خون کی پھٹکی پھر بنایا ہم نے اس خون کی پھٹکی کو گوشت کا لوتھڑا۔ پھر بنایا ہم نے اس گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں۔ پھر پہنایا ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت۔ پھر پیدا کیا ہم نے اس کو نئی صورت میں۔ پس برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

## تشریح

(۱) سلالہ کے معنی ہیں خلاصہ پس سلالۃ من طین کے معنی ہیں خلاصہ گل یعنی مٹی کا خلاصہ یا سنی ہوئی مٹی۔

(۲) نطفہ کے معنی ہیں مرد کا مادہ تولید یعنی مرد کا مادہ تولید جب عورت کے مادہ تولید (منی) سے ملتا ہے تو نطفہ قرار پاتا ہے یا رحم میں حمل ٹھہر جاتا ہے۔

(۳) علق کے تین معنی ہیں: ۱۔ جما ہوا خون۔ ۲۔ ایک دوسری سے علاقہ رکھنے والی چیز یا چمٹی ہوئی چیز۔ ۳۔ جونک

اگرچہ اکثر مترجمین نے علق کے معنی جمے ہوئے خون کی مناسبت سے خون کی پھٹکی کئے ہیں۔ جو بظاہر بالکل مناسب ہیں۔ اور بعض نے خاص کر سر سید احمد مرحوم نے جونک کی مناسبت سے اس کے معنی کرم منی کے لئے ہیں۔ لیکن درحقیقت اس دوسرے لغوی معنی اس کے اصطلاحی معنوں کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

کیونکہ جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید سے مل جاتا ہے یعنی کرم منی اور بیضہ انثیٰ کا باہم وصال ہو جاتا ہے تو وہ رحم کی اندرونی جھلی پر کسی جگہ چمٹ جاتا ہے چونکہ یہ جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس کو علقہ سے تعبیر کرنا نہایت مناسب اور صحیح ہے۔

مضغہ کے معنی ہیں گوشت کا لوتھڑا چنانچہ جب علقہ بڑھ کر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے، تب اس کو مضغہ کہتے ہیں۔

**فائدہ** مذکورہ بالا آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا میں انسان کی پیدائش پہلے مٹی کے خمیر سے بتائی گئی ہے اور پھر نطفہ سے۔

اگرچہ اس کی تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ بعض مترجمین نے کی ہے کہ نطفہ غذا کا خلاصہ ہے اور غذا بہر صورت مٹی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے بلحاظ دیگر نطفہ بھی مٹی سے پیدا ہوا۔ اور انسان بھی مٹی سے۔

لیکن حقیقتاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں تمام نباتات اور حیوانات پہلے ہی سے پیدا کئے گئے ہیں اور پھر ان میں تولید و توالد کا سلسلہ شروع کیا گیا چنانچہ نباتات و حیوانات میں تخم یا نطفہ کا مادہ پیدا نہیں کیا گیا۔ ان کی تولید بغیر جوڑے کے طریق انقسام سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ اب تک جراثیم اور بعض حشرات الارض وغیرہ میں ہوتی ہے اور جن حیوانات میں نطفہ کا مادہ پیدا کیا گیا ہے اس کا جوڑا پہلے طریق انقسام سے پیدا ہوا جیسے حضرت آدم سے اماں حوا پیدا ہوئیں۔ پھر توالد و تناسل سے ان کی پیدائش یا نسل بڑھتی رہی جیسا کہ اب تک بعض حیوانات اور نوع انسان میں جاری ہے۔

## جہان اصغر

جاننا چاہئے کہ اس کائنات کو جہانِ اکبر اور انسان کو جہان اصغر کہتے ہیں مندرجہ بالا آیات میں ان کی ابتدا کو بجی ہوئی مٹی سے بتایا گیا ہے جسے ایک تخم (نطفہ) کی صورت میں رحم میں رکھا جو بڑھ کر انسانی بچہ کی صورت میں ایک خاص مدت کے بعد اس جہان فانی میں قدم رکھتا ہے۔

## تخم نطفہ۔ خلیہ (CELL)

جاننا چاہئے کہ انسان کی ابتدائی صورت کو محققین تخم۔ نطفہ۔ اور خلیہ کے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ نطفہ۔ تخم یا خلیہ ایک حیوانی ذرہ ہے۔ جس میں زندگی کے ساتھ تولیہ کی قوت بھی ہوتی ہے اس میں نظام غذائیہ نظام تصفیہ اور نظام ہوائیہ قائم ہیں۔ اس کو انگریزی میں کیسہ (سیل) بھی کہتے ہیں۔ ذہن نشین کر لیں کہ ہر خلیہ اپنے اندر رطوبت اور زندگی کا مرکز رکھتا ہے۔ تمام جسم



مختلف خلیوں و کیسوں سے مرکب ہے جن کا آپس میں گہرا تعلق ہے یاد رکھیں کہ کائنات میں جہاں بھی زندگی پائی جاتی ہے چاہے وہ حیوانات ہوں چاہے نباتات وہاں پر زندگی ایک خلیہ کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ یہ خلیے کہیں آزاد کہیں آپس میں ملے ہوئے پائے جاتے ہیں انسان میں چار قسم کے خلیات انسانی جسم کو مل کر بناتے ہیں۔

قارئین اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ خلیات جب اپنی زندگی مکمل کر لیتے ہیں تو وہ مرنے کی بجائے مزید نئے خلیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اس امر کا اندازہ اس حقیقت سے لگالیں کہ ہر ڈھائی سال بعد انسانی جسم کے تمام خلیات نئے خلیوں میں بدل چکے ہوتے ہیں۔

## جسم انسانی میں پائے جانے والے خلیوں کے نام

جسم انسان میں پائے جانے والے خلیوں کے ترتیب وار نام یہ ہیں۔

(۱) الحاقی خلیات۔ انہیں کنکٹو ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج الحاقی بنتی ہے۔ عرف عام میں انہیں ہڈیاں بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔

(۲) عضلاتی خلیات۔ انہیں مسکولر ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج عضلاتی یعنی گوشت پوست اور قلب بنتا ہے۔ عرف عام میں انہیں گوشت بنانے والے خلیات کہتے ہیں

(۳) غدی خلیات۔ انہیں اپیتھیل ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج غدی یعنی غدد و غشاء مخاطی اور جگر بنتا ہے عرف عام میں انہیں غدد بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔

۴۔ اعصابی خلیات۔ انہیں نروس ٹشوز بھی کہتے ہیں ان سے نسیج اعصابی یعنی اعصاب (دماغ) بنتے ہیں۔ عرف عام میں انہیں اعصاب بنانے والے خلیات کہتے ہیں

## بنیادی وحیاتی خلیات

مندرجہ بالا خلیات میں الحاقی خلیات بنیادی خلیات کہلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے بننے والی ہڈیاں بنیاد کا کام دیتی ہیں۔

## حیاتی خلیات

الحاقی خلیات کے علاوہ جسم انسان میں پائے جانے والے دوسرے خلیات حیاتی خلیات کہلاتے ہیں کیونکہ ان سے بننے والے اعضاء سے جسم انسانی رواں دواں اور زندہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی اپنا کام چھوڑ دے تو انسان مر جاتا ہے۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے انہیں حیاتی خلیات کہتے ہیں۔ اور ان سے بننے والے مفرد اعضاء کو حیاتی اعضاء کہتے ہیں، جو یہ ہیں۔ قلب، جگر، دماغ

## حیاتی مفرد اعضا کا باہمی تعلق

حیاتی مفرد اعضاء کا باہمی تعلق بھی ہے۔ یعنی ایک حیاتی مفرد عضو دوسرے حیاتی مفرد عضو کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مزاجاً ان کی کیفیات ایک دوسرے میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جگر میں تری غدی اعصابی کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ تو دماغ میں گرمی اعصابی غدی کی صورت میں موجود ہے۔ لہٰذا جگر اپنی مشینی تحریک تری کے بغیر نہیں چلا سکتا تو دماغ اپنی کیمیائی تحریک گرمی کے بغیر مکمل نہیں کر سکتا۔ بالکل اسی طرح قلب اپنی مشینی تحریک جگر کی گرمی کے بغیر پوری نہیں کر سکتا تو جگر اپنی کیمیائی تحریک قلب کی خشکی کے بغیر انجام نہیں دے سکتا۔



لہٰذا مندرجہ بالا حقائق کی وجہ سے ہم کہہ سکتے کہ حیاتی مفرد اعضاء کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا باہمی تعلق ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک اپنا کام چھوڑ دے تو دوسرے مفرد اعضاء بھی کام بند کر دیتے ہیں جس سے موت واقع ہو جاتی ہے

## صحت و امراض

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ حیاتی مفرد اعضاء ایک دوسرے کی مدد کے بغیر کوئی کام انجام نہیں دے سکتے لہٰذا جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ تو انسان تندرست و صحت مند رہتا ہے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک ضرورت سے کم و بیش افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے حیاتی مفرد اعضاء کے افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے انسان بیمار ہو جاتا ہے اور تکلیفوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

## موت

جب تک حیاتی مفرد اعضاء معمولی کمی بیشی سے افعال انجام دیتے ہیں۔ تو انسان بیمار کہلاتا ہے اور جب کسی مفرد عضو کے افعال شدید تیز ہو جائیں اور دوسرے مفرد اعضاء انتہائی کمزور ہو جائیں تو انسان شدید بیمار بلکہ قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ اور جب انتہائی کمزور مفرد اعضاء اپنا کام چھوڑ دیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

## وضع حمل سے لے کر تمام زندگی

وضع حمل سے بچہ مکمل انسان کی صورت میں اس دنیا میں آتا ہے۔ یعنی اس کے تمام مفرد اعضاء نئے نئے کام کرنے میں نہایت مستعد ہوتے ہیں

اگر انہیں ضرورت کے مطابق ماحول اور غذائی ضروریات میسر آرہی ہیں تو بڑھتا، پھولتا ہنستا کودتا ہے اور اپنی نشو نما مکمل کرتا رہتا ہے۔

لیکن اگر مناسب ماحول اور کسی وجہ سے صحیح غذا میسر نہ آئے تو وہ بیمار رہنے لگتا ہے لگتا ہے اس کا علاج فوراً ہونا چاہیئے۔

اس کا علاج قانون مفرد اعضاء نے بہترین طریقہ سے پیش کیا ہے۔ کہ معالج کو چاہیئے کہ بچہ، جوان، بوڑھا کوئی بھی ہو یا کسی بھی عمر میں ہو اس کے محرک و مسکن مفرد اعضاء کی تشخیص کرے۔ جس کی تشخیص محض ظاہری علامات اور قارورہ سے سائنٹیفک طریقہ سے ہو جاتی ہے۔

جب یقین ہو جائے کہ مریض کے فلاں مفرد اعضاء میں تحریک ہے اور فلاں میں تسکین ہے تو جس مفرد اعضاء میں تسکین کی تصدیق ہو چکی ہے اس میں تحریک پیدا کریں۔ یعنی اس مفرد عضو کی غذا و دوا مریض کو کھلائیں اور محرک مفرد عضو کی غذا دوا بند کر دیں۔ تازہ اور نئی بیماری تو چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں میں رفع ہو جاتی ہے۔ اور پرانی اور مزمن بیماری چند دنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔

---



# طبی نکتہ نگاہ سے پیدائش انسانی

---

جاننا چاہیئے کہ ابتدا میں ہر ایک پودا اور ہر ایک حیوان اپنی ابتدا صرف ایک کیسہ (سیل) سے شروع کرتا ہے یعنی ہر ایک نباتات یا حیوان ایک ذرہ یا کیسہ سے بننا شروع کرتا ہے۔ نباتات میں نباتی انڈا رحم گل میں زردگل کی دھول سے باردار ہو کر تخم بنتا ہے۔ اور اگر حیوانی انڈا (اوودم) ہو تو رحم مادہ حیوان میں نر حیوان کے نطفہ سے باردار ہو کر بشکل جنین نشو نما پاتا ہے۔

بالکل اسی طرح سے حضرت انسان بھی بیضہ انثیٰ یا عورت کے انڈا سے تخم انسان یا کرم منی کے حسن اتصال یا وصال سے حمل قرار پا کر بصورت بچہ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیضہ انثیٰ (اوودم) اور تخم انسانی یا کرم منی کا علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا جائے۔

**اوودم:-**

عورت کے مادہ تولید میں نہایت چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔ ہر گول دانے کو اوودم یا بیضہ انثیٰ یا عورت کا انڈا کہتے ہیں۔ اس کا قطر [illegible] انچ ہوتا ہے۔ اس کے اندر پروٹوپلازم یعنی مادہ حیات ہوتا ہے۔ اسے زردی بیضہ بھی کہتے ہیں۔

اودم کے اوپر دو غلاف یا دو طبق ہوتے ہیں، چنانچہ اندرونی طبق کو جو قدرے دبیز اور شفاف ہوتا ہے جسے زونا پے لیوسڈا کہتے ہیں۔ اور بیرونی باریک طبق کو وٹلائن ممبرین یا غلاف زردی بیضہ کہتے ہیں۔

اودم اور غلاف میں نہایت باریک باریک دھاریاں اور سوراخ دکھائی دیتے ہیں جن کی راہ کرم منی اودم میں داخل ہو کر اُسے باردار کر دیتا ہے۔ اودم خصیۃ الرحم کے اندر عورت کے مادہ تولید سے پیدا ہوتا ہے اور قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں آتا ہے۔

## یادداشت

کرم منی کا بیضہ انثیٰ میں داخل ہو کر اسے باردار کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرد کے مادہ تولید میں قوت عاقدہ اور عورت کے مادہ تولید میں قوتِ منعقدہ ہوتی ہے۔

## کرم منی (سپرمیٹوزوآن)

مرد کے مادہ تولید میں بھی ایک چھوٹا سا کرم بیضوی شکل کا ہوتا ہے جس کو ڈاکٹری میں سپرمیٹوزوآن یا کرم منی یا تخم انسان کہتے ہیں اس کا ایک سر اور ایک لمبی متحرک دم ہوتی ہے۔ یہ کرم منی ۱/۴۰۰ انچ لمبا ہوتا ہے اس کا سر جو اس کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے اس کی لمبائی ۱/۱۰ حصہ ہوتا ہے اس کے سر میں ہی نیوکلی آس دجو مرکز حیات) ہوتا ہے اور اس میں تمام ضروری کروموسومز ہوتے ہیں۔ کرم منی کا سر چپٹا لیکن نیزہ کی طرح نوک دار ہوتا ہے جس کے ذریعہ یہ اودم کے غلاف کے باریک سوراخوں کے اندر گھس جاتا ہے یہ اپنی دم کے ذریعہ دودی حرکت کرتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ مناسب حالات و ماحول میں کئی کئی روز تک زندہ رہ سکتا ہے۔

## یادداشت

آج کل حیوانات کی منی جس میں ان کے کرم ہوتے ہیں ایک مخصوص قسم کی تھرماس



میں محفوظ کئے ہوتے ہیں۔ جو بوقت ضرورت اسی نوع کی مادہ کے رحم کے اندر بذریعہ سرنج پہنچادی جاتی ہے جس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح مرد کی منی بھی مخصوص درجہ حرارت پر ٹیوبوں میں بند کر کے محفوظ کی جاتی ہے۔ جن ملکوں میں جائز اور ناجائز کا فرق نہیں ہوتا ہے اِن ملکوں کی خود غرض عورتوں کے رحم میں بذریعہ سرنج محفوظ شدہ منی بوقت ضرورت داخل کی جاتی ہے

# اِنعقادِ نطفہ

جب اودم کے اندر کرم منی داخل ہو جاتا ہے تو وہ باردار ہو جاتا ہے۔ یعنی ان دونوں نر و مادہ کیسوں کے وصال پر یا یک جا ہونے سے نطفہ قرار پاتا ہے اور ان دونوں کیسوں کا ملاپ قاذف نالی کے رحم کے اندر والے سرے کے پاس ہوتا ہے جس راستہ سے کرم منی اودم میں داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے اوپر پتلی سی جھلی پیدا ہو کر اس سوراخ کو بند کر دیتی ہے۔ لیکن اگر اتفاق سے یہ سوراخ جلد بند نہ ہو تو ایک اور کرم منی اس میں داخل ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ عجیب الخلقت پیدا ہو جاتا ہے جس کے دو سر، چار آنکھیں وغیرہ ہوتی ہے۔

## یادداشت

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عورت کا بیضہ انثیٰ اپنے اندر عورت کے تمام اعضا کے لطیف ترین اجزا لئے ہوئے ہوتا ہے انہیں اجزاء کو جو اودم کے اندر پائے جاتے

ڈیما، کروموسومز کہتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کرم منی کے جوہر حیات میں بھی مرد کے تمام اعضاء کے لطیف ترین اجزاء ہوتے ہیں یہ بھی کروموسومز ہی کہلاتے ہیں۔

یاد رکھیں یہی زیادہ کے کروموسومز نومولود بچہ میں والدین کے عادات وخصائل منتقل کرنے کا سبب بنتے ہیں یعنی انہیں کے سبب بچے شکل وصورت سیرت کردار وافکار میں ماں باپ کے مشابہ ہوتے ہیں

## استقرارِ حمل وجنین میں تبدیلیاں

جونہی کرم منی اور بیضہ انثیٰ کا ملاپ ہوتا ہے۔ تو اسے قرار نطفہ، حمل ٹھہر جانا یا استقرار حمل کہتے ہیں۔ جونہی حمل ٹھہرتا ہے اس میں فوراً مخصوص قسم کی تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

## ایک اہم نقطہ

یاد رکھیں کرم منی ہی مکمل انسان ہے جو اول بیضہ انثیٰ یا عورت کا انڈا اور بعد میں رحم مادر میں پرورش پا کر بصورت انسانی بچہ تقریباً 9 ماہ بعد پیدا ہو جاتا ہے۔

## یادداشت

جب کرم منی بیضہ انثیٰ میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ بیضہ انثیٰ سے اپنی غذا جذب کرنا شروع کر دیتا ہے اور بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب بیضہ انثیٰ کے اندر کرم منی کی غذا ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ شہتوت نما خوشہ بن چکا ہوتا ہے۔ جب کچھ وقت



اسے غذا نہیں ملتی تو وہ بیضہ توڑ کر غذا کے حصول کے لئے قاذف نالی سے نکل کر رحم مادر میں کسی جگہ چمٹ جاتا ہے اور رحم سے اپنی غذا حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے جو تقریباً 9 ماہ تک رحم مادر سے ہی حاصل کرتا رہتا ہے پھر 9 ماہ بعد رحم میں بھی اس کے لئے غذا ختم ہو جاتی ہے۔ جب بھوک لگتی ہے اور غذا نہیں ملتی تو رحم سے وضع حمل کی صورت میں اس جہان فانی میں انسانی بچہ کی شکل میں باہر آ جاتا ہے اور پیدا ہوتے ہی غذا کے لئے رونا پیٹنا شروع کر دیتا ہے۔

خدا تعالٰے کی رحمتوں اور نوازشوں کی اس کے لئے کہیں بھی کمی نہیں ہوتی جہاں جاتا ہے وہاں اس کی آمد سے پہلے اس کی غذا کا انتظام بڑے احسن طریقے سے موجود ہوتا ہے۔ جونہی انسانی بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔ فوراً اس کی ماں یا اس کی دایہ اسے نہلا دھلا کر اس کے منہ میں ماں کا دودھ دپستان، ڈالتی ہے جسے وہ اس طرح چوسنا شروع کر دیتا جیسے بڑی مدت سے چوسنا سیکھا ہوا ہے

ماں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بچہ ذرا سا بھی ہلے جلے یا روئے فوراً ماں کے پستانوں سے جوش محبت سے فوارے کی طرح دودھ رسنے لگتا ہے۔ ماں بچہ کو فوراً سینہ وگود میں لے کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً ڈھائی سال تک جاری رہتا ہے پھر بچہ کے لئے ماں کے پستانوں میں بھی غذا ودودھ ختم ہو جاتی ہے تو وہ حیوانی دودھ اور اجناس پھلوں وغیرہ کو کھانا شروع کر دیتا ہے اب تمام زندگی معمولی ردوبدل کے ساتھ اسی قسم کی غذا کھاتے ہوئے گذار دیتا ہے۔

جب اس کے لئے اس جہان فانی سے کھانے پینے عیش کرنے کی مدت

ختم ہو جاتی ہے تو وہ ابدی زندگی کے لئے اس جہان فانی سے موت حاصل کر کے رخصت ہو جاتا ہے۔

# ماں کے پیٹ میں بچے کا بڑھنا

کرم منی بیضہ انثیٰ میں پہلے سات دن قاذف نالی کے اندر ہی رہتا ہے اور اس میں بطریق انقسام سے بڑھنے لگتا ہے۔ اب تک ایک ہفتہ سے کم کا جنین نہیں دیکھا گیا دوسرے ہفتہ میں جنین کی لمبائی $\frac{1}{12}$ انچ ہوتی ہے۔ نقطہ قلب پیدا ہو چکا ہوتا ہے جنین کے اوپر دو غلاف امنیاں و کوریاں بن جاتے ہیں۔

تیسرے ہفتہ جنین کی لمبائی $\frac{1}{12}$ انچ ہوتی ہے۔ دماغ کے حصص نمایاں ہوتے ہیں آنکھ کان بننے لگتے ہیں۔

چوتھے ہفتہ لمبائی $\frac{1}{4}$ انچ وزن تقریباً سوا ماشہ جسامت مکھی کے برابر شکل بیضوی گاؤدم۔ سر بڑا اور دم باریک۔ منہ کے مقام پر گہرا نشان۔ آنکھوں کے مقام پر دو سیاہ نقطے۔ دل کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ پھیپھڑے اور لبلبہ نمایاں ہوتے ہیں۔

پانچویں ہفتے ہاتھ پاؤں بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ شریان اعظم اور شریانیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہنسلی کی ہڈی۔ اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں استخوانی مرکز پیدا ہو جاتا ہے۔

چھٹے ہفتے میں وزن قریباً پونے دو ماشہ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان اور منہ کے سوراخ نمایاں ہوتے ہیں۔ سر اور دھڑ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ ریڑھ کا ستون۔ کھوپڑی اور پسلیاں بصورت کری بن چکی ہوتی ہیں۔ دماغ کے نلاف۔ مثانہ گردے زبان حنجرہ اور



LENGTH OF EMBRYO AT DIFFERENT AGES

G

H

G—5 months
192 mm.

H—6 months
230 mm.

G H.—Drawn to half of actual size.
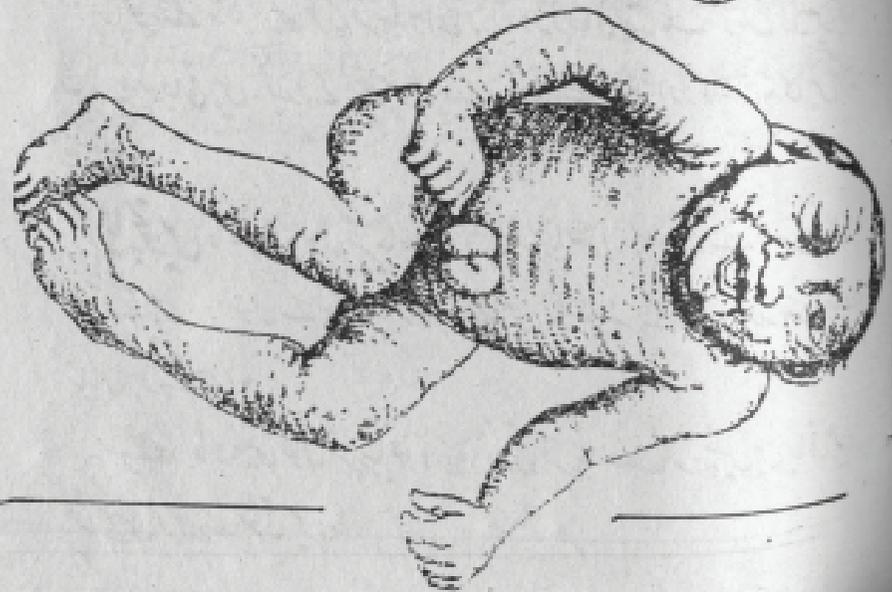
Fig. 221.—Double monster with a single head and double bodies.

Fig. 222.—Ischiopagus.
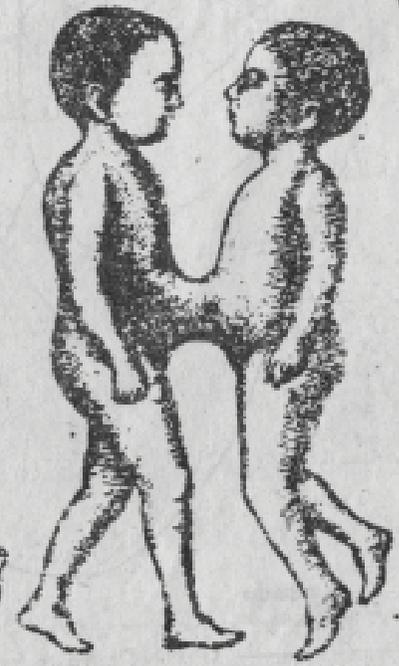
دانتوں کے ابجار ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ساتویں ہفتہ میں زبان کلائی، جانگ و ٹانگ اور انگلیاں تمیز ہو سکتی ہیں۔ کلائی اور کولہے کی ہڈیاں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ تھوک کے غدود، گردہ اور تلی بننے لگتی ہے۔

آٹھویں ہفتہ عضلات نمایاں ہوتے ہیں۔ پسلیاں، مثانہ، بازوں کی ہڈیاں اور پنڈلی، ہڈیوں، تالو، اور بالائی جبڑے کی ہڈیوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتہ میں طول قریباً ایک انچ وزن چار ماشہ۔ جنسی اعضاء بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خصیۃ الرحم، اندام نہانی، خصیے اور عضو تناسل تمیز ہو سکتے ہیں۔ مرارہ بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتے میں طول قریباً ایک انچ وزن ۳ ماشہ۔ غلاف قلب نمایاں ہو جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم اور خصیے اور اعضائے تناسل تمیز ہو سکتے ہیں

**تیسرے ماہ** میں طول ۲½ یا ۳ وزن ڈیڑھ تولہ جنین کی جنسیت تمیز ہو سکتی ہے۔ بال اور ناخن بننے شروع ہو جاتے ہیں۔

**چوتھے ماہ** میں طول قریباً ۶ انچ وزن دو ڈھائی چھٹانک۔ دماغ کی لپٹیں بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ جلد کے نیچے چربی پیدا ہو جاتی ہے۔ چوتڑ اور عانہ کی ہڈی میں مرکز بنتے ہیں۔

**پانچویں ماہ** میں طول قریباً ۱۰ انچ وزن قریباً سوا پاؤ ہو جاتا ہے۔ سر پہ بال نظر آتے ہیں۔ دانتوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ پسینہ کے غدود اور غدود لعابیہ نمایاں ہوتے ہیں۔

**چھٹے ماہ** میں طول قریباً ۱۲ انچ، وزن قریباً نصف کلو۔ پلکیں بن جاتی ہیں مگر آنکھیں ابھی بند ہوتی ہیں۔



**ساتویں ماہ** میں طول قریباً ۱۱۵ انچ وزن ڈیڑھ کلو آنکھیں کھل جاتی ہیں خصیے تقریباً فوتوں میں آجاتے ہیں۔ دماغی لپٹیں خوب نمایاں ہوتی ہیں۔

**آٹھویں ماہ** میں طول قریباً ۱۸ انچ وزن دو ڈھائی کلو۔ ناخن انگلیوں تک آجاتے ہیں۔ جنین اس ماہ میں لمبائی کی نسبت موٹائی میں زیادہ بڑھتا ہے۔

**نویں ماہ** میں طول قریباً ۱۰ سے ۰ ٹانگ وزن تین چار کلو ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ جنین لڑکا ہو تو لڑکی کی نسبت لمبا اور وزنی ہوتا ہے۔

نویں ماہ کے آخر میں یا پانچ سات روز گزرنے کے بعد وضع حمل ہو جایا کرتا ہے

## وقوع حمل میں عورت کی مرضی ضروری نہیں

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ حمل قائم ہونے میں عورت کی مرضی ضروری ہے لیکن حقیقت یوں نہیں ہے۔ کیونکہ جماع جبری میں باوجود عورت کی عدم خواہش اور دلچسپی کے اکثر حمل قرار پاجاتا ہے بلکہ بوقت مجامعت اگر عورت نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو تب بھی حمل قرار پا سکتا ہے۔

# یادداشت

جیساکہ اوپر بیان کر آیا ہوں کہ حمل صرف اس وقت قائم ہوتا ہے جب عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی میں یا رحم میں موجود ہو کیونکہ مرد کے جراثیم منویہ کے لئے بیضہ انثیٰ میں قدرتی کشش موجود ہوتی ہے۔

اگر جماع بلا ارادہ یا عورت کے عالم سکر یا بیہوشی میں کیا جائے اور اس وقت عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی یا رحم میں موجود ہو تو لازمی حمل ہو جایا کرتا ہے اس کے برعکس بیضہ انثیٰ کے نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی جماع میں حمل قائم نہیں ہو سکتا۔ یعنی چاہے عورت کی جتنی بھی خواہش ہمیشہ ناامید رہتی ہے۔

# حمل کی اقسام

جنین کی کیفیات و تعداد کے لحاظ سے حمل آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) حملِ طبعی۔ اگر عورت کا انڈا باردار ہو کر اور جوف رحم میں اگر نشو و نما پائے تو اُسے حمل طبعی یا حمل رحمی کہتے ہیں۔

(۲) حملِ غیر طبعی۔ اگر عورت کا بیضہ انثیٰ باردار ہو کر خصیۃ الرحم یا اس کی نالی نفیرہ میں یا جوف یا پردہ صفاق میں گر کر وہیں نشو و نما پائے تو اسے حمل غیر طبعی کہتے ہیں جو بلحاظ مقام کے تین قسم کا ہوتا ہے

(۱) اگر مبیض میں ہو تو حمل مبیضی۔

(۲) اگر نفیرہ میں ہو تو حمل نفیری اور اگر صفاق بطنی میں ہو تو اسے حمل بطنی کہتے ہیں



**نوٹ:** حمل غیر طبعی اکثر باعث ہلاکت حاملہ ہوا کرتا ہے۔

(۳) حملِ بسیط۔ اگر رحم میں صرف ایک ہی جنین ہو تو اسے حمل بسیط کہتے ہیں

(۴) حملِ توام۔ اگر رحم میں دُو سے زیادہ تو وہ حمل توام کہلاتا ہے۔

(۵) حملِ مرکب۔ اگر رحم میں دُو سے زیادہ جنین ہوں تو حمل مرکب کہلاتا ہے

(۶) اگر رحم میں جنین کے علاوہ سانپ یا کسی جانور کی شکل کا جنین ہو تو اسے حمل غیر طبعی اور حمل مختلط کہتے ہیں۔

(۷) حملِ کاذب یا رجا۔ جھوٹا حمل۔ بعض دفعہ حمل صادق نامعلوم اسباب سے متغیر و منقلب ہو کر گوشت کا لوتھڑا سا بن جاتا ہے جو اکثر پڑا رہتا ہے حیض بند ہونے کی وجہ سے حمل کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں جس سے حمل کا دھوکہ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے حمل میں رحم کے اندر حرکات قلب اور ضربان نہیں ہوتیں ایسا حمل کئی ماہ گزرنے کے باوجود وضع حمل نہیں ہوتا۔ جب رحم کی قوت اخراج بڑھتی ہے۔ تو اکثر جریان خون ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ وضع حمل کی علامات پیدا ہو کر گوشت کا لوتھڑا۔ یا کسی جانور کی شکل نما ٹکڑا خارج ہو جاتا ہے۔

(۸) حملِ علی الحمل۔ شاذ و نادر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک حمل قرار پا چکنے کے کچھ عرصہ بعد دوسرا حمل قرار پا جاتا ہے۔ ایسے حمل کو حمل علی الحمل کہتے ہیں۔

**نوٹ:** شاذ و نادر بعض عورتوں میں جن کے رحم میں پیدائشی طور پر ایک درمیانی پردہ پیدا ہو جاتا ہے جو رحم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ جب حمل قرار پاتا ہے تو رحم کے ایک حصہ میں حمل قرار پا جاتا ہے لیکن ایک ماہ بعد یا چند ماہ بعد جب میاں بیوی ملتے ہیں تو رحم کے دوسرے خالی حصہ میں بھی حمل قائم ہو جاتا ہے ایسے حمل کے جنین پیدا بھی اکثر الگ الگ وقت پر ہوا کرتے ہیں۔

# مدت حمل

حمل کی مدت عام طور پر ۲۷۸ دن قرار دی گئی ہے یعنی ماہ شمس یا انگریزی مہینوں کے حساب سے ۹ مہینے ۸ دن. بشرطیکہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قمری یا اسلامی مہینوں کے حساب سے ۹ ماہ اور بارہ دن لیکن کبھی کبھی اس مدت سے چند روز پہلے یا چند روز بعد بھی بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے.

# یادداشت

چونکہ ہر مذہب اور فرقہ کے لوگوں میں جائز اور حلال اولاد کا تصور پایا جاتا ہے اور جائز اور حلال اولاد ہی والدین کی جائز وارث ہوتی ہے اس لئے یورپین قوانین میں حمل کی مدت کم از کم ۱۵۰ روز یا ۶ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دس ماہ یا ۳۰۰ دن مقرر و متعین ہیں.

یعنی اگر کوئی عورت شادی کے کم از کم ۶ ماہ بعد یا زیادہ سے زیادہ ۱۰ ماہ بعد بچہ جنے تو وہ بچہ حلال اور والدین کا اور ان کی جائیداد کا جائز وارث ہوتا ہے. شرع محمدی میں بھی حمل کی مدت کم از کم ۶ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال مقرر ہے.

اگر حمل سات ماہ سے پہلے وضع ہو جائے یعنی اگر سات ماہ سے پہلے بچہ ہو جائے تو ایسا بچہ عموماً زندہ نہیں رہتا مگر شاذ و نادر ساتویں مہینے میں وضع ہونے سے نومولود زندہ رہ جایا کرتا ہے.



# علامات حمل

**تغیرات رحم.** حمل قرار پاتے سے پہلے رحم طول میں ½ ۲ انچ اور وزن ایک اونس یعنی نصف چھٹانک ہوتا ہے. لیکن حمل کے آخری ایام میں اس کا طول ۱۲ انچ اور وزن تقریباً ½ ۲ پونڈ ہو جاتا ہے کیونکہ حمل قرار پاتے ہی رحم بڑھنے لگتا ہے اور وقت ولادت تک بڑھتا ہے.

حمل کے پہلے تین ماہ تک رحم پیڑو میں معلوم نہیں ہوتا پھر رفتہ رفتہ رحم بڑھ کر چوتھے مہینے میں پیڑو کے اوپر ٹٹولنے سے محسوس ہوتا ہے. پانچویں مہینے ناف کے قریب آجاتا ہے. ساتویں مہینے رحم ناف سے دو انچ اوپر اور آٹھویں مہینے ناف سے پانچ انگشت اوپر محسوس ہوتا ہے. اور نویں مہینے میں محراب شکم تک بڑھ جاتا ہے.

**حیض کا بند ہونا** حمل قرار پاتے ہی خون حیض جسے عرف عام میں ماہواری یا پھول آنا کہتے ہیں. بند ہو جاتا ہے. اگر تندرست اور شادی شدہ عورت کی ماہواری کسی ماہ فوراً بند ہو جائے تو یہ بات اکثر قرار حمل کی ایک بڑی بھاری علامت ہوا کرتی ہے.

لیکن بعض اوقات مرض انیمیا یا فقر الدم یا کمی خون سے بھی حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور حمل کا شبہ ہو جاتا ہے.

**نوٹ:** شاذ و نادر بعض موٹی تازی عورتیں جنکے جسم میں خون وافر مقدار میں ہو حمل قرار پا چکنے کے تین ماہ بعد تک معمولی کمی کے ساتھ خون حیض آتا رہتا ہے.

**تھوک کا بکثرت پیدا ہونا** یہ بھی حمل قرار پانے کی ایک اہم علامت ہے جو شروع حمل میں ہوا کرتی ہے. بعض دفعہ حاملہ کے

منہ میں اس قدر پانی بھر آتا ہے کہ وہ تھوکتے تھوکتے تنگ آجاتی ہے۔

### متلی و قے

حمل ٹھہر جانے کے ایک سے چار ہفتے بعد صبح کے وقت اکثر حاملہ کا جی متلاتا اور بعض وقت اس کو ابکائیاں بھی آیا کرتی ہیں۔ لیکن بعض عورتوں کو وضع حمل تک یہ شکایات رہا کرتی ہے۔ جس سبب سے حاملہ کبھی اس قدر کمزور ہو جایا کرتی ہے کہ اس کی حفظ صحت و حیات کے لئے حمل گرا دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

### تغیر اندام نہانی

اندام نہانی۔ لب شرمگاہ۔ تیسرے ماہ سے ہی بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں اور نہایت ڈھیلے اور متخلل ہو جاتے ہیں تاکہ بوقت وضع حمل ضرورت کے مطابق پھیل کر وضع حمل میں مددگار ثابت ہوں۔ حمل کے تیسرے ماہ سے ہی اندام نہانی سے لیسدار رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔

### تغیر پستان

قرار حمل کے دو ماہ بعد چھاتیاں بڑھنی اور سخت ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ دبانے سے درد کرتی ہیں۔ بھٹنیوں کے گرد حلقے گہرے سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ ابتدا حمل میں بھٹنیوں کو دبانے سے سفید رطوبت نکلتی ہے۔ لیکن اخیر زمانہ حمل میں دودھ نکلتا ہے جس عورت کو پہلی بار حمل ہوا اس میں یہ علامت زیادہ قابل اعتبار ہوا کرتی ہے۔

### حرکت جنین

چوتھے پانچویں مہینے میں حمل کی علامات یقینی یعنی حرکات جنین اور ضربات قلب جنینی بذریعہ سینہ بین محسوس ہونے لگتی ہیں۔

**نوٹ**: ۱۔ جنین میں قلبی حرکات فی منٹ ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک ہوتی ہیں ڈاکٹری تجربات میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر قلبی حرکات فی منٹ ۱۲۴ ہو تو



لڑکا اور اگر ۱۴۴ ہوئی تو لڑکی ہوتی ہے۔
یہاں یہ بات ذہن نشین کریں کہ جنین کے قلب کی حرکات بے شک ۱۴۴ سے ۱۴۴ تک ہوتی ہے۔ لیکن حاملہ کے قلب کی حرکات صرف ۵ ہ تک ہوتی ہے۔

### شکم

چھٹے مہینے میں دیوار شکم بھر کر پیٹ تن جاتا ہے اور اس کا درمیانی خط ظاہر ہو جاتا ہے۔ ساتویں مہینے دیوار شکم پر چند ایک زرد مائل دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

### فم رحم

آٹھویں۔ نویں مہینے فم رحم قدرے کھل جاتا ہے۔

### قارورہ

قرار حمل کے دو ماہ بعد سے اخیر وقت یعنی وضع حمل تک پیشاب میں البیومن اور چربیلے اجزاء خارج ہوتے ہیں جن کی موجودگی سے تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر حمل کی تشخیص کر لیا کرتے ہیں۔

### اماس تہوج

بعض حاملہ عورتیں جن کے جگر گردے پہلے سے تیز ہوتے ہیں۔ حمل کے آٹھویں ماہ سے ان کے جسم پر سوجن اماس اور تہوج ہو جایا کرتا ہے۔ بعض حاملہ عورتوں کو اتنی سوجن آجاتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتی ہے

### چکر آنا

حمل کے تیسرے ماہ سے آٹھویں ماہ تک غدی تحریک بڑھتی رہتی ہے جونہی غدی تحریک کا اثر دخل بڑھتا ہے فوراً ضعف قلب شروع ہو جاتا ہے جس سے حاملہ کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے رہتے ہیں

### قبض پیچش

حاملہ کو کہ ابتدائے ایام میں اکثر قبض رہا کرتی ہے لیکن حمل کے ساتویں سے آٹھویں ماہ اکثر پیچش اور مروڑ کے ساتھ کئی کئی بار پاخانے آنے لگتے ہیں۔ اگر پیچش شدید ہو جائے تو اکثر حمل گر جایا

کرتا ہے یعنی اسقاط حمل ہو جایا کرتا ہے۔

**چولہ اترنا** حمل کے چھٹے ساتویں ماہ اکثر عورتوں کے دائیں یا بائیں ٹانگ کا اوپر کا جوڑ جسے چولہ کہتے ہیں اتر جاتا ہے جس سے حاملہ چلنے پھرنے کی کوشش کرے تو سخت درد ہوتا ہے۔

**خروج رحم** جس طرح پیچش کی شدت سے کانچ باہر نکلنے لگتی ہے اسی طرح رحم میں غدی تحریک سے خروج رحم کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ جسے عرف عام میں بھار پڑنا کہتی ہے

## وضع حمل کے جھوٹے درد ہونا

حمل کے آٹھویں نویں ماہ بوجہ قبض یا ریاح وضع حمل کی طرح پیٹ میں درد ہونے لگتے ہیں۔ جس سے ناتجربہ کار دائی یا نرس وضع حمل کا وقت سمجھ کر غلطی سے وہ تمام تدابیر عمل میں لانا شروع کر دیتی ہے جو وضع حمل میں کی جاتی ہیں جسے کئی دن تک وضع حمل نہیں ہوتا تو پھر قبض وغیرہ کا علاج کرنے سے تکلیف رک جایا کرتی ہے۔

دوران حمل حاملہ اور جنین کی حفظ صحت کے لئے مندرجہ ذیل قوانین حفظ صحت کے لئے اپنانے چاہیے۔

## حاملہ کے پیٹ کا لٹک جانا

بعض عورتوں کا پیٹ وضع حمل کے بعد سکڑ کر اصلی حالت پر آنے کی بجائے لٹک جاتا ہے اور بدنما لگتا ہے

**علاج**: اس کا پہلا علاج، علاج بالتدبیر ہے۔ یعنی ایک خاص قسم کی ولائتی پٹی پیٹ پر باندھنی چاہیئے جو پیٹ کو اوپر اٹھائے رکھتی ہے اگر فوری طور پر وہ مخصوص پٹی نہ مل سکے تو فلالین کی پٹی باندھنی چاہیئے اندرونی طور پر عضلاتی، اعصابی غذا دوا کھلائیں جس سے عضلات میں سکیڑ ہو کر پیٹ اصلی حالت میں آجائے گا۔ اور پٹی بھی نہیں لگانی پڑے گی۔

## حاملہ کو بار بار پیشاب آنا

حمل کے ابتدائی دنوں میں اور حمل کے آٹھویں نویں مہینے بار بار پیشاب آیا کرتا ہے،

**وجہ** شروع حمل میں رحم جب اپنے حجم میں بڑھنا شروع ہوتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر پڑ جاتا ہے۔ جس سے مثانہ دب جاتا ہے گردوں سے جونہی پیشاب آتا ہے مثانہ میں جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے فوراً حاجت ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ لہذا تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا رہتا ہے۔ لیکن جب رحم پیڑو سے اوپر چڑھ جاتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب پھر دیر سے اور ٹھیک آنے لگتا ہے جب حمل کے آخری دن آتے ہیں تو پھر رحم نیچے اتر آتا ہے اور پھر مثانہ پر دباؤ ڈالنے لگتا ہے جس سے دوبارہ پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔

**علاج** اس کا علاج بھی بالتدبیر سے کرنا بہتر ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ حاملہ زیادہ تر آرام کیا کرے اونچی جگہ سے نیچے آہستہ اترا کرے۔ چھلانگ نہ لگائے چارپائی کی پائینتی اونچی کرکے سونا چاہیے تاکہ رحم کا دباؤ مثانے پر نہ پڑے قبض نہ ہونے دیں کیونکہ قبض سے بھی مثانہ پر دباؤ پڑجاتا ہے دودھ گھی ملا کر پلاتے رہیں۔ غذا میں سبزیاں، بکری گوشت اور اکثر پھل بھی ساتھ کھلایا کریں تاکہ طاقت قائم رہے۔

## پیشاب کا بند ہونا

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ رحم کا مثانہ پر دباؤ پڑنے سے پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔ اگر مجری البول پر زیادہ دباؤ پڑجائے تو اکثر بند ہوجاتا ہے۔

**علاج** چونکہ پیشاب کے بند ہونے کا سبب مجری بول پر رحم کا دباؤ ہوتا ہے لہٰذا اس کا علاج بھی علاج بالتدبیر سے کرنا چاہیے یعنی رحم کو دو انگلیوں سے اوپر کو اٹھائیں تو پیشاب خارج ہوجائے گا اگر پھر بھی نہ آئے تو کیتھیٹر سے حاملہ خود پیشاب خارج کرسکتی ہے۔

اگر قبض کا دباؤ مجری بول پر پڑتا ہو تو قبض کا علاج کرنا چاہیے اگر قبض معمولی ہو تو دودھ گھی پلایا کریں، اگر قبض شدید ہو تو دودھ میں بادام روغن ½ تولہ یا کسٹرائل ۲ تولہ دودھ میں ملا کر پلائیں۔

## حاملہ کی شرمگاہ کی خارش

حمل کے دوران اکثر حاملہ عورتوں کی شرمگاہ میں خارش ہونے لگتی ہے۔ حاملہ



ہر وقت کھجلاتی ہے۔ بعض اوقات ماؤف جگہ زخمی ہوجاتی ہے جس سے حاملہ سخت پریشان رہنے لگتی ہے۔

**علاج**:۔ اول شرمگاہ کو نیم یا بیری کے پتوں کے جوشاندہ سے دھوئیں۔ پھر یہ نسخہ بنا کر شرمگاہ پر لگائیں۔

| هوالشافی | غدی عضلاتی اکسیر، | کافور، | ویزلین، |
|---|---|---|---|
| | ۱ تولہ | ۲ ماشہ | ۵ تولہ |

ملا کر بوقت ضرورت اندام نہانی پر لگائیں۔ اگر فوری طور پر یہ چیزیں نہ مل سکیں تو ملتانی مٹی لگائیں یا خطمی کا لعاب لگائیں۔ غدی عضلاتی ملین کو تیل میں جلا کر تیل صاف کرکے لگائیں اس سے بھی فوراً آرام ہوجاتا ہے۔

## حاملہ کی شرمگاہ کا ورم

اکثر حاملہ عورتوں کو جب خارش ہوتی ہے تو بعض اوقات شدت اختیار کرجاتی ہے اور یہی خارش ورم میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ لہٰذا شرمگاہ کے ورم کا علاج شرمگاہ کی خارش والی ادویہ استعمال کریں فوراً آرام آجائے گا۔ احتیاطی طور پر مریضہ کو آرام سے چت لٹائے رکھیں، دن میں دو بار جوشاندہ پوست سے دھوئیں بلکہ روئی کی گدی بنا کر تر کرکے مقام ماؤف پر رکھائیں۔

## حاملہ کو سفید رطوبت آنا

حاملہ کو جو سفید رطوبت آتی ہے اسے اکثر حکماء لیکوریا سمجھ لیتے ہیں اور لیکوریا کا

علاج کرنے لگتے ہیں. حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو جو رطوبت آتی ہے وہ بعض عورتوں کو تو شروع حمل سے ہی آنے لگتی ہے لیکن اکثر چھٹے ساتویں مہینے سے یہ رطوبت زیادہ آنی شروع ہوتی ہے اس کا رنگ بالکل سفید اور انڈے کی سفیدی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔

**یادداشت:** قارئین ذہن نشین کرلیں کہ حاملہ کو تقریباً سات ماہ تک عضلاتی تحریک رہتی ہے اس دوران اکثر یہ رطوبت نہیں رہتی۔ آٹھویں ماہ غدی تحریک شروع ہو جاتی ہے جس سے لیسدار رطوبات تحلیل ہو کر براہ رحم و اندام نہانی خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ شروع میں اس کا رنگ ہلکا سرخی مائل زرد ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ لیکن قوام میں گاڑھی لیسدار ہوتی ہے جہاں گرتی ہے وہاں زمین پر پانی کی طرح پھیلتی ہے نہ جذب ہوتی ہے یعنی اس میں پانی یا اعصابی رطوبت نہیں ہوتی۔

نویں مہینے یہی رطوبت قوام میں پتلی اور پہلے سے بھی زیادہ آنے لگتی ہے۔

**علاج** اگر حاملہ کی صحت میں کوئی کمی بیشی نہ ہو اور اس کی حالت صحت درست ہو تو اس رطوبت کو روکنے کی کوشش نہ کریں، وضع حمل کے بعد یہ خود بخود ختم ہو جایا کرتی ہے۔ اگر کچھ کم کرنا چاہیں تو پھٹکڑی سفید کی اندام نہانی میں پچکاری کرائیں۔

**نوٹ** اگر حاملہ کو ڈوش کرنا پڑے تو ڈوش بڑی احتیاط سے کرنا چاہیئے ڈوش کی نلکی اندام نہانی میں ہی رکھیں رحم تک نہ جانے دیں اور ڈوش کی نلکی صرف آدھی کھولیں تاکہ پانی آہستہ آہستہ اندر جائے نلکی رحم سے نہ ٹکرانے دیں۔



اور تیزی سے پانی نہ داخل کریں۔ ورنہ رحم متاثر ہو کر سوزشناک ہو جاتا ہے اور حمل کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

## حاملہ کے رحم میں درد ہونا

بعض حکماء حاملہ کے رحم میں درد ہونے کا سبب رحم کا مل جانا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ شروع حمل میں تو شاید ایسا ممکن ہو کیونکہ اس وقت رحم بڑھا ہوا نہیں ہوتا لیکن چھ سات ماہ بعد رحم اپنے مقام سے پھنسا ہوا ہوتا ہے بلکہ اوپر پیٹ کی جانب بھی بڑھ رہا ہوتا ہے ایسی حالت میں رحم کے مل جانے یا الٹ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس پیٹ پر چوٹ لگ جائے جس سے رحم بھی متاثر ہو جائے تو درد رحم ممکن ہے۔

قبض سے رحم پر دباؤ پڑتے رہنے سے بھی درد ممکن ہے، غدی تحریک سے رحم میں سوزش ممکن ہے کیونکہ رحم بھی ایک غدد ہے سوزش سے پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے۔

**علاج** اگر قبض ہو تو اس کا علاج کریں۔ قبض کا دباؤ رفع ہوتے ہی رحم میں درد ختم ہو جائے گا۔

اگر سوزش رحم ہو تو اعصابی غذا دوا دیں فوراً سکون ہوگا۔

# حاملہ کی بواسیر

حمل کے دوران اکثر پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے جسے ناواقف عورتیں اپنے آپ کو بواسیر میں مبتلا سمجھنے لگتی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو بواسیر ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ اسے پیچش ہوا کرتی ہے پوچھنے پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اسے دن میں تین یا چار بار پاخانہ خون آمیز آیا کرتا ہے۔

**یادداشت** قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر کے مریض کو کئی کئی دن تک پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی۔ جب ہوتی ہے تو سُدہ بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے جس کے ساتھ خون دھاروں کے شکل میں خارج ہونے لگتا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر کے مریض کو پاخانہ خون آمیز نہیں آیا کرتا بلکہ سدہ نکلتے ہوئے مقعد کے مسے زخمی ہو جاتے ہیں جن سے خون بہنے لگتا ہے۔

یاد رکھیں پانچ فی صد عورتوں کو حمل کے دوران بواسیر ہو سکتی ہے وہ بھی پہلے بواسیر کی مریضہ ہوا کرتی ہیں۔

**علاج** اگر واقعی بواسیر ہو تو غدی عضلاتی ملین اور اعصابی غدی تریاق جدید کھلائیں۔

**غذا** صبح:۔ مکھن بادام کھلا کر دودھ پلا دیں۔ دوپہر:۔ مولی شلغم ساگ، شام:۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا سالن کھلائیں۔

اگر پاخانہ کئی بار خون آمیز آئے تو پیچش کا علاج کریں دو تین دن میں آرام آجائے گا



# حاملہ کا نقص الدم یا کمی خون

حمل کے شروع میں تو کمی خون نہیں ہوتی لیکن جونہی غدی تحریک شروع ہوتی ہے تو صفرا بڑھ جاتا ہے اور خون کا رنگ پھیکا یا زرد پڑ جاتا ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی ہے۔ کمی خون واضح ہو جاتی ہے، دل گھبراتا ہے۔ ضعف قلب ہوتا ہے جسم پر اماس آنے لگتا ہے۔

**علاج** غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں اور صفرا و حرارت کو کم کریں فاضل صفرا خارج ہوتے ہی خون کا رنگ درست ہو جائے گا یعنی کمی خون رفع ہو جائے گی۔

**غذا** صبح:۔ مربہ آملہ کھلا کر سونف کی چائے دیں۔
دوپہر:۔ کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، مولی گاجر، شلغم کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔ سبزی گوشت بھی دیں،
شام:۔ مربہ آملہ یا گاجر کا مربہ کھلائیں

نوٹ:۔ شربت فولاد بھی غذا کے ساتھ پلایا جائے تو نہایت فائدہ ہوتا ہے

# حاملہ کا تشنج

شروع حمل میں اکثر نئی حاملہ عورتوں کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے اس کے دورے روزانہ کئی کئی بار بھی ہونے لگتے ہیں۔

**یادداشت**:۔ تشنج ایک قسم کا کرل ہے یا بجلی کی طرح ایک غیر طبعی حرکت ہے جو عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے۔

**علاج** غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں قبض ہو تو مسہل کھلائیں دودھ گھی زیادہ پلاتے رہیں خشکی کی شدت رفع ہوتے ہی تشنج کے دورے ختم ہو جائیں گے

# حاملہ کا جنون

غدی عضلاتی تحریک سے اعصاب میں سکون ہو کر ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے جس سے مریضہ شعور سے باتیں کرنے کی بجائے پاگلوں کی طرح باتیں کرنے لگتی ہے یا اسے کسی چیز کے حاصل کرنے یا اسے کسی چیز سے دور رہنے کا خیال ہر وقت رہنے لگتا ہے غدی اعصابی غذا کریں، اللہ شفا دے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ گل گاؤزبان، گل سرخ، گل سیوتی، ابریشم، کشنیز خشک۔ ہر ایک ایک تولہ سب کو عرق گاؤزبان ½ سیر میں پکائیں۔ چھان کر شہد ایک پار میں قوام بنائیں۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ صبح دوپہر شام کھلائیں



# حاملہ کا بخار

ایام حمل میں ملیریا بخار یا کھانسی نزلے سے اکثر بخار ہو جایا کرتا ہے۔

**علاج** ملیریا بخار ہو تو کونین زیادہ مقدار میں نہ دیں کیونکہ اس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور حمل کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر کونین کھلانی پڑے تو اس کے ساتھ افیون کا کوئی مرکب ضرور دیں۔

رات کو گلو ۳ ماشہ، اجوائن ۳ ماشہ بھگو دیں۔ صبح چھان کر پلا دیں صرف دو تین دن میں آرام آ جائے گا

# حاملہ کا فالج

حاملہ کو اعصابی فالج شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے کیونکہ حمل کے دوران اسے اعصابی تحریک ہی نہیں ہوتی۔ حمل کے دوران عضلاتی یا غدی تحریک ہوا کرتی ہے اگر شروع حمل میں فالج ہو جائے تو اکثر نچلے دھڑ کا فالج ہوتا ہے اور اس کا علاج غدی تحریک پیدا کر کے کیا جا سکتا ہے

لیکن اگر سات آٹھ ماہ گذر جائیں تو اکثر غدی فالج ہوا کرتا ہے جو زیادہ تر دائیں طرف ہوتا ہے۔

تشخیص سے جو فالج تشخیص ہو تو تحریک کے مطابق علاج کریں۔

غدی فالج معلوم ہو تو اعصابی غدی غذا دوا کھلائیں فوراً فالج میں کمی واقع ہو جائے گی مستقل طور پر وضع حمل کے بعد رفع ہو جائے گا۔ اگر ہاتھ پاؤں پر سوجن اور اماس ہو تو بیشاب آور چیزیں کھلائیں، اللہ شفا دے گا۔

# اسقاط حمل

ملتان شہر سے ایک نوجوان مریضہ اپنی عزیز عورتوں کے ساتھ قریب قریب غذا سے علاج میں آئی، مریضہ کی ساتھی عورتوں نے بتایا کہ اس کو غور سے دیکھو ہم مایوس ہو کر آپ کے پاس آئی ہیں۔ اس کو چھ بار حمل ضائع ہو چکا ہے۔ تین ماہ سے پہلے ہی شدید خون جاری ہو کر حمل ضائع ہو جاتا ہے کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ تعویذ وغیرہ بھی بہت کرائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے انہیں تسلی دی کہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ بہتری کریں اب انشاء اللہ حمل ضائع نہیں ہوگا اور لڑکا پیدا ہوگا۔

## کیفیت و علامات

کمی خون اس قدر کہ مریضہ کا رنگ سفید کپڑے کی طرح ہو چکا تھا، سانس پھولنا، کبھی قبض اور پتلے دست آنا، سارے جسم میں ہلکا ہلکا درد رہنا۔ طبیعت میں کبھی خوف اور کبھی غصہ کا پایا جانا ہر وقت مایوس رہنا جب حمل ہوتا تو بس اس طرح محسوس ہوتا کہ اب بھی ضائع ہوا آخر تین مہینے سے پہلے کا حمل ہو کر گر جاتا جس سے خون جاری ہو کر کمزوری پیدا ہو جاتی تھی تھا۔ نزلہ زکام کا اکثر رہنا، پیشاب سفید اور زیادہ کرنا۔

## تشخیص

میں نے جب نبض دیکھی تو بے حد اعصابی عضلاتی تھی، بلغم اور رطوبات کی وجہ سے رحم پھول کر ڈھیلا اور کمزور ہو گیا تھا۔

## غذائی علاج

صبح:- مربہ آملہ، یا بھنے ہوئے چنے اور کشمش کھا کر دہی کی لسی یا لونگ دارچینی [illegible]



دوپہر:- چنے کی روٹی، گوشت، دال اور چٹنی زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔

رات:- دوپہر والی غذا کھا کر چھلکا جامن کا قہوہ۔

غذائی علاج تقریباً دو مہینے جاری رکھا اس دوران حمل ہو گیا اب غذائی علاج کے ساتھ دوائی علاج بھی شروع کر دیا گیا کیونکہ مریضہ بوجہ خوف دوا کھانے پر مُصر تھی۔ دوا کے ساتھ غذائی علاج بھی حسب سابق جاری رہا اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے کمی خون بھی دور ہو گئی اور پورے نو ماہ بعد خوبصورت بچہ پیدا ہوا۔

## دوائی علاج

عضلاتی اعصابی ملین، فولادی، جوارش املی تجویز کی گئی جس سے فوراً گھبراہٹ ٹھیک ہو گئی رطوبت کا اخراج بند ہو کر بچہ پیٹ میں نشوونما پا رہا ہے انشاء اللہ پورے نو ماہ بعد پیدائش ہو گی۔

## نسخہ جات

ہو الشافی:- آملہ، کرنجوہ، پھٹکری، ہلیلہ سیاہ،

۱ تولہ، ۱ تولہ، ۲ ماشہ، ۴ تولہ،

سب کو باریک پیس کر نخودی گولیاں بنا لیں، دو گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ یا شربت انجبار۔

## افعال و اثرات

میں عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے جسم میں خارج ہونے والی رطوبتوں کو فوراً بند کرتی ہے، مقوی عضلات ہے، ضعف عضلات سے ہونے والے اسقاط حمل کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ نزلہ زکام کمی خون سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

## فولادی

ہو الشافی:- ترپھلہ، کشتہ فولاد، کشتہ کچلہ،

۵ تولہ، ۴ تولہ، ۴ تولہ

سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنا لیں۔

**افعال اثرات** میں عضلاتی غدی مقوی ہے، کمی خون، سانس پھولنا، عام کمزوری موٹاپا، سیلان رطوبت، نزلہ زکام، عام جسمانی کمزوری بوجہ ضعف عضلات، اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط کے لئے تریاق ہے بے حد مقوی رحم ہے

## جوارش املی

ہوالشافی :- املی ۱ پاؤ، آلو بخارہ ۱ پاؤ، پودینہ دیسی ۱۰ تولہ، سنڈھ ۵ تولہ

انار دانہ ۱۰ تولہ، زرشک ۱۰ تولہ، منقیٰ ۱۰ تولہ، آملہ ۵ تولہ، ست لیموں ۵ تولہ، چینی ۳ تولہ

**ترکیب تیاری :-** املی آلو بخارہ کو پانی میں بھگو دیں کچھ عرصہ بعد ہاتھ صاف کرکے خوب ملیں اور چھاننی سے چھان لیں، دوسری تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کرلیں، املی آلو بخارہ کے زلال میں چینی ڈال کر گاڑھا قوام تیار کریں پھر خشک پسی ہوئی ادویہ ملادیں بس جوارش املی تیار ہے۔

**مقدار خوراک :-** ۶ ماشے تا ۱ تولہ دن میں تین بار۔

**افعال اثرات** میں عضلاتی اعصابی ہے، بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک خوراک سے ہی دل خوش ہو جاتا ہے۔ حاملہ کی قے کے لئے بیحد مفید ہے، گھبراہٹ، پیاس کی شدت، دست قے کے لئے فوری اثر ہے، اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط حمل کیلئے مفید ہے

**نوٹ :-** مریضہ کو دورہ کی حالت میں لائی جب اسقاط حمل کی علامات شروع ہو چکی تھیں، مندرجہ بالا دوائی شربت انجبار میں، تخم سرپالہ ۱ تولہ ملا کر پلائی جس سے فوراً پانی اور خون بند ہو کر اسقاط حمل کا خطرہ ٹل گیا۔



# زچہ کی تکالیف

## بچہ پیدا ہونا

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| بچہ پیدا ہونا، | وضع حمل | پارچوریشن |
| بچہ جننا | ولادت | لے بر |

**یادداشت** جب بچہ پورے دنوں یعنی ۹ مہینے دس دن بعد پیدا ہوتا ہے تو اسے طب میں ولادت یا وضع حمل اور عرف عام میں بچہ پیدا ہونا اور ڈاکٹری میں پارچوریشن کہتے ہیں

وضع حمل کا وقت حاملہ کے لئے بہت نازک ہوتا ہے پس اس وقت کامل احتیاط کی ضرورت ہے اگر ذراسی بے احتیاطی یا لاپرواہی برتی گئی تو بعض عورتوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ لہٰذا چند ضروری ہدایات درج کررہا ہوں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

**ولادت خانہ** جب حاملہ کے حمل کے دن پورے ہونے والے ہوں تو وضع حمل سے چند دن قبل اس کمرہ کو صاف ستھرا کرنا ضروری ہے جس میں ولادت کرانی ہے۔ کمرہ ہوادار اور روشنی والا ہو موسم کے مطابق اس میں پورا انتظام ہو کہ اگر سردی کا موسم ہو تو وقت ولادت اس کمرہ کو مناسب گرم کیا جائے، اور اگر گرمی ہو تو اس میں گرمی اعتدال پر لانے کا پورا

انتظام ہو تاکہ زچہ وبچہ دونوں کو مناسب ماحول میسر آسکے اور گرمی سردی سے انھیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو

## زچہ ودایہ

وضع حمل کے وقت حاملہ کو پاک وصاف لباس پہننا نہایت ضروری ہے۔ ہمارے ملک کے دیہاتی اور غریب لوگ خاص خیال نہیں کرتے بلکہ بعض گھروں میں زچہ کے علاوہ دایہ کا لباس بھی نہایت گندہ اور کثیف ہوتا ہے جس وجہ سے بعض اوقات زچہ وبچہ دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یعنی بعض اوقات دونوں شدید اور مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً زچہ کی اندام نہانی میں یا پیڑو میں ورم ہو کر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے کبھی اس سے سرخباد ہو کر موت کا اندیشہ ہوتا ہے کبھی رحم یا اندام نہانی میں ورم ہو کر سیپ پڑ جاتی ہے جس کا اثر تمام زندگی متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح لاپرواہی اور بے پرواہی سے نوزائیدہ بچہ تشنج، کزاز وغیرہ خطرناک اور مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی تکالیف میں بچہ مبتلا ہو جائے تو اکثر ہلاک ہو جاتا ہے۔

لہٰذا زچہ کا کمرہ کھلا اور فراخ ہو۔ صاف ستھرا اور روشنی والا ہو۔ اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو ہیٹر یا انگیٹھی سے اتنا گرم کر لینا چاہیئے کہ کپڑا وغیرہ اوڑھنے کی ضرورت نہ ہے اگر انگیٹھی کوئلہ والی ہو تو کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند نہیں کرنی چاہیئے تاکہ کمرے میں کاربن ڈائی آکسائڈ گیس اور دھواں جمع ہو کر دم گھٹنے کا سبب نہ بن جائے۔

زچہ کی چارپائی دروازے کے سامنے نہ ہو تاکہ زچہ کو سرد جھونکا نہ لگے۔ وضع حمل کے وقت زچہ کے پاس دایہ کے علاوہ ایک دو ہوشیار عورتیں ہونی چاہئیں فالتو عورتیں اور بچے باہر نکال دیئے جائیں دایہ ایسی بلانی چاہیئے جو خود تندرست



اور ہوشیار وتجربہ کار ہو۔ دایہ کے ناخن کٹے ہوئے ہونے چاہئیں اور اس کے ہاتھ صابن وغیرہ سے دھوئے ہوئے ہونے چاہئیں۔

## ولادت خانہ کا ضروری سامان

(۱) ایک لکڑی کا تخت یا اچھا پلنگ جو خوب کسا ہوا ہو ذرا اونچا ہو۔ نیچا نہ ہو۔ اگر کمرہ کھلا ہو تو ایک چارپائی اور بھی رکھ لینی چاہیئے جس پر بچہ کے کپڑے وغیرہ رکھے ہوں دو تین کرسیاں بھی ہونی چاہئیں ایک میز بھی ہو تو بہتر ہے۔

زچہ کے پلنگ پر ایک صاف گدا یا صاف کیا ہو کمبل ہو جس پر پلاسٹک یا موم جامہ بچھا ہو۔ اس کے اوپر ایک چادر دو تین تہیں کر کے بچھائی ہو تاکہ وضع حمل کے بعد موم جامہ نکال دیا جائے اور گدا وغیرہ خراب نہ ہو۔

(۲) کچھ صاف روئی چند ایک صاف تولئے جو اینٹی سیپٹک لوشن سے دھوئے ہوں موٹی ململ کی دو فٹ مربع کے چند کپڑے موجود ہوں تاکہ انھیں بطور گدی زچہ سے استعمال کرائے جاسکیں۔ اگر کچھ مزید صاف ستھرے کپڑے موجود ہوں تو اور بھی بہتر ہے۔ زچہ کے لئے ایک موٹی ململ کی پٹی ساڑھے چار فٹ لمبی اور ۱۴ انچ چوڑی اور فلالین کی پٹی یا گدی وغیرہ ہو۔ ایک ایسا فلالین کا ٹکڑا ضرور موجود ہونا چاہیئے جس میں بچہ کو لپیٹا جاسکے۔

(۳) دو بجس چھوٹی بڑی سیفٹی پنز اور معمولی پنز وقت ضرورت استعمال کرنے کیلئے موجود ہوں۔

بچے کی ناف کاٹنے کے لئے ایک تیز قینچی، ناف باندھنے کے لئے اون کی ایک گچھی یا ریشم کا باریک فیتہ۔ اس کے علاوہ پانچ چھ انچ کے دو ٹکڑے یا فیتہ کلی

باندھنے کے لئے تیار رکھیں۔

(۴) جوش دے کر پاک صاف کئے ہوئے پانی کی چند بوتلیں کاربالک سوپ، گرم اور سرد پانی کی دو بالٹیاں ایک لوٹا، اور ایک چلمچی دایہ کے ہاتھ وغیرہ دھونے کیلئے۔ ایک ڈوش سرنج، ایک اینما سرنج (ربڑ کی پچکاری) ضرور موجود ہونی چاہیئے۔

(۵) میٹھا تیل یا ناریل کا تیل جس میں فی آدھی چھٹانک ۲ قطرہ کاربالک ایسڈ یا ایک ماشہ کافور ملایا گیا ہو۔

## علامات ولادت

بچہ پیدا ہونے سے دس پندرہ دن پہلے رحم کسی قدر پیڑو میں اتر آتا ہے جس سے سانس لینے کی دشواری اور چلنے پھرنے کی تکلیف تو کم ہو جاتی ہے لیکن مثانہ، مقعد اور پیڈو کی رگوں پر دباؤ پڑنے سے بول براز کی حاجت باربار ہونے لگتی ہے، بعض حاملہ عورتوں کو بول براز کی بندش ہو جاتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات درد ہونے سے وضع حمل کا شبہ ہو جاتا ہے ایسی صورت میں پاخانہ اور پیشاب وغیرہ خارج کرنے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

وضع حمل کے وقت لیسدار اور خون آمیز رطوبت خارج ہونے لگتی ہے پھر ذہن نشین کر لیں کہ (۱) پیٹ کا نیچے کو دب جانا (۲) بول براز کا رک رک آنا (۳) لیسدار اور خون آمیز رطوبت کا خارج ہونا وضع حمل کی ابتدائی علامات ہیں۔

نوٹ :۔ کاذب دردِ زہ میں جو عموماً قبض کے سبب سے ہوا کرتا ہے گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں یا ایک اونس کسٹرائل پلا دیں جس سے قبض کی شکایت رفع



ہو جائے گی۔ اگر پیشاب بند ہو جائے تو قاثاطیر یا ربڑ کی سلائی سے نکال دیں تاکہ تکلیف نہ رہے۔

## ولادت کا پہلا درجہ

وضع حمل کے پہلے درجہ میں رحم کا منہ کشادہ ہونے لگتا ہے اور رحم بار بار زور سے سکڑ کر اس پانی کی تھیلی کو جس میں جنین ہوتا ہے باہر کو دھکیلتا ہے اس لئے رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے آخرکار رحم کا منہ پندرہ انگشت کے قریب کھل جاتا ہے اور تھیلی مذکور پھٹ کر اس کے پانی کا حصہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی بچے کے فم رحم میں آنے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے۔ اگر اس وقت زچہ کو قے شروع ہو جائے تو کچھ فکر نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مفید ہوا کرتی ہے۔

(۱) دردِ زہ شروع ہوتے ہی زچہ کو مذکورہ بالا زچہ خانہ میں لے جانا چاہیئے۔ اور دایہ یا ڈاکٹر کو بھی بلا لینا چاہیئے۔ زچہ خانہ میں ضروری سامان موجود ہونے کے علاوہ زچہ کے لئے ایک صاف کپڑوں کا جوڑا بھی ہونا چاہیئے۔

(۲) اس درجہ ولادت میں زچہ کو گرم دودھ پلانا یا چھوہارے دودھ میں گرم کر کے کھلانا اور دودھ پلانا چاہیئے گوشت وغیرہ کا شوربہ بھی دے سکتے ہیں۔ زچہ کو بیٹھنے یا لیٹنے کی بجائے آہستہ آہستہ ٹہلنا چاہیئے۔ تاکہ تھیلی مذکورہ پھٹ کر اس کا پانی خارج ہو جائے تاکہ بچہ رحم میں آسکے۔

یاد رکھیں اس طریقہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح بچے کا سر نیچے رہتا ہے اور فم رحم جلد کھلتا ہے۔

(۳) اسی درجہ ولادت میں اگر زچہ کو قبض ہو یعنی درد اٹھنے سے چھ گھنٹے قبل پاخانہ نہ آیا ہو تو کسٹرائل وغیرہ سے قبض رفع کر لینی چاہیئے یا نیم گرم پانی سے انیما کر کے پاخانہ خارج کر دینا چاہیئے۔

اگر پیشاب بھی نہ آیا ہو تو اُسے بھی ربڑ کی نالی سے خارج کر دینا چاہیئے تاکہ رحم پر کسی قسم کا غیر طبعی دباؤ نہ رہے۔

(۴) بعض نادان دائیوں کی یہ سخت غلطی ہوتی ہے کہ زچہ کو درد شروع ہوتے ہی مٹھنے زور لگانے اور کونتھنے کی تاکید کرتی ہیں اور پیٹ کو دباتی ہیں جو بہت مضر ہوتی ہے کیونکہ اس طرح زچہ شروع ہی تھک جاتی ہے اور ولادت کے دوسرے درجہ میں زور لگانے کے قابل نہیں رہتی۔ اسی طرح فم رحم کے کشادہ نہ ہونے سے پہلے ہی اگر پانی والی تھیلی پھٹ جائے یا پھاڑ دی جائے تو ولادت میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

(۵) اس درجہ ولادت میں بعض دفعہ پانی والی پوری تھیلی بمعہ بچہ باہر آجاتی ہے۔ بعض نااہل دائیاں یہ نہیں جانتیں کہ اس میں بچہ زندہ موجود ہے بس ایسی صورت میں اس تھیلی کو فوراً احتیاط سے چیر کر بچہ کو نکال لینا چاہیئے ورنہ بچہ دم گھٹ کر مر جائے گا۔

## ولادت کا دوسرا درجہ

ولادت کے دوسرے درجہ میں بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے اس درجہ کی مدت ایک سے دو گھنٹہ ہوتی ہے یہ مدت رطوبت کے خارج ہونے سے لے کر بچے کے پیدا ہونے تک سمجھی جاتی ہے۔

اس درجہ میں زچہ کو بستر پر لیٹے رہنا چاہیئے۔ کبھی سیدھی یعنی پیٹھ کے بل پر اور کبھی کروٹ پر لیٹنا چاہیئے۔ بائیں کروٹ پر لیٹنا مفید ہے اگر زچہ کو بول براز کی



حاجت ہو تو بٹھانے کی بجائے لیٹے ہی کرنا چاہیئے۔

جب اندام نہانی سے پانی آنا بند ہو جائے تو زچہ کا بستر اور اس کے کپڑے بدل دینے چاہئیں اور اگر شرمگاہ پر بال ہوں تو انہیں قینچی وغیرہ سے کاٹ دینے چاہئیں۔

جب بچہ باہر آنے لگتا ہے تو اس کا سر کا رحم سے نکل کر پیڑو میں اترتا ہے اس وقت زچہ کو زور زور سے درد ہونے لگتا ہے اور دم بند کر کے نیچے کو زور لگاتی ہے۔ آخرکار پہلے بچے کا سر باہر نکلتا ہے پھر تھوڑی دیر بعد درد اٹھ کر ایک کندھا باہر آجاتا ہے، پھر دوسرا کندھا اور پھر بغیر تکلیف کے سارا جسم باہر آجاتا ہے۔

## وضع حمل کے وقت ضروری ہدایات

(۱) زچہ کی چارپائی کے سرہانے ایک تولیہ یا پٹکا باندھ دیں تاکہ درد زہ کے وقت زچہ اُسے پکڑ کر نیچے کو خوب زور لگا سکے۔

(۲) اگر بچہ کا سر نکلتے وقت سیون پر بہت زور پڑے جس سبب سے اس کے پھٹ جانے کا ڈر ہو تو دایہ کی مددگار عورت کو چاہیئے کہ اپنے داہنے ہاتھ کو پھیلا کر ہتھیلی کو اس طریق سے زچہ کی سیون پر رکھے کہ انگوٹھا اندام نہانی کے ایک طرف اور باقی انگلیاں دوسری طرف کو ہوں اور ہتھیلی سے سیون کو صرف ذرا سا سہارا دینا چاہیئے نہ زیادہ دبانا چاہیئے۔

(۳) جب بچہ کا سر باہر نکل آئے تو اس کی گردن پر ہاتھ پھیر کر دیکھیں اگر اس پر نال لپٹی ہوئی ہو تو اُسے آہستہ آہستہ تھوڑا باہر کھینچ کر سر کے اوپر کو کر دیں

اگر گردن پر چار یا پانچ بل پڑے ہوئے ہوں جس سے بچے کے گلے گھٹنے کا ڈر ہو یا نالی کے ٹوٹنے سے جریان خون کا ڈر ہو تو نالی کو باندھ دینا چاہئیے۔ چنانچہ اس پر ایک تو بچے کی طرف اور دوسرا بند زچہ کی طرف لگا کر ان دونوں بندوں کے درمیان سے بذریعہ قینچی کے نالی کو کاٹ کر بچے کی گردن سے ہٹا دینا چاہئیے۔

(۴) جب بچے کا سر باہر نکل آئے تو دایہ کو چاہئیے کہ اُسے اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھائیے۔ اور اپنے ہاتھ سے پیٹ کے اوپر رحم کو نیچے کی طرف دباتی رہے۔ اور جوں جوں رحم سکڑتا جائے اسے نیچے کی طرف دباتی رہے۔

(۵) جب بچے کا سر باہر نکل آئے اور اس کے باقی جسم کے نکلنے میں دیر معلوم ہو۔ تو اُسے کھینچ کر باہر نکالنے کے لئے اس کے سر کو پکڑ کر ہرگز نہیں کھینچنا چاہئیے کیونکہ ایسا کرنے سے بچے کے گردن کی ہڈی اکھڑ جاتی ہے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے اس لئے دایہ کو چاہئیے کہ وہ اپنی دو انگلیاں بچے کی بغل میں ڈال کر آہستہ آہستہ باہر کھینچے۔

اسی طرح جب بچہ کا ایک ہاتھ باہر نکل آئے تو اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی نکال لینا چاہئیے۔

لیکن اگر وقت ولادت دایہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ کو نیچے کی طرف نہ دبائے تو پھر ان ترکیبوں کی اکثر ضرورت نہیں پڑتی۔

**یادداشت** جب بچہ کو کھینچ کر نکالا جائے تو دایہ کو چاہئیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ پر برابر دباؤ رکھے۔

کیوں کہ اگر ایسا نہ کریں تو زچہ کو زور لگانے کی مدد نہیں ملتی اور کھینچنے سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ اور سخت جریان خون ہو کر عورت ہلاک ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ بات



نہایت ضروری ہے کہ جب تک آنول باہر نہ آوے یا جب تک زچہ کے پیٹ پر پٹی یا پٹکا وغیرہ نہ باندھ دیا جائے تب تک اس کے پیٹ پر دباؤ برابر رکھنا چاہئیے۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے منہ کو انگلی سے صاف کر دینا چاہئیے منہ صاف کرتے ہی بچہ رونے لگتا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ اسے سانس آنے لگ گیا ہے لیکن اگر بچہ نہ روئے تو مصنوعی سانس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

اول بچے کے منہ پر فوراً سرد پانی کے چھینٹے ماریں ایسا کرنے سے اکثر بچہ سسکیاں لے کر رونے لگتا ہے اگر نہ روئے تو دوسرا عمل کریں۔

دوم بچے کو فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں امید ہے۔ بچہ فوراً روئے گا اگر پھر بھی نہ روئے تو تیسرا عمل کریں۔

سوم بچہ کو اول گرم پانی میں بٹھائیں پھر اٹھا کر سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں یہ عمل تین چار مرتبہ دہرائیں انشاء اللہ بچہ رونے لگے گا اگر بالفرض ایسا کرنے سے بھی بچہ نہ روئے تو مصنوعی تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

چہارم بچے کو اس طرح چت لٹائیں کہ اس کے دونوں کندھے جسم سے ذرا اونچے ہوں لیکن سر قدرے نیچے ہوں بچے کے کندھے سرہانے پر ہوں اور سر اور ٹانگیں سرہانے سے باہر ہوں۔

دونوں کہنیوں سے بچے کو پکڑ کر اوپر کو سیدھا سر کی طرف کھینچیں اور پھر بچے کے منہ میں پھونک ماریں تاکہ ہوا اس کے پھیپھڑوں میں چلی جائے پھر اس کے دونوں بازوؤں کو سینہ پر لے جا کر دبائیں تاکہ سینہ پر دباؤ پڑنے سے اس کے پھیپھڑوں کی ہوا نکل جائے پھر پہلے کی طرح بازوؤں کو سر کی طرف

کھینچ کر منہ میں ہوا پھونکیں اور بعد میں بازوؤں کو سینہ پر دبائیں تاکہ پھیپھڑوں کی ہوا نکل جائے یہ عمل کم از کم دو گھنٹے دہرائیں اگر پھر بھی بچے کو سانس نہ آئے تو سمجھیں کہ بچہ مرا ہوا ہے

**نوٹ :-** ایک منٹ میں کندھوں اور بازوؤں کو ۱۰ مرتبہ حرکت دیں جب بچہ رونے لگے تو پہلے نال کو بچے کے پیٹ کی طرف ذرا سوتنا چاہیئے تاکہ نال والا خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر نال کو ناف سے تین انگشت چھوڑ کر ریشمی دھاگے سے کس کر باندھ دیں اور گانٹھ سے نصف انچ اوپر قینچی سے نال کو کاٹ دیں۔

**نوٹ :-** بچہ کی نال کاٹنے سے پہلے بچہ کی ماں کی طرف والی ناف کو بھی ریشمی دھاگے سے باندھ دیں تاکہ ماں کا جریان خون نال کے ذریعہ نہ شروع ہو جائے۔

**یادداشت** بعض نااہل دائیاں بچے میں تنفس جاری کرنے کیلئے سر پر سرد پانی ڈال دیتی ہیں یا سیاہ مرچ پیس کر ناک میں ڈال کر پھونک مار دیتی ہیں جو سخت مضر ہوتی ہیں۔

اسی طرح بچے کی نال بھی قینچی سے کاٹنے کی بجائے باریک دھاگے سے رگڑ رگڑ کر کاٹتی ہیں اس سے ماں اور بچے کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور مرض کزاز ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

**یادداشت** اگر بچہ پیدا ہو کر نہ روئے اور اس کا چہرہ و آنکھیں نیلگوں ہوں تو نال کو کاٹنے سے پہلے بچے کی طرف سے اوپر کی طرف سوت کر ایک دو تولہ خون نکال کر کاٹیں اور پھر باندھ دیں اگر پھر بچہ نہ روئے تو مذکورہ بالا مصنوعی تنفس جاری کریں۔



**یادداشت** اگر پیدائش کے وقت بچہ ضعیف ہو اور اس کے چہرے کا رنگ پھیکا ہو تو پہلے نال کو اوپر سے بچہ کی طرف سوتیں تاکہ کچھ خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر معروف طریقہ سے نال باندھیں اور پھر کاٹیں۔

**نوٹ** اگر پیدائش کے بعد دو تین گھنٹہ تک پاخانہ کرے تو بہتر ورنہ نصف تولہ کسٹرائل شہد سے میٹھا کر کے چٹائیں تاکہ پاخانہ آکر اس کا پیٹ صاف ہو جائے کیونکہ قبض ہونے سے بچہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے

## ولادت کا تیسرا درجہ

اس درجہ کی مدت نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے اس میں آنول خارج ہوا کرتی ہے چنانچہ بچہ پیدا ہوتے ہی زچہ کے سر کے نیچے سے تکیہ نکال لینا چاہیئے اب زچہ کو اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں۔ نہ ہی زور لگانا چاہیئے اس درجہ کو زچہ کو اکثر سردی محسوس ہونے لگتی ہے اور کبھی کانپنے بھی لگتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے اس وقت زچہ پر کمبل وغیرہ ڈال دیں۔

بچہ پیدا ہونے کے عموماً پندرہ بیس منٹ بعد آنول رحم سے خارج ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر نصف گھنٹہ تک خارج نہ ہو تو دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنا بایاں ہاتھ ترچھا کر کے پیٹ پر رکھ کر نیچے کو دبائے اور درد اٹھنے کے ساتھ ہی رحم کو پکڑ کر زور سے بھینچے تاکہ آنول رحم سے پھسل کر باہر نکل آئے بلکہ آنول خارج ہو جانے کے بعد دس پندرہ منٹ تک دبائے اور نچوڑتے رہنا چاہیئے تاکہ خون کے چھیچھڑے

وغیرہ بھی خارج ہو جائیں۔

آنول خارج ہو جانے کے بعد اجوائن اور پودینہ کا قہوہ شہد سے میٹھا کر کے دو تین دفعہ پلائیں۔

پیڈو اور رانوں کو خوب صاف و خشک کر لیں اور زچہ کے نیچے سے کثیف اور خون آلود کپڑے وغیرہ بھی نکال دیں۔

پھر پیٹ پر رحم کے مقابل فلالین کا کپڑا ذرا کھینچ کر باندھ دیں آنول خارج ہو جانے کے بعد جب یہ پٹی پیٹ پر لگائی جا چکے تو زچہ کو آرام سے سو جانے دیں اور اس کے کمرہ میں کسی قسم کا شور نہ ہونے دیں۔

**نوٹ:-** نال کو پکڑ کر کھینچنا یا ہاتھ ڈال کر آنول کو زور سے نکالنا نہایت خطرناک عمل ہے کیونکہ اس طرح جریان خون ہو کر زچہ کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے خارج شدہ آنول کو کسی پلیٹ میں رکھ کر ادھر ادھر سے دیکھیں کہ اس کا کوئی حصہ رحم میں باقی تو نہیں رہ گیا۔ اگر رہ گیا ہو تو اسی وقت اسے نکالنے کی کوشش کریں ورنہ بعد میں بہت تکلیف ہوگی

# انتظام زچہ و بچہ

جیسا کہ معلوم ہے کہ وضع حمل کے وقت زچہ کو بہت سخت تکلیف ہوئی ہوتی ہے جس سے وہ بہت ضعیف اور کمزور ہو جایا کرتی ہے لہذا یہ بات ضروری ہے تاکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کی مناسب نگہداشت اور حفاظت کی جائے۔ لہذا درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جب بچہ پیدا ہو جائے تو زچہ کو آرام سے لیٹے رہنا چاہیئے جس کمرے میں



زچہ کو رکھا جائے وہاں کسی قسم کا شور و غل نہیں ہونا چاہیئے۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ہر قسم کی کثافت اور غلاظت دور کر دیں زچہ کے جسم کو بالکل خشک کر دیں کمرے میں ہوا اور روشنی کا خاص خیال رکھیں اگر سردی ہو تو کمرے کو انگیٹھی وغیرہ سے گرم کر دیں زچہ کو پیشاب پاخانہ باقاعدہ ٹھیک آنا چاہیئے۔ پیچش، ست اور مروڑ وغیرہ سے پاخانہ آئے تو فوراً علاج کریں ورنہ بخار وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر رحم میں سوزش اور ورم ہو جائے تو فوراً اس کا تدارک کریں ورنہ تشنج اور کزاز وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۲) بچہ پیدا ہونے کے آٹھ دس دن تک زچہ کو چلنا پھرنا نہیں چاہیئے۔ ورنہ اندر کے زخموں سے جریان خون ہو کر کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز آرام کرنے سے ہی رحم سکڑ کر اصل حالت پر آتا ہے ورنہ اگر لاپرواہی کی جائے تو رحم صحیح حالت پر نہیں آتا۔

(۳) بچہ پیدا ہونے کے تین ہفتہ تک زچہ کو گھر کا کام کاج نہیں کرنا چاہیئے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک ماہ تک زچہ کو سرد پانی سے نہانا نہیں چاہیئے ورنہ نفاس بند ہو کر بیمار ہونے کا خطرہ ہے اسے منہ ہاتھ دھونے، استنجا کرنے کے لئے بھی گرم پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

**نوٹ:-** پہلے دس روز زچہ کے بدن کو آب گرم سے بھیگے ہوئے تولیہ سے صاف کرنا چاہیئے بعد ازاں بیس روز تک گرم پانی سے غسل دینا مناسب ہے سرد پانی غسل مت کرنے دیں ورنہ جسم میں دردیں، کھانسی یا جنون لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔

(۴) ولادت کے چھ گھنٹے بعد زچہ کو پیشاب آ جانا چاہیئے اگر اس سے زیادہ

ورنگے تو اس کے پیڑو اور اندام نہانی پر سینک کرنا چاہیئے۔

ولادت کے ۲۴ گھنٹہ بعد زچہ کو پاخانہ بھی آجانا چاہیئے ورنہ ۲ اونس یعنی پانچ تولہ کسٹرائل گرم دودھ میں ملا کر پلانا چاہیئے بعد میں قبض کا خیال رکھیں۔

(۵) بچہ پیدا ہونے کے ۱۲ گھنٹے بعد زچہ کی چھاتیوں میں گرانی و تناوٹ اور سرسراہٹ معلوم ہوا کرتی ہے اور ۴۸ گھنٹے بعد دودھ اتر کر پستان متورم ہو جایا کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے خفیف سا بخار ہو جایا کرتا ہے جسے عرف عام میں دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

ولادت کے بعد جب پستانوں میں دودھ اتر آئے تو بچہ کو ماں کا دودھ پلانا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنا زچہ بچہ کیلئے بہتر رہتا ہے۔ تحقیقات سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ رحم اور پستان کا تعلق اعصاب کے ذریعہ ہوتا ہے جونہی بچہ پستان کو منہ میں لے کر کھینچتا ہے تو رحم سکڑنے لگتا ہے اور زچہ قدرتی طور لذت محسوس کرتی ہے نیز پستانوں سے دودھ نکل کر ان کا تناؤ کم ہو جاتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ماں کا پہلا دودھ دست آور و قبض کشا ہوتا ہے۔ جس سے بچہ کا پیٹ جلد صاف ہو جاتا ہے لہٰذا یہ سخت غلطی ہے کہ دو دن تک بچہ کو ماں کا دودھ نہیں دیا جاتا جس سبب سے اکثر پستانوں میں دودھ اکٹھا ہو کر زچہ کو بخار میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۶) وضع حمل کے بعد تقریباً ایک ماہ تک رحم سے ایک لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جسے طب میں نفاس اور ڈاکٹری میں لوکیا کہتے ہیں نفاس کا کھل کر آتے رہنا صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔

پہلے چھ روز تک تو نفاس خون آمیز اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن ساتویں سے گیارہویں



دن تک اس کی رنگت سبزی مائل ہو جاتی ہے پھر رنگت گدلے پانی کی طرح ہوتی ہے اگر نفاس جلدی کم یا بند ہو جائے یا بدبودار ہو جائے تو زچہ کو اکثر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے ایسا ہو تو اندام نہانی کو کاربالک روغن یا نیم کے جوشاندہ سے دھونا چاہیئے۔

(۷) وضع حمل کے بعد چند روز تک اندام نہانی پر ورم رہا کرتا ہے خصوصاً ایسی عورتوں کو جنہیں پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہو ایسے ورم کو سینک دیا کریں فوراً ورم ختم ہو جاتا ہے۔
ولادت کے بعد رحم سکڑنا شروع ہو جاتا ہے دو ہفتہ تک رحم کا وزن اور جسم قریباً نصف رہ جاتا ہے دوسرے ماہ میں آخر تک سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتا ہے ولادت کے چند گھنٹے بعد رحم میں تشنج ہو کر درد ہونے لگتا ہے جس سے رحم کی بقیہ اندرونی رطوبت الائش خارج ہوتی ہے اگر آلائش وغیرہ رحم کے اندر رک جائے تو رحم متورم ہو جاتا ہے اور رحم متورم ہو جاتی ہے

(۸) زچہ کو ولادت کے بعد تین چار دن چاول، ساگودانہ، ارا روٹ کھچڑی وغیرہ دیں۔ اس کے بعد عام غذا دے سکتے ہیں۔

---

## جریان خون بعد از ولادت

بچہ کی پیدائش کے چند گھنٹے بعد یا چند دن بعد جریان خون شروع ہو جاتا ہے جو سخت خطرناک ہوتا ہے اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو زچہ اکثر ہلاک ہو جایا کرتی ہے۔

**اسباب** بچہ کی پیدائش کے تھوڑی دیر بعد آنول (وہ تھیلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے) خارج ہوا کرتی ہے۔ اگر چند گھنٹے آنول نہ نکلے یا اس کے نکلنے

میں کوئی رکاوٹ ہو جائے تو اکثر نا سمجھ دائیاں آنول کو کھینچ کر باہر نکالنے کی کوشش کرتی ہیں جس سے رحم کی اندرونی دیوار زخمی ہو جاتی ہے زخم ہوتے ہی جریان خون شروع ہو جاتا ہے۔

آنول کھینچتے وقت رحم کے اندر اس کا کچھ حصہ یا ٹکڑا رحم کے اندر چپکا رہ جانا۔

زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگنا

وضع حمل کے وقت زچہ کا زیادہ زور لگانا جس سے رحم کی دیواریں تن کر ان کی شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔

## علامات

رحم سے سرخ شوخ رنگ کا خون نکلتا ہے بعض دفعہ بوٹیوں کی صورت میں جما ہوا خون نکلتا ہے خون کے زیادہ خارج ہونے سے زچہ کے چہرہ کا رنگ پھیکا اور زرد پڑ جاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں جسم پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے نبض تیز چلتی ہے چکر آنے لگتے ہیں۔

مریضہ بکثرت اخراج خون سے گھبرا جاتی ہے، کبھی غشی طاری ہو جاتی ہے بعض دفعہ تشنج یعنی کڑل ہونے لگتے ہیں اور مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

## علاج

مریضہ کو فوراً آرام سے چارپائی پر لٹا دیں اور بالکل کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں۔ کمرے کی کھڑکیاں کھول دیں مریضہ کو پنکھا کریں۔ دایہ رحم کے اندر انگلی پہنچا کر معلوم کرے کہ آنول یا جھلی کے ٹکڑے یا چھیچھڑے وغیرہ موجود ہوں تو ڈوش سرنج یا انیما سرنج سے کاربالک لوشن سے یا نیم کے جوشاندے سے رحم کو صاف کرے اگر رحم ڈھیلا ہو تو پیٹ پر کس کر رومال یا کپڑا باندھ دیں تاکہ رحم دبا رہے پیڈو پر سرد پانی کی پٹی رکھوائیں۔ اگر مریضہ کمزور نہ ہو تو سرد پانی یا برف کے پانی کی پچکاری رحم میں کرائیں۔



اگر زچہ کمزور ہو اور خون بند نہ ہوتا ہو تو پھٹکڑی یا ٹنکچر سٹیل ایک حصہ میں آٹھ حصہ پانی ملا کر رحم کے اندر پچکاری کرائیں مریضہ کے بازوؤں پر پٹیاں بندھوا دیں۔

اندرونی طور پر گل انار اور دم الاخوین یا تریاق اصغر کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی نسخہ جات بھی بے حد مفید ہیں۔ شربت انجبار عرق گلاب اور گاؤزبان میں حل کر کے پلانا بے حد مفید ہے۔

# نفاس کا بند ہو جانا

بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سکڑنے لگتا ہے اور اس کے اندر کے فضلات آہستہ آہستہ کبھی خون آمیز کبھی پتلے اور گدلے رنگ کے خارج ہوتے رہتے ہیں اور یہ فضلات تقریباً چالیس روز تک نکلتے ہیں حتی کہ رحم سکڑ کر پہلی حالت پر آ جاتا ہے اور اس کے اندر فضلات ختم ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بدقسمتی سے بعض وجوہات کی وجہ سے رحم کے فضلات جو نفاس کی صورت میں خارج ہوتے ہیں کم یا بند ہو جاتے ہیں جس سے زچہ رحم کی تکالیف میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

مثلاً رحم اچھی طرح نہیں سکڑتا، رحم بوجھل رہتا ہے۔ جس سے پیٹ بھی بڑھا ہوا رہ جاتا ہے رحم میں اکثر درد رہنے لگتا ہے خون حیض صحیح نہیں آتا قاذف نالیوں کے منہ بند رہتے ہیں جس سے بیضا نشی رحم میں داخل نہیں ہو سکتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول نہیں کر سکتا اگر رحم میں فضلات متعفن ہو جائیں تو اکثر بخار سوتی کا بخار ہو جاتا ہے۔

**اسباب** 1- زچہ کا جلد کام کاج کرنے لگنا۔ خصوصاً کپڑے دھونا، سرد پانی

سے نہانا۔ سرد اغذیہ استعمال کرنا۔ رحم میں ورم و سوجن ہو جانا۔

**علاج** اصل سبب تلاش کر کے بالاعضاء علاج کریں۔ حرارت جسم بحال کی کوشش کریں۔ اگر سردی کی وجہ سے نفاس بند ہو تو گرم اغذیہ ادویہ کھلائیں خصوصاً ایسی اغذیہ ادویہ جن سے نالی دار غدد تیز ہوں یعنی غدی اعصابی نسخہ جات کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات نفاس کھولنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

عام دیہاتی عورتیں تو کپاس کے ڈوڈے جنہیں سکری کہتے ہیں ابال کر عرق کو کاسنی کے ساتھ استعمال کرتی ہیں چند دنوں میں رحم صاف ہو جاتا ہے نفاس کھولنے کے لئے یہ نسخہ بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ سناکی، املتاس، سونف، اجوائن دیسی، گل سرخ، ہر ایک ایک تولہ رات کو پانی ½ سیر میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں ½ پاؤ پانی رہنے پر اتار لیں ½ پاؤ دن میں تین بار پلائیں۔ چند دن میں متواتر پلانے سے نفاس پھر جاری ہو جاتا ہے۔

## دودھ کا بخار

بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کے پستانوں میں دودھ جمع ہونے لگتا ہے جس سے زچہ کے پستانوں میں سختی اور تناؤ ہونے لگتا ہے اگر دو تین دن میں دودھ نہ نکالا جائے یا بچہ کو نہ پلایا جائے تو پستانوں میں سوزش ہو کر بخار ہو جاتا ہے جسے دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

**علاج**:۔ بچہ پیدا ہونے کے چھ سات گھنٹے بعد بچہ کو ماں کا دودھ پلانا



شروع کر دینا چاہئے، جوں جوں بچہ دودھ چوستا ہے ویسے ہی ان کی سختی اور تناؤ کم ہو جاتا ہے اگر بخار ہو گیا ہو تو فوراً اتر جاتا ہے۔

**یادداشت** اگر بچہ پورا دودھ نہ چوس سکے تو زچہ اپنے ہاتھوں سے یا بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دے جونہی دودھ کا دباؤ کم ہوتا ہے فوراً بخار اتر جاتا ہے اندرونی طور پر کوئی قبض کشا دوائی کھانی چاہیئے۔ پستانوں پر گل روغن کی مالش کر کے گرم پانی سے پستانوں کو دھوئیں۔

اگر زیادہ تکلیف ہو تو یہ نسخہ بنا کر پستانوں پر لیپ کرائیں۔ برگ نکو، برگ کاسنی ہر ایک ہم وزن قیمہ کر کے دیگچی میں ڈال بھونیں جب پک جائیں تو پستانوں پر لیپ کریں۔

یہ نسخہ بنا کر پلائیں۔

مغز خربوزہ، گاؤزبان، نکو، سونف، ہر ایک ایک تولہ پانی ½ سیر میں بھگو دیں۔ صبح ابال کر پن چھان کر آدھا صبح آدھا شام ہمراہ شربت بزوری پلائیں۔

## پستانوں کا ورم

جب چھاتیوں سے بچے کو دودھ نہ پلایا جائے اور نہ دودھ نکالا جائے تو پستان سے دودھ کی زیادتی سے تن جاتے ہیں۔ اور ان میں ورم و سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر ورم کئی دن قائم رہے تو اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پستان کے تناؤ کی وجہ سے گھنڈی پستان میں ہی دھنس جاتی ہے جس سے دودھ نکالنا مشکل ہو جاتا ہے اور بچہ بھی دودھ نہیں پی سکتا۔ پستان کے تناؤ اور سوزش کی وجہ سے زچہ کو بخار ہو جاتا ہے۔

**علاج** جب بچہ پیدا ہو جائے کو چند گھنٹے بعد زچہ کے پستانوں کو نیم گرم نمکین پانی سے دھوتے رہنا چاہئے اگر فوری طور پر بچہ

دودھ نہ پئے تو چھاتیوں سے بریسٹ پمپ کے ساتھ دودھ نکالتے رہنا چاہیئے۔

بعض نااہل دائیاں دودھ نکالنے میں لاپرواہی کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کے اجتماع سے پستانوں میں ورم ہو جاتا ہے اگر بدقسمتی سے پستانوں میں ورم اور سوزش ہو جائے تو فوراً بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دینا چاہیئے اگر درد شدید ہو تو جوشاندہ پوست کے نیم گرم پانی سے ٹکور کرائیں، چند منٹوں میں درد کم ہو جائے گا اس جوشاندہ سے صبح شام ضرور ٹکور کراتے رہیں۔

اگر پستانوں میں دودھ جم جائے اور گلٹیاں سی بن جائیں تو ان کو تحلیل کرنے کے لئے یہ ضماد استعمال کریں۔

**ھوالشافی**:- زردی بیضہ مرغ، روغن گل ایک تولہ، سرکہ ایک تولہ باہم ملا کر لیپ کرائیں اگر ورم میں پیپ بننا شروع ہو گئی تو السی کی پلٹس سے جلد پکانے کی کوشش کریں۔

جب بن جائے جس کی نشانی یہ ہے کہ بخار اتر جاتا ہے اور درد کم ہو جاتا ہے اور ورم نرم ہو جاتا ہے تو نشتر سے چیر دے کر پیپ نکال دیں۔

**غذا** زچہ کو ایسی غذا کھلانی چاہیئے جو زود ہضم اور لطیف ہو۔ یعنی غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیئے۔ تاکہ نالیاں کھل کر صاف ہو جائیں اور ان کے اندر کے فضلات اخراج پا جائیں۔ اگر قبض ہو جائے تو مگنیشیا وغیرہ کا مسہل دیں۔ غدی اعصابی مسہل بھی بے انتہا مفید ہے۔

## بھٹنی کا زخم

بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد پستان اور بھٹنی کو نیم گرم نمکین پانی سے صاف کرنا چاہیئے تاکہ پستان کے مسام کھلے رہیں اور اندر دودھ جمنے نہ پائے اور بھٹنی کو مسل مسل کر دھونا



چاہیئے تاکہ بھٹنی کے ۲، ۳، سوراخ کھل جائیں تاکہ جب بچہ بھٹنی دبائے تو آسانی سے دودھ نکلتا رہے۔ بعض نااہل دائیاں پستان اور بھٹنی کو جلد نہیں دھوتیں تو اس کے باہر فضلات جم کر زخم کر دیتے ہیں جن سے بچہ کو دودھ پلانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ زخموں میں درد ہوتا ہے اگر بھٹنی یا پستان پر زخم ہو جائیں تو بچہ کو دودھ نہ پلانا چاہیئے اگر بچہ ماں کے دودھ کی بجائے دوسرا دودھ نہ پیئے تو نپل شیلڈ، غلاف سر پستان استعمال کرنا چاہیئے دودھ پلانے کے بعد سر پستان پر یہ نسخہ لگائیں

**ھوالشافی**:- ہلدی، گھی دیسی، دونوں کو ملا کر گرم کر کے روئی کا پھایا تر کر کے پستان پر لگائیں، ۳ ماشہ، عرق اتولہ دو تین بار لگانے سے آرام آنا شروع ہو جاتا ہے، چند دن استعمال سے کلی آرام آ جاتا ہے بھٹنی کے زخموں کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

**ھوالشافی**:- کتھ سفید، سفیدہ کاشغری، مردہ سنگ، سنگ جراحت، ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں بوقت ضرورت سر پستان پر تیل لگا کر تیار شدہ سفوف زخموں پر چھڑکیں، اللہ شفا دے گا۔

## دودھ کی زیادتی

بعض اعصابی مزاج کی زچہ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ بنتا ہے۔ جبکہ بچہ دودھ پورا پی نہیں سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کی زیادتی سے پستانوں میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے چنانچہ پستانوں بوجھل ہو جاتے ہیں ان میں درد اور تناؤ ہونے لگتا ہے۔

بعض زچہ عورتیں کسی بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں لہذا اول بچہ دودھ نہیں پیتا۔ دوسرے معالج کے مشورہ سے ایسی عورت کا دودھ بچہ کو پلانا منع کر دیا جاتا ہے اس طرح پستانوں

میں دودھ جمع ہو جاتا ہے ایسی کوئی بھی صورت ہو تو پستانوں میں دودھ کی پیدائش کم کر دینی چاہیئے۔

**علاج** سب سے اول تدبیر یہ ہے اگر پستانوں میں دودھ زیادہ جمع ہو گیا ہو ان میں تناؤ ہو کر درد ہونے لگے تو بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دیں۔ اس کے بعد دودھ کی پیدائش کم کرنے کے لئے مسور کی دال سرکہ میں پیس کر چھاتیوں پر لیپ کریں۔

قانون مفرد اعضاء کا عضلاتی اعصابی ملین نسخہ سرکہ میں تر کر کے پستانوں پر لیپ کرنا چاہیئے۔ چند دنوں میں دودھ کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔

اگر یہی نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے

**غذا:** زچہ کی غذا میں اعصابی غذا نہیں ہونی چاہیئے بلکہ عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا اور دوا کھلائیں۔

**مثلاً** صبح: انڈا فرائی یا انڈا میں بیسن ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں۔ بہی کا مربہ بھی کھلا سکتے ہیں

دوپہر: کوئی گوشت اچار پکوڑے۔ دہی بھلے، آلو چھولے وغیرہ میں سے کوئی چیز کھلائیں۔ پھلوں میں سیب، آم بہترین ہیں۔

شام: مربہ آملہ کھلا کر قہوہ لونگ دار چینی۔

# دودھ کی کمی

بعض چٹی کٹی خشک مزاج عورتوں کے پستانوں میں دودھ کم بنتا ہے جس سے بچہ کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ بھوکا رہنے کی وجہ سے بچہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔

لہذا ایسی عورتوں میں دودھ زیادہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے:



**علاج** دودھ ایسی عورتوں کے پستانوں میں کم بنتا ہے جن کے مزاج میں خشکی ہو۔ ایسی عورتوں میں خشکی کے اثرات کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہی ایسی غذا دوا کھلائیں جو گرم تر ہو خشکی کے اثرات سے مبرا ہو۔ اعصاب میں ہلکی تحریک پیدا کرنے والی ہو یعنی غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا ہونی چاہیئے۔

چھاتیوں پر برگ ارنڈ کوٹ کر گرم کر کے تیل ملا کر لیپ کریں۔ یا روغن گل کی مالش کرائیں۔ گدھی کے دودھ کی مالش بھی بے حد مفید ہے۔

**ھوالشافی:** سونف، زیرہ سفید، الائچی خورد اور نوشادر ہم وزن پیس کر ۳،۲ ماشہ صبح دوپہر شام کھلائیں ہمراہ دودھ گرم غذا میں گیہوں کا دلیا۔ یا سویاں دودھ میں پکا کر کھلایا کریں۔

سبزیوں میں مولی، مونگرے، گاجر، شلغم وغیرہ کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

# زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

**تعارف** بچہ پیدا ہونے کے چند دن بعد ہونے والی تکالیف میں سب سے تکلیف دہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ہے

**علامات** بچہ پیدا ہونے کے تقریباً دس پندرہ دن بعد زچہ کی اکثر بائیں ٹانگ میں کولہے کے نیچے پاؤں کی طرف تمام ٹانگ میں شدید درد ہوتا ہے، گھبراہٹ بے چینی ہوتی ہے، نیند نہیں آتی۔ لرزے کا بخار رہتا ہے تمام ٹانگ یعنی ران سے پاؤں تک اماس ہو جاتا ہے اماس سے پہلے درد شروع ہوتا ہے

درد شروع ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر تمام ٹانگ متورم ہوجاتی ہے یہ ورم اتنا سخت ہوتا ہے کہ اماس اور تہبوج کے ورم کی طرح دبانے سے نہیں دبتا نہ ہی دبانے سے گڑھا پیدا ہوتا ہے۔

متورم ٹانگ کا رنگ سفیدی مائل چمکدار ہوجاتا ہے اسی وجہ سے ڈاکٹری میں وائٹ لیگ WIGHT LEG اور طب میں زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم کہتے ہیں وریدیں سرخ اور رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں۔

زچہ کی ٹانگ کا یہ ورم تقریباً دو ہفتہ بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوجاتا ہے شاذ و نادر بگڑ کر کئی ماہ تک تکلیف دیتا رہتا ہے۔

## اسباب

اطبا متقدمین اس ورم کا سبب ران کی وریدوں میں خون کا جم جانا اور وہاں کا دوران خون رک جانا قرار دیتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ ورم اکثر جریان خون کے بعد ہوا کرتا ہے۔

## قانون مفرد اعضاء اور سفید ورم

قانون مفرد اعضاء زچہ کی ٹانگ کے سفید ورم کا سبب جگر و گردوں کی تیزی قرار دیتا ہے خون میں صفرا بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی سرخی کم ہوجاتی ہے۔

## یادداشت

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ شریانیں عضلاتی مزاج کی حامل ہیں جبکہ وریدوں کا مادہ غدی ہے یعنی یہ غدی مادہ کی بنی ہوئی ہیں۔ چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق جگر و غدد کی تحریک کا اثر بائیں طرف ہوتا ہے لہٰذا زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم اکثر بائیں ٹانگ میں ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی دائیں ٹانگ متاثر ہوتی ہے۔



یہ حقیقت بھی ذہن میں رکھیں کہ جب غدد و جگر تحریک و تیزی میں ہوتے ہیں تو ریڈ لیگ بھی بکثرت شروع ہوجاتا ہے۔

یہ امر بھی یاد رکھیں کہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ان عورتوں کو ہوتا ہے جن کی تحریک وضع حمل کے وقت غدی اعصابی ہوتی ہے جبکہ وضع حمل کے وقت خالص اعصابی عضلاتی تحریک ہونی چاہیے۔

## یادداشت

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی عضلاتی نہیں ہے بلکہ غدی اعصابی ہے کیونکہ غدی عضلاتی ورم میں درد نہیں ہوتا غدی اعصابی ورم میں درد لازمی ہے۔

ایک فرق یہ بھی ہے کہ غدی عضلاتی ورم کا رنگ زردی مائل جبکہ غدی اعصابی ورم سفیدی مائل ہوتا ہے خصوصاً اس وقت جب مریضہ کو جریان خون ہوچکا ہو جس سے خون کی سرخی انتہائی کم ہوچکی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وضع حمل کے بعد جس عورت کو جریان خون ہوجاتا ہے اکثر وہی ٹانگ کے سفید ورم میں مبتلا ہوا کرتی ہے۔ غدی اعصابی تحریک سے وریدوں میں اس قدر سکیڑ ہوتا ہے کہ ان کا دوران خون رکنے لگتا ہے جس سے اجتماع خون ہوکر درد ہونے لگتا ہے جوں جوں اجتماع خون ہوتا ہے ٹانگ دردناک ہونے کے ساتھ موٹی ہوتی شروع ہوجاتی ہے۔

مقام ورم پر ہاتھ لگانے سے بلکہ کپڑا لگنے سے درد شدید ہونے لگتا ہے چونکہ تحلیل عضلات ہوتی ہے لہٰذا ضعف قلب کی شکایت نمایاں ہوتی ہے۔

## علاج

چونکہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا قانون مفرد اعضاء غدی سوزش کو رفع و تحلیل کرنے کیلئے اعصابی تحریک پیدا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی [illegible]
ٹانگ کے سفید ورم کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اگر پیشاب کھل کر نہ آتا ہو تو اعصابی
عضلاتی ملین کھلائیں قبض ہو تو اسبغول بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر پیشاب وغیرہ کی
تکلیف نہ ہو تو اعصابی غدی ملین اور اعصابی غدی تریاق ملا کر کھلائیں قبض کی [illegible]
میں اسبغول بھی کھلا سکتے ہیں۔

مقامی طور پر درد روکنے کے لئے پوست خشخاش ۱۲ ماشہ ۲ سیر پانی ابال کر
ٹانگ پر بہائیں ٹانگ پر گرم گرم السی کی پلٹس بھی باندھ سکتے ہیں۔ مکو کاسنی کا عرق
بھی ۵،۵ تولہ، صبح دوپہر شام پلانا چاہیئے اگر پیشاب کم آتا ہو تو شربت بزوری
کے ساتھ اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں۔ چند دن ایسا کرنے سے ورم تحلیل ہونا
شروع ہو جاتا ہے۔ درد میں آہستہ آہستہ تخفیف ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

## غذا

صبح مربہ گاجر اگر قبض ہو تو گلقند بھی کھلا سکتے ہیں اگر مریض
چائے پینا چاہے تو اسے گل سرخ اور سونف کی چائے دیں۔

دوپہر: مولی، شلغم، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ کا سالن کھلا سکتے ہیں
شام: دوپہر والا سالن، اگر بھوک کم ہو تو مربہ گاجر یا گلقند وغیرہ

## حب انقلاب

**ھو الشافی:۔** ریوند عصارہ، ریوند خطائی، سقمونیا، سرنجاں، نوشادر، مرچ سیاہ

۱ تولہ، ۱ تولہ، ۱ تولہ، ۱ تولہ، ۱ تولہ، ۱ تولہ

**ترکیب تیاری:۔** سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

**مقدار خوراک:۔** دن میں ۲ گولی چار بار ہمراہ پانی یا دودھ،





# پرورش و تکالیف اطفال

## بچہ بوقت پیدائش

پیدائش کے وقت تندرست بچے کا وزن تقریباً سات پونڈ اور تقریباً ۲۰ انچ
لمبا ہوتا ہے۔
لڑکا لڑکی کی نسبت وزن اور قد میں کسی قدر بڑا ہوتا ہے پیدائش کے وقت جسم پر
سفید لیسدار چکنی رطوبت لگی ہوتی ہے شروع میں نرم فلالین کے کپڑے سے صاف
کردیں کچھ دیر بعد گرم پانی بچے کو نہلا دیں اور اس بقیہ رطوبت کو صاف کردیں۔

## بچے کا رونا

بچہ پیدا ہوتے ہی رونے لگتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سانس لینے
لگ ہے۔ اگر پیدا ہونے کے چند منٹ بعد بچہ نہ روئے تو پھر اس کی راہ تنفس
جاری کرنے کی کوشش کریں جس کا طریقہ اوپر ولادت کے دوسرے درجہ میں تفصیل سے
درج کیا گیا ہے۔
یہاں صرف ایک نقطہ ذہن نشین کرلیں کہ اس مقصد کے لئے بچہ کی پشت یعنی مقعد
پر برف کا ٹکڑا رکھ لیں یا برف جیسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں جن سے بچہ سسکیاں
لے کر رونے لگتا ہے۔

# بچے کی نال کاٹنا

جب بچہ کے پیدا ہونے میں دیر لگے تو اکثر اس کی گردن کے گرد نال کا
پڑ جاتا ہے یا نال بچے کے سر کے ساتھ باہر آ جاتی ہے۔
چونکہ نال کے ذریعہ بچہ کے اندر خون جایا کرتا ہے جس سے وہ زندہ ہوتا ہے اگر نال
پر کسی قسم کا دباؤ آ جاتے تو بچے کا دوران خون بند ہو کر وہ قریب المرگ ہو جاتا ہے
پس ایسی حالت میں دایہ کو چاہیئے نال کے پیچ کو گردن پر سے علیحدہ کر دے یا
کاٹ دے۔ نال کاٹتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ماں کی طرف سے
نال کو سوت کر بچے کی پیٹ میں خون دھکیل کر دو تین انچ نال بچا کر ریشمی یا
کے دھاگے سے باندھ دیں پھر ماں کی طرف دو انچ وقفہ سے بھی باندھ دیں۔
اب دونوں گرہ کے درمیان سے نال کاٹ دیں تاکہ بچہ اور ماں کا جریان خون
نال کاٹنے کے بعد بغور دیکھیں کہ بچہ کی کٹی ہوئی نال سے خون تو نہیں نکل رہا اگر خون
آتا ہو تو نال پر ایک اور دھاگے سے گرہ لگا دیں تاکہ خون مکمل بند ہو جائے۔

## بچے کا نہلانا دھلانا

بچہ کی نال کاٹنے کے کچھ دیر بعد بچے کو نیم گرم پانی سے خوب نہلانا چاہیے
تاکہ اس کے جسم کی تمام غلاظت دھل جائے اگر غلاظت چپک کر خشک ہو گئی ہو اور
آسانی سے نہ اترتی ہو تو اسے مل کر نہ اتاریں بلکہ اس پر کوئی تیل لگائیں دوسرے تیسرے
غسل سے خود بخود اتر جائے گی۔ غسل کے بعد بچہ کے جسم کو گرم اور خشک کپڑے
سے صاف کر دیں پھر کوئی تیل جسم پر مل دیں اور بچہ کو اس کی ماں کے ساتھ لٹا دیں۔



### یادداشت

بچے کا لباس ملائم ہلکا اور ڈھیلا اور گرم ہونا چاہیے۔
اگر گرمی زیادہ ہو تو ململ کا کپڑا بہتر ہے۔

بچے کو نہلانے کے بعد کپڑے پہنانے سے قبل اس کے تمام جسم کو بغور دیکھیں
کہ اس کے جسم پر کوئی پیدائشی نقص تو نہیں ہے۔
مثلاً بعض بچوں کی مقعد بند ہوتی ہے جب بچے کو کئی دن پاخانہ نہیں آتا تو پتہ چلتا ہے
اس وقت بچے کو پاخانہ کی تکلیف ہو چکی ہوتی ہے اس وقت مقعد کا کھولنا مشکل ہو جاتا ہے
کیونکہ بچہ مسلسل روتا رہتا ہے۔ بچہ چھوٹا ہو یا کمزور ہو اسے روزانہ ایک دفعہ غسل ضرور
دینا چاہیے۔
نوٹ:۔ بچے کو سردی کی بہت کم برداشت ہوتی ہے لہذا بچہ معمولی سردی سے
ہی متاثر ہو کر اکثر بیمار ہو جاتا ہے لہذا بچے کو سرد پانی اور سرد ماحول سے بچا کر رکھیں
اگر ممکن ہو تو بچہ کو غسل بھی چولہے کے قریب ہی دیں غسل کے تین چار گھنٹے تک بچہ کو باہر
نہ نکالیں۔

## بچے کو پاخانہ نہ آنا

پیدائش کے تھوڑی دیر بعد بچے کو پاخانہ آنا چاہیے جو سیاہ رنگ کا لیس دار ہوتا ہے
اگر دو تین گھنٹے تک بھی پاخانہ نہ آئے تو اسے نصف تولہ کسٹرائل ۲ ماشہ شہد سے
میٹھا کر کے بچے کو چٹانا چاہیے تاکہ اس سے بچے کا پیٹ صاف ہو جائے اگر کسٹرائل نہ ملے
تو یہ نسخہ بھی پلا سکتے ہیں۔
**ھو الشافی:۔** بنفشہ، شنا، املتاس، عناب، گل سرخ، منقی، ہر ایک ایک ماشہ
۱/۲ پاؤ پانی ابال کر چھان کر کپڑے کی بتی تر کر کے چوسائیں۔

**یادداشت** نوزائیدہ بچے کو چار پانچ روز تک سیاہی مائل پاخانہ آیا کرتا ہے جو کچھ دن بعد زرد مائل ہو جایا کرتا ہے۔

بچے کو روزانہ صرف ایک یا دو بار ہی پاخانہ آنا چاہیے زیادہ پاخانہ بچے کو کمزور کر دیتا ہے ہلکی قبض سے ہی بچہ پھلتا پھولتا ہے۔

بچے کے ہاضمہ کو درست رکھنے کے لئے یہ گھٹی دیتے ہیں تو اسے کسی قسم کی بیماری تنگ نہیں کرتیں۔

ہوالشافی: سونف، برگ نیم، منقے، باؤبڑنگ، زرکچور، بلیلہ، شاہترہ

۱ ماشہ ۳ عدد ۱ دانہ ۱ ماشہ ۱ ماشہ ۱ عدد ۱ ماشہ

گل سرخ، ثناء مکی، عناب، گردہ املتاس،

۱ ماشہ ۱ ماشہ ۱ دانہ ۳ ماشہ

حسب ضرورت پانی میں جوش دے کر بچے کو چوسائیں۔

## بچے کو دودھ پلانا

بچہ کی پیدائش کے ۶، سات گھنٹے بعد جب غسل وغیرہ دے چکیں تو اسے ماں کا دودھ پلانا شروع کریں یہ بچہ اور زچہ دونوں کے لئے مفید ہوا کرتا ہے کیونکہ ماں کا دودھ نہایت بے ضرر ملین اور مسہل ہے اب بچے کو کسی جنم گھٹی پلانے یا کسٹرائل جیسی مسہل چیز دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پیدائش کے ایک ماہ بعد بچے کو دو دو گھنٹہ بعد دودھ پلانا چاہیے۔ جیسے جیسے عمر میں اضافہ ہو دودھ پلانے میں وقفہ بڑھاتے جانا چاہیے۔ مثلاً تین ماہ سے ۶ ماہ کے بچے کو تین تین گھنٹہ بعد ماں دودھ پلائے۔ آٹھ نو ماہ کے بچہ کو چار پانچ گھنٹہ بعد دودھ پلانا چاہیے۔



جونہی بچہ بڑا ہوتا ہے اسے ماں کا دودھ اس کے پیٹ کی ضرورت پوری نہیں کرتا لہذا ماں کو چاہیے کہ جب بچہ آٹھ نو ماہ کا ہو جائے اور وہ دودھ کے لئے بار بار ماں کو تنگ کرے اور روتا رہے تو وہ سمجھ لے کہ اس کا دودھ بچہ کے لئے کم ہے۔ اب اسے کھانے پینے کی چیزیں بھی کھلانا شروع کر دے۔ مثلاً چاول دلیا، کھچڑی وغیرہ کھلائے اگر اس میں بکری کا دودھ بھی ملائے تو بہت بہتر ہے۔

جب بچہ سال کے لگ بھگ ہو جائے تو اسے ہلکے مرچ مصالحہ والا سالن روٹی میٹھا گڑ وغیرہ کھلائے اس سے بچہ کا ہاضمہ بہت تیز ہو جاتا ہے اور بچہ کی نشوونما بڑھنے لگتی ہے دوسرے بچہ مختلف چیزیں کھا کر خوش رہتا ہے۔

## دایہ کے دودھ پلانے کی ہدایات

بعض وجوہات کی بنا پر ماں کا دودھ بچے کو نقصان دیتا ہے لہذا مجبوراً دایہ کا دودھ پلانا پڑتا ہے پس دایہ کے مقرر کرنے میں درج ذیل ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) دایہ کی عمر بچے کی ماں کے برابر ہو تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ دایہ ۲۰ سال سے ۲۵ سال کے درمیان کی ہونی چاہیے۔

(۲) دایہ کے اپنے بچے کی عمر بھی نئے بچے کی عمر جتنی ہونی چاہیے تاکہ بڑا چھوٹا ہونے کی صورت میں دونوں بچے بھوکے نہ رہیں۔

(۳) دایہ اور اس کا بچہ بالکل تندرست ہونے چاہئیں۔ اگر کسی متعدی تکلیف میں مبتلا ہوں تو دایہ کا دودھ پلانا روک دیں اور بچہ کو دایہ سے الگ کر دیں۔

(۴) دایہ نشہ آور اشیاء کی عادی نہ ہو۔ مثلاً تمباکو، بھنگ افیون نسوار یا شراب پیتی ہو

(۵) دایہ کا ہاضمہ درست ہونا چاہیے تاکہ وہ اگر نرم سخت غذا کھائے تو فوراً ہضم

کا شکار نہ ہو جایا کرے اس سے بچہ کا ہاضمہ بھی بگڑ جاتا ہے۔

(6) دایہ کی غذا سادہ زود ہضم ہونی چاہیئے

(7) دایہ سست اور آرام طلب نہیں ہونی چاہیئے بلکہ جفاکش اور محنتی ہو

## بچہ کو حیوانات کا دودھ پلانا

بعض دفعہ نہ بچہ کو ماں کا دودھ موافق رہتا ہے اور نہ دایہ میسر آتی ہے۔ مجبوراً گائے، بکری، یا گدھی کا دودھ پلانا پڑتا ہے۔

**یادداشت** ماں کے بعد گدھی کا دودھ بہتر ہوتا ہے اس کے بعد بکری اور اس کے بعد گائے کا دودھ بہتر ہوتا ہے۔

چونکہ گدھی کا دودھ ہمارے ملک میں کم پلایا جاتا ہے بلکہ گدھی کے دودھ سے ماں بھی نفرت کرتی ہے۔ لہذا اسے نہیں پلایا جاتا۔ اگر پلایا جائے تو بے حد مفید اور زود اثر رہتا ہے

**نوٹ:-** بعض دفعہ بچے کو نہ ماں کا دودھ ہضم ہوتا ہے اور نہ گائے بکری کا جونہی دودھ پیتا ہے اس کا پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے اور پاخانے لگتے ہیں پیٹ گڑگڑ کرتا ہے۔

**علاج** اول بچہ کو دودھ کم از کم تین گھنٹہ سے پانچ گھنٹہ بعد پلائیں اگر گائے یا بکری کا دودھ پیتا ہو تو دودھ میں چار ماشے عرق ملا کر پتلا کر کے پلائیں۔ اگر عرق نہ ملیں تو اجوائن دیسی ا ماشہ اور پودینہ ا ماشہ دودھ میں ابال کر پلائیں لونگ ۲ عدد دارچینی ا ماشہ بھی دودھ میں ابال کر پلا سکتے ہیں



# ماں کے دودھ کی سب سے بڑی صفت

ماں کا دودھ حرارت عزیزی کا خزانہ ہوتا ہے۔ جو سخت قسم کا امینی قاطع ریاح ہوتا ہے۔ لہذا ماں کا دودھ پینے والے بچوں کے پیٹ میں ہوا نہیں بنتی۔ اسی طرح رطوبت عزیزی کا حامل ہونے کی وجہ سے بچہ کو سخت قسم قبض نہیں ہوتی بلکہ کبھی ایک کبھی دو پاخانے آجایا کرتے ہیں۔ لہذا بچہ کو کسی قسم کی قبض کش دوا کھلانے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔

## ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

ماں کے دودھ میں ایک اور صفت ہوتی ہے کہ اگر مائیکروسکوپ یا خوردبین سے ماں کے دودھ کا مشاہدہ کیا جائے تو چھاتی کا دودھ پیپ کی طرح نظر آتا ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سے جراثیم یا CELL نظر آتے ہیں۔ جن کی شکل ٹی کی مانند (T. TYPE) ہوتی ہے۔

ہر ماں کے ذہن میں قدرتی اور فطری طور پر یہ جاننے کا جذبہ پایا جاتا ہے کہ اس کے دودھ میں کسی قسم کی بیماری کے جراثیم نہ ہو۔ لہذا وہ کسی ذاتی یا حکیم ڈاکٹر قسم کے معالجوں سے اپنے دودھ کا تجزیہ کراتی ہیں۔ اور یہ جعلی بالکم تجربہ کار ڈاکٹر مائیکروسکوپ میں دودھ دیکھ کر بتاتے ہیں کہ دودھ

میں پیپ کی بڑی مقدار شامل ہے۔ یہ دودھ بچہ کے لئے خطرناک ہے۔ اس قسم کی رپورٹ سن کر مائیں پریشان ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی مائیں بچوں کو اپنا دودھ دینا چھوڑ دیتی ہیں جس سے ایک طرف اچانک دودھ چھوڑانے کی وجہ سے کئی مصائب میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف ننھے بچے ماں کی اصل غذا (دودھ) سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مصنوعی دودھ اور غذائیں کھانے سے بدہضمی دست قے اپھارہ اور سوکڑا جیسی لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

## حقیقت

یہ ہے کہ ماں کے دودھ میں پیپ کے سیل نہیں ہوتے بلکہ ان سے ملتے جلتے جراثیم (CELLS) ہوتے ہیں۔ جو بچوں کے خون میں شامل ہو کر ان کی قوت مدافعت میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔

## نئی ماں کے ذہن میں پریشانی

ہر نئی ماں بننے والی کے ذہن میں یہ خیال یا تصور پریشان کر رہا ہوتا ہے کہ وہ بچہ کو اپنا دودھ پلا بھی سکے گی یا نہیں۔ لیکن یہ اس کی خام خیالی ہوتی ہے اس میں حقیقت کا شائبہ تک بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ چاہے کسی جانور کی ہو۔



چاہے انسانی بچہ کی جب تک اس کی چھاتیوں میں کوئی خلقی یا حادثاتی نقص واقع نہ ہو چکا اس وقت تک وہ ۹۹ فیصد تک دودھ پلانے کے قابل ہوتی ہے اسے ایک فیصد پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔

بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ طب اور مذہب نے اس معاملہ میں بہت کچھ کہا ہے کہ دودھ جب بھی پلایا جائے ماں خود اپنی چھاتیوں سے پلائے مذہب اسلام نے تو یہاں تک پابندی لگائی ہے کم از کم دو سال تک ماں دودھ پلائے۔

## چھاتی سے دودھ نہ پلانے کی ابتدا

انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چھاتی سے دودھ نہ پلانے کی ابتدا ہسپتالوں سے شروع ہوتی ہے اس کی ترغیب زچگی کے دو ہفتے کے اندر دی جاتی ہے۔ کسی طبی مرکز یا ہسپتال کے زچگی کے وارڈ میں جہاں عام رواج یہ ہے کہ جونہی حاملہ عورت کو تکلیف شروع ہوئی۔ ہونے والے باپ کو اور چیزوں کے ساتھ دودھ کا ڈبہ لانے کی بھی تاکید کی جاتی ہے۔

زچگی کے فوراً بعد ماں اس وہم میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ وہ خود اپنا دودھ پلانے کے قابل ہے یا نہیں۔

شروع شروع میں تو نومولود پوری قوت سے دودھ چوس نہیں سکتا بھوکا رہنے کی وجہ سے روتا ہے۔

حقیقت میں بچے کا رونا فطری ہے۔ اس نے جب بھی دودھ طلب

کرتا ہے تو رو کر ہی طلب کرتا ہے ۔ ماں سمجھتی ہے کہ میری چھاتیوں میں دودھ ہی کم ہے ۔

افسوس ایسے موقعوں پر کوئی عزیز یا طبی عملہ ماں کی کوئی مدد نہیں کرتا بلکہ بعض دفعہ اس کے غلط خیالات کی تصدیق کر دیتا ہے ۔ جس سے ماں پہلے اپنے دودھ کے ساتھ مصنوعی دودھ یا بکری گائے کا دودھ پلانے لگتی ہے آہستہ آہستہ دودھ پلانا ہی چھوڑ دیتی ہے یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے اس کا اصل جواب یہی ہے کہ بوتل سے دودھ دینے کی تائید یا سفارش کرنے والا طبی عملہ چھاتی سے دودھ دینے کے قدرتی اصولوں سے ناواقف ہے

حکومت کو چاہیے کہ ہسپتالوں میں اور زچہ بچہ کے صحت کے مراکز میں ایسا عملہ بٹھائے جو اس ماں کو جو غیر یقینی کیفیت میں مبتلا ہو اور پریشانی ہو ۔ اسے ہر قسم کی نفسیاتی مدد کرنی چاہیے ۔ ڈاکٹرز ، پیرامیڈیکل سٹاف اور عزیز و اقارب سب کو چاہیے کہ مصنوعی طریقوں سے دودھ دینے کی بجائے نئی ماں کی چھاتی سے دودھ پلانے کی حوصلہ افزائی کرے

## ماں کے دودھ میں خوبیاں جو مصنوعی دودھ میں نہیں ہوتیں

ماں کے دودھ میں ایسی خصوصیات ہیں جو بچے کے لئے باہر سے ملنے والے کسی دودھ میں نہیں ہوتیں ۔

یاد رکھیں بچے کی پیدائش کے دو تین دن بعد ماں چھاتیوں میں پوری طرح دودھ اتر آتا ہے اس میں پروٹین کی مقدار کم ہوتی ہے لیکن شکر یا چربیلے



مواد زیادہ ہوتے ہیں ۔ ایسے دودھ کو بچے کا معدہ گلوکوز یا گیلوس میں آسانی سے تبدیل کر کے جزو بدن بنا لیتا ہے ۔

چونکہ ماں کا دودھ جراثیم سے پاک ہوتا ہے اس لئے ماں کا دودھ پینے والے بچے ہرے پیلے دستوں اور ہیضہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں ماں کے دودھ میں چونکہ روغنی اجزا ، چربی وغیرہ وافر مقدار میں ہوتی ہے اس لئے بچے کو قبض وغیرہ نہیں ہوتی ۔

## مزاحمتی اجزا کی موجودگی

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا مزاج مکمل طور پر اعصابی ہوتا ہے ۔ اسی اعصابی مزاج کا حامل بچہ ہوتا ہے ۔ ماں کے جسم میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے ، رحم پھولا ہوا ہوتا ہے جیسے اصلی حالت ( تندرستی کی حالت ) پر لانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ لہذا ماں مجموعی طور پر عضلاتی اغذیہ گوشت انڈے ، پکوڑے ، ٹماٹر اچار دہی لسی چنے دہی بھلے آلو چھولے وغیرہ کھاتی ہیں ۔ عضلاتی ادویہ ، کمر کس ۔ لودھ پٹھانی ، پھل سپاری ۔ کاتھی سپاری چھل کھانے ۔ گوند کیکر وغیرہ بصورت خشک حلوہ بنا کر کھاتی ہیں انہیں اغذیہ ادویہ کی وجہ سے ماں کے دودھ میں کسی قدر عضلاتی اثرات بصورت مزاحمتی اجزا بچے کو دودھ کے ذریعے ملتے ہیں جس سے بچے کے خون اور بدن میں چونے یا کیلشیم کے ساتھ ساتھ فولاد کے اثرات بڑھتے ہیں ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ جلد از جلد نہ صرف قد کاٹھ میں بڑھتا ہے

بلکہ گوشت پوست بڑھنے سے موٹا تازہ اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اپھارہ دست قے اور ہیچش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔

## بعض امراض کے متعلق ردعمل پیدا ہوتا

جو بچے گائے یا ڈبے کا دودھ پیتے ہیں۔ ان کے جسم میں چھوٹی عمر میں ہی غدی اثرات بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ گائے کا مزاج خالص غدی ہوتا ہے اور اس کا دودھ بھی غدی اعصابی مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ ان کے غدد میں تیزی آجاتی ہے جس سے ایسے بچوں آنتوں کے غدد تیز ہو جاتے ہیں لہذا ایسے بچے اکثر بدہضمی کا شکار رہتے ہیں۔ بعض چھوٹی عمر میں ہی ذیابیطس یا شوگر میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔

اگر ایسے اشخاص چالیس سال عمر پا لیں تو چالیس سال بعد لازمی شوگر یا کثرت بول میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن بچوں نے ماں کا دودھ پیا ہوتا ہے وہ دل کے یا ذیابیطس میں شاذونادر ہی مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ ان کے جسم میں غدد کے خلاف ردعمل موجود ہوتا ہے۔

## جو ماں اپنا دودھ پلاتی ہے وہ بچے سے محبت بھی زیادہ کرتی ہے

یہ قدرتی اور فطری امر ہے کہ کوئی بھی انسان حیوانی یا انسانی بچہ کی پرورش کرے یعنی اس کی دیکھ بھال کرے اور اسے کھلائے پلائے تو حیوانی بچہ



بھی پرورش یا دیکھ بھال کرنے والے سے ایسا مانوس ہوتا ہے کہ اس سے والہانہ محبت کرنے لگتا ہے اور یہ محبت یک طرفہ نہیں ہوتی بلکہ دونوں طرف سے ہوتی ہے یہ حال تو ماں کے علاوہ دوسرے شخص کا ہے دودھ پلانے والی حقیقی ماں کی ممتا جب جوش مارتی ہے تو وہ نہ صرف بچے کو سینہ سے لگا لیتی ہے بلکہ اپنی چھاتیوں سے شیریں دودھ پلاتے وقت لوریاں دیتی ہے۔ چومتی ہے اور بار بار سینے سے لگا کر بچے کو امن و سکون کا احساس دیتی ہے انہی خدمات کی وجہ سے والدہ کے لئے لفظ ماں یعنی امن و سکون کی جگہ وضع کیا گیا ہے جو سو فیصد درست ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ ہو یا جوان یا کوئی بوڑھا ہو جب اسے کسی بیماری تکلیف یا پریشانی کا سامنا ہو تو وہ اے ماں۔ اے ماں پکارتا ہے۔ ایسے موقع پر کسی بیمار یا تکلیف میں مبتلا شخص نے اے باپ یا اے ابو کبھی نہیں پکارا۔

## کن حالات میں چھاتی کا دودھ نہیں پلانا چاہیے

بہت ہی کم وجوہات ہیں جن کی موجودگی میں ماں بچہ کو دودھ نہ پلائے

1- ماں شدید بیمار ہو تو بچہ کو دودھ نہ پلانا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ بیمار ماں کا بیمار دودھ بچہ کو بیمار کر سکتا ہے۔

2- اگر ماں کسی خطرناک بیماری کے لئے دوائیں کھا رہی تو بھی بچہ کو دودھ نہیں پلانا چاہیے۔

۳۔ ماں کے پستان کی بھٹنی یا نپل بہت چھوٹی ہو اور بچہ اسے دبانے اور چوسنے سے قاصر ہو۔ تو بامر مجبوری بچے کو دوسرا دودھ دینا چاہیے۔ یہ قدرتی سبب ہے ماں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور ماں پر کسی قسم کا مذہبی اعتراض پیدا نہیں ہوتا اور نہ وہ گنہگار ہوتی ہے۔

۴۔ بعض عورتوں کی چھاتیاں یا بہت چھوٹی ہوتی ہیں یا بہت بڑی اور لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب بچہ چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو چھاتی میں بچہ کا منہ ڈوب جاتا ہے جس سے وہ سانس نہیں لے سکتا اور دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے

۵۔ ماں کے پستان میں زخم یا پھوڑے ہوں اور رس رہے ہوں ایسی صورت میں ماں دودھ نہ پلائے بلکہ بریسٹ پمپ سے دودھ نکال کر پھینک دے جب زخم وغیرہ ٹھیک ہو جائیں تو دودھ پلانا شروع کر دے۔

۶۔ اگر دو تین جڑواں بچے ہوں اور سب ماں کے دودھ سے سیر نہ ہو سکتے ہوں تو انہیں کچھ دودھ باہر کا بھی پلانا چاہیے۔

۷۔ بچہ کا منہ پک گیا ہو یعنی اس کے منہ میں چھالے ہوں جن کی وجہ سے دودھ چوس نہ سکے۔

۸۔ بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو گیا ہو یا پیدا تو پوری مدت میں ہوا ہو لیکن بہت کمزور ہو اور پوری طرح نشوونما نہ پا سکا ہو کہ ماں کا دودھ چوس سکتا ہو۔



## کمزور اور ناتواں بچہ جو دودھ چوس نہ سکتا ہو

جو بچہ بہت کمزور اور ناتواں ہو اور ماں کا دودھ نہ چوس سکتا ہو اسے بھی کسی نئی تدبیر سے ماں کا دودھ دینے کی کوشش کریں۔

۱۔ ماں بچہ کے منہ میں اپنا پستان دیکر تھوڑا تھوڑا پستان دبا کر دودھ پلائے امید ہے آہستہ آہستہ بچہ خود دودھ چوسنے لگے گا۔

۲۔ ماں اپنے ہاتھ سے یا بریسٹ پمپ سے پیالی میں دودھ نکال کر روئی کی بتی بنا کر دودھ میں تر کرکے بچے کے منہ میں بار بار رکھے اس طریقہ سے اکثر بچے دودھ چوسنے لگتے ہیں۔

۳۔ ماں نے جو دودھ پیالی میں نکالا تھا اسے چھوٹی چمچی سے چار چار قطرے منہ میں ڈالیں۔ آہستہ آہستہ دودھ پینے لگے لگا۔

## بامر مجبوری ماں کے دودھ کے علاوہ اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا

اگر کسی صورت بھی بچہ کو ماں کا دودھ نہ ملے یا ماں کے دودھ سے بچے کے بیمار ہونے کا خطرہ ہو تو لازمی اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا دینی چاہیے۔

تقریباً پچاس ساٹھ سال سے مصنوعی طریقوں سے دودھ پلانے کا رواج عام ہے شاید عام نہ ہوتا۔ لیکن ایک طرف پلاسٹک کی صنعت نے سہل پسند ماؤں کو فیڈر نپل۔ پلاسٹک کی بوتلیں ایجاد کرکے دے دی ہیں اور دوسری

طرف رقم بٹورنے والی کمپنیوں نے جہاں جانوروں (مرغیوں کے لئے) گائے بھینسوں کے لئے غذا مصنوعی اغذیہ تیار کرکے خوب رقم اکٹھی کی ہے۔ وہاں ننھے بچوں کے لئے بھی مصنوعی اغذیہ اور مصنوعی دودھ وغیرہ تیار کرکے ریڈیو ٹیلیویژن اخبارات و رسائل میں خوب تشہیر کی ہے جس سے متاثر ہو کر مغربی ممالک کی مائیں تو پہلے ہی مصنوعی دودھ اور مصنوعی غذا اپنے بچوں کو کھلاتی ہیں لیکن ان کی دیکھا دیکھی اور پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ہندو پاک کی عورتیں بھی مصنوعی طریقوں سے مصنوعی غذائیں اپنے بچوں کو دینی شروع کر دی ہیں۔

جس ماں کو اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا دینی پڑے تو اسے درج ذیل ہدایات پر لازمی عمل کرنا چاہیے۔

۱- چونکہ ماں کے دودھ کے بعد بچہ کے لئے حیوانی دودھ ہی کسی حد تک مفید رہ سکتا ہے اس لئے ہر ماں کو جانوروں کے دودھ کے اجزائے ترکیبی جاننے ضروری ہیں۔ تاکہ بچہ کی عمر اور طاقت کے مطابق کسی جانور کے دودھ کا انتخاب کرکے پلا سکتے ہیں

# مختلف جانوروں کے دودھ کے اجزائے ترکیبی

| دودھ قسم جانور | پانی | چکنائی | پروٹین | لیکٹوز | راکھ ASH |
|---|---|---|---|---|---|
| بھینس | 76.89 | 12.46 | 6.3 | 3.74 | 0.84 |
| گائے | 87.25 | 3.80 | 3.50 | 4.80 | 0.65 |
| بکری | 87.88 | 3.82 | 3.21 | 4.54 | 0.56 |



| دودھ قسم جانور | پانی | چکنائی | پروٹین | لیکٹوز | راکھ ASH |
|---|---|---|---|---|---|
| گدھی | 90.70 | 1.20 | 2.00 | 5.70 | 0.40 |
| بھیڑ | 80.80 | 6.86 | 6.52 | 4.91 | 0.89 |
| اونٹنی | 87.61 | 5.38 | 2.98 | 3.6 | 0.70 |
| عورت | 88.30 | 3.11 | 1.19 | 7.18 | 0.21 |

# بکری۔ گائے۔ بھینس کا دودھ

اگر بامر مجبوری بکری۔ گائے یا بھینس کا دودھ دینا ضروری ہو تو تین چار ماہ سے کم بچوں کو خالص حالت میں دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ ان کا دودھ ماں کے دودھ سے وزنی ہوتا ہے اور ان میں روغنی و چکنے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں جنہیں بچہ آسانی سے ہضم نہیں کر سکتا بدہضمی ہو کر دست لگ جاتے ہیں۔ لہذا دودھ میں ایک تہائی پانی ملا کر پلانا چاہیے۔

## یادداشت

یہاں میں نے گائے بکری کے دودھ میں پانی ملانے کا لکھ دیا ہے۔ لیکن اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ جن گھروں میں خالص دودھ میسر ہے وہ تو دودھ میں تہائی پانی ملالیں۔ لیکن جو مائیں دودھ بیچنے والوں سے خرید کر پلاتی ہیں اس میں اکثر دودھ بیچنے والے پانی ملا کر بیچتے ہیں لہذا وہ دودھ میں پانی نہ ملائیں یا برائے نام ملائیں ورنہ بچہ کے پیٹ میں پانی زیادہ جائے

گا جس سے اس کی نشوونما رک جائے گی ۔

# یادداشت

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کرلیں کہ دودھ میں جو پانی ملانا ہو وہ تازہ ہو اور اسے ہلکا جوش دے لیا جائے اور دودھ میں پانی ملانے کا شیڈول درج کر رہا ہوں اس کے مطابق مویشی کے دودھ میں پانی ملائیں ۔

| | گائے کا دودھ | بھینس کا دودھ | بکری کا دودھ |
|---|---|---|---|
| پہلے ماہ | ایک حصہ پانی تین حصے دودھ | ایک حصہ پانی دو حصے دودھ | ایک حصہ پانی ۲½ حصہ دودھ ۔ |
| دوسرے ماہ | نصف حصہ پانی ۳½ حصہ دودھ | ایک حصہ پانی تین حصہ دودھ | ایک حصہ پانی ۳ حصے دودھ |
| تیسرے ماہ | خالص دودھ | ایک حصہ پانی ۳½ حصہ دودھ | خالص دودھ |

# مصنوعی دودھ کی تیاری اور اقسام اور اس کی اقسام

بعض دفعہ ماں دودھ پلا سکتی ہے یا ماں کا دودھ کسی وجہ سے نہیں مل سکتا حیوانات کا دودھ بھی میسر نہیں آسکتا ۔ تو بامر مجبوری مصنوعی دودھ پلانا ضروری ہو جاتا ہے لہٰذا چند ہدایات درج کر رہا ہوں جس پر ہر ماں کو عمل کرنا چاہیے ۔



# خصوصی دودھ

یہ دودھ حقیقت میں اصلی دودھ نہیں ہوتا بلکہ بچوں کی ضرورت کے مطابق تیار کیا جاتا ہے تاکہ بچے کے گردوں پر زور کم پڑے شروع شروع میں یہ دودھ ۳ سے ۶ ماہ تک دیا جاتا ہے ۔

اس میں چونکہ کریم پوری مقدار میں نہیں ہوتی بلکہ بہت ہی تھوڑی رکھی ہوتی ہے تاکہ بچہ آسانی سے ہضم کر سکے جب بچہ ۳ ، ۴ ماہ سے گزر جاتا ہے تو اس کی نشوونما کے لئے فل کریم اور پروٹین والی دودھ کی ضرورت بڑھ جاتی ہے ۔ لہٰذا طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسا خشک دودھ تیار کرایا جاتا ہے جس میں پروٹین کریم اور نمکیات ضرورت کے مطابق ڈالے جاتے ہیں اور اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ جب بھی خشک دودھ بچے کے پینے کے لئے تیار کیا جائے تو وہ عام سادہ تازہ اُبلے ہوئے پانی میں آسانی سے حل ہو جائے اس قسم کا دودھ ۳ سے ۶ ماہ تک پلانا چاہیے

# فل کریم پوڈر ملک

اس قسم کا دودھ مصنوعی غذا کی تیاری میں استعمال کرنا چاہیے اس کا دودھ گائے کے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے یہ عام دودھ سے قدرے

مہنگا ہوتا ہے۔

## کریم نکلے ہوئے خشک دودھ

یہ دودھ پاکستان کے بیشتر علاقوں میں آسانی سے دستیاب ہے
اسے حکومت ہنگامی حالات میں یا امدادی غذائی پروگراموں میں تقسیم کیا جاتا
ہے یا سستے داموں مہیا کیا جاتا ہے اس میں نہ کلوریز پوری ہوتی ہیں اور نہ
چکنائی یا چربی کم کرنے والے وٹامن اے۔ ڈی شامل ہوتے ہیں۔
اس لئے اس قسم کے دودھ کو ثانوی غذا کے طور پر ہی استعمال کیا جائے جب
بچہ دودھ کی بجائے دلیا کھچڑی، پھل جوس وغیرہ کھانے لگ جاتے تو اس
قسم کے دودھ میں ہر ماں مغز بادام (گھوٹ کر) یا مکھن اور چینی ملا کر پلائے

## پانی سے مبرا یا پاک دودھ

یہ ایسا فل کریم دودھ ہوتا ہے جس میں سے پانی بھاپ کی صورت
میں گرم کرکے نکال دیا گیا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ خالص دودھ ہوتا ہے۔
اس لئے بچہ کے استعمال کے لئے اس میں ضرورت کے مطابق پانی ملا
لینا چاہیے۔

## پانی سے پاک گاڑھا دودھ (کنڈینسڈ ملک)



اس دودھ میں سے پانی اڑا کر گاڑھا کر لیا جاتا ہے یہ دودھ کریم سے
بھرپور ہوتا ہے اس میں تھوڑی چینی ملی ہوتی ہے جس وجہ سے اس کا ذائقہ
میٹھا ہوتا ہے اس میں پروٹین بہت کم مقدار میں ہوتی ہے اس
لئے یہ بڑے بچوں کے لئے مفید نہیں ہوتا دوسرے یہ پاکستان میں تیار
شدہ نہیں ملتا۔

## دودھ کی مقدار

ہر ماں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ روزانہ بچہ کو کتنی مقدار میں دودھ دیا
جانا چاہیے پاکستان میں خشک سفوف کی شکل میں دودھ ملتے ہیں ان میں
اکثر اقسام کے ڈبوں پر اس کی تیاری کی ہدایات درج ہوتی ہیں۔ ان میں اکثر
غیر ملکی زبانوں میں تیاری کے لئے ہدایات درج ہوتی ہیں جنہیں یہاں کی
عورتیں (مائیں) پڑھ نہیں سکتیں بلکہ ایک دوسری کو دیکھ کر استعمال کرتی ہیں۔
ہر ماں کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ جانے کہ خشک دودھ کی مقدار کتنی
ہو اور اس میں کس مقدار میں پانی ملانا ہے۔
جاننا چاہیے کہ ایک وقت میں بچے کے جسم کی مناسبت سے ہر کلوگرام
پر ۱۵۰ سی سی یا فی پونڈ ڈھائی اونس دودھ چوبیس گھنٹے میں ملنا چاہیے اور
اسے ایک دن میں ۵ / ۶ حصے کرکے ۵ / ۶ بار پلانا چاہیے۔
مثلاً ۳ ماہ کے لئے بچہ کا وزن ۱۲ پونڈ ہو تو اسے ۲۴ گھنٹے میں ۳۰ اونس
یعنی ہزار سی سی یا ایک کلوگرام دودھ پلانا ضروری ہے اتنی مقدار کے دودھ کو ۲۴

میں ۵ ، ۶ مرتبہ پلانا چاہیے تقریباً ایک بار ۶ اونس دودھ ضرور پلائیں

## یادداشت

اوپر تین ماہ کے بچے کو ایک کلو دودھ روزانہ ۵ ، ۶ حصے کر کے ۵ ، ۶ بار پلانے کی ہدایت کی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی بلکہ اگر بچہ تندرست اور طاقتور ہے تو اسے زیادہ مقدار میں بھی پلا سکتے ہیں۔

اگر کمزور ہے تو کم مقدار میں بھی پلایا جا سکتا ہے تاکہ وہ آسانی سے ہضم کر سکے۔

اگر بچے کا وزن ہر ماہ بڑھ رہا ہو تو سمجھیں کہ دودھ درست دیا جا رہا ہے اگر وزن نہیں بڑھ رہا اور بچہ بیمار بھی نہیں تو سمجھنا چاہیے کہ دودھ کم مقدار میں دیا جا رہا ہے۔ دودھ میں روزانہ اضافہ کریں۔

## یادداشت

اگر بچہ زیادہ دودھ کی خواہش کرے تو اسے ضرور مزید دودھ پلائیں بشرطیکہ بدہضمی نہ ہو نیچے دودھ کی مقدار کا گوشوارہ دے رہا ہوں تاکہ اس کی رہنمائی میں پیدائش سے تین ماہ تک دودھ کی مقدار میں ضروری اضافہ کیا جا سکے۔

| عمر | دودھ کی مقدار |
|---|---|
| پہلا ہفتہ | ۲۰۰ سی سی دودھ فی یوم |



| عمر | دودھ کی مقدار |
|---|---|
| دوسرا ہفتہ | ۴۰۰ سی سی دودھ فی یوم |
| ایک ماہ کی عمر | ۶۰۰ سی سی ۷۰۰ سی سی دودھ یومیہ |
| ۲ ماہ " " | ۸۰۰ " " ۹۰۰ " " " |
| ۳ " " | ۹۰۰ " " ۱۰۰۰ " " " |

نوٹ: مندرجہ بالا مقدار فی یوم ۵ ، ۶ بار تقسیم کر کے پلائیں۔

## حیوانی یا مصنوعی دودھ ۶ ماہ تک خالص پلانا چاہیے

ہر ماں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ ۶ ماہ تک حیوانی یا مصنوعی دودھ خالص یا پانی ملا کر پلانا چاہیے کیونکہ اس عرصہ میں بچہ نباتاتی غذا کھا نہیں سکتا چھ ماہ بعد اوپرا دودھ کم کر دیں اور حیوانی غذا گوشت وغیرہ نباتاتی غذا یا سبزی یا پھل وغیرہ کھلانا شروع کر دیں چھ ماہ بعد بچے کو دودھ فیڈر کی بجائے پیالی یا چمچ سے پلانا چاہیے۔

## فیڈر یا بوتل دودھ پلانے کی بجائے چمچی یا پیالی سے پلائیں

اگر بچے کو اوپرا دودھ لازمی پلانا پڑے تو ابتدائی عمر میں ہی فیڈر یا بوتل سے پلانے کی بجائے پیالی یا چمچ سے دودھ پلانا شروع کر دیں کیونکہ بوتل کی بجائے پیالی یا چمچہ میں دودھ پلانا آسان ہے اور انہیں بوتل کی نسبت

صاف اور پاک رکھنا بھی آسان ہے۔
چونکہ فیڈر یا بوتل سے بچہ دودھ خود پینے کا عادی ہو جاتا ہے۔
جس سے ماں اپنے لئے آسانی سمجھتی ہے لیکن پیالی یا چمچہ سے دودھ
پلانے میں فیڈر کی نسبت فوائد زیادہ ہیں۔

# بوتل سے دودھ پلانا اور دودھ کی تیاری

اگر کوئی ماں بوتل سے دودھ پلانے پر ہی آسانی محسوس کرے تو اسے
یہ جاننا ضروری ہے کہ صاف اور صحت مند دودھ کی بوتل کس طرح تیار کی
جاتی ہے اس سلسلہ میں چند ہدایات درج کر رہا ہوں۔

۱۔ بوتل اور چوسنیوں کو گرم پانی میں اُبال لیں اس کیلئے ایسے بند ڈھکن
والا برتن استعمال کرنا چاہیے جس میں بوتل آسانی سے آسکے۔
اگر پانی یا ایندھن کی کمی ہو تو تھوڑا سا گرم پانی کافی ہے بوتل اور چوسنی
کو ابال کر برتن میں ہی پڑا رہنے دیں لیکن پانی نکال دینا چاہیے۔
ورنہ چوسنیاں نرم ہو جائیں گی۔
اگر بوتل یا چوسنی کو ابالنا ممکن نہ ہو تو کسی ایسی دوا کا استعمال کریں
جس کا بڑا چمچہ ایک لیٹر پانی میں ڈال کر گھنٹہ بھر پانی میں ڈبوئے رکھیں
ملٹن نام کا ایک سلوشن بازار یا میڈیکل سٹورز سے مل جاتا ہے۔
یاد رکھیں سلوشن کا چمچہ روزانہ نیا ڈالنا چاہیے۔



۲۔ خشک دودھ کے ڈبہ میں ایک چمچہ ہوتا ہے اسی چمچہ سے دودھ ناپ
کر ڈالیں یعنی شروع میں جتنے چمچے دودھ نکالا ہے اتنے ہر روز نکال
کر محلول بنایا کریں۔

۳۔ جتنا دودھ پلانے کے لئے محلول کیا ہے اسے پلاتے وقت بوتل
یا فیڈر کو دوبارہ جھٹکے سے ہلا لینا چاہیے تاکہ دودھ کے ذرات حل
ہونے سے ندرہ جائیں۔ جب دودھ بچہ پی لے تو بقایا دودھ پھینک
دیں اور بوتل یا فیڈر کو اچھی طرح دھو کر خشک اور گرم جگہ پر رکھ دیں۔
بچے ہوئے دودھ کو فرج کولر یا ریفریجریٹر میں رکھنے کا سہارا نہ ڈھونڈیں

۴۔ بوتل یا فیڈر سے دودھ پلانے سے پہلے ماں خود پلاتھی مار کر بیٹھ جائے
پھر دائیں گھوڑے پر بچے کا سر اور بائیں پیر پر بچے کا چوتڑ رکھ کر
بٹھائے۔ اپنے دائیں ہاتھ سے بچے کے سر کو معمولی سہارا دیکر بائیں
ہاتھ سے بچے کے منہ میں فیڈر کی چوسنی ڈالے اس طرح بچہ بڑی
آسانی سے دودھ چوسنے لگا۔ اور اس سے پیٹ میں ہوا بھی
نہیں بھرے گی۔

۵۔ چوسنی کا سوراخ مناسب ہونا چاہیے
یعنی نہ زیادہ تنگ نہ زیادہ کھلا ہونا
چاہیے کیونکہ اگر سوراخ تنگ ہوگا۔
تو دودھ پیتے وقت بچے کا زور
لگے گا اور وہ جلد تھک جائیگا۔
چوسنی کا سوراخ بڑا بھی نہیں

ہونا چاہیے ورنہ دودھ زیادہ مقدار میں نکلے گا اور بچہ کو پھندا یا اچھو لگ جائے گا۔ جس سے قے بھی آ سکتی ہے۔

۶۔ جونہی بچہ بڑا ہوتا ہے اسی وقت اس کی نشوونما شروع ہو جاتی ہے اگر اسے مناسب غذا ملتی رہے تو اس کی صحت قابل رشک ہوتی ہے ماں بچہ جننے کے بعد چونکہ خشک اغذیہ یا ادویہ کھاتی ہے تاکہ اس کے رحم میں نچوڑ ہو کر صفائی ہوتی رہے۔ اور وٹامن سی اور ڈی کی مقدار وافر رہے لیکن فیڈر سے مصنوعی دودھ میں وٹامن سی اور ڈی بہت کم ہوتے ہیں جس سے بچہ بہت کمزور رہ جاتا ہے لہذا چار پانچ ماہ بعد بچہ کو ترش پھلوں کا پانی ضرور پلانا چاہیے مثلاً لیموں کی سکنجبین۔ مالٹے کنوں کا رس، انار کا پانی، لسی دہی وغیرہ پلاتے رہیں۔

وٹامن اے اور ڈی بچے کو کیلشیم کی مقدار فراہم کرتے ہیں جن سے بچہ کا قد بڑھتا ہے دانت نکلنے میں آسانی رہتی ہے۔

۷۔ فیڈر یا بوتل زیادہ وزنی نہیں ہونی چاہیے اور بوتل کی لمبائی چھ انچ سے کم نہ ہو تاکہ بوتل صاف کرنے میں آسانی ہو بعض عورتیں سیون اپ یا کوکا کولا کی بوتلیں استعمال کرتی ہیں جو بچہ کے لئے بوجھ اور پریشانی کا سبب بنتی ہیں۔

## یادداشت

دیہاتی اور چھوٹے شہروں کی مائیں وسائل کی کمی کی وجہ سے صاف ستھرے



طریقہ سے بوتل کے دودھ کی تیاری بڑا مشکل کام ہے۔ دن میں پانچ چھ بار خشک دودھ پلانے کے تیار کرنا بہت وقت مانگتا ہے وقت نہ ہونے کی وجہ سے مائیں پوری طرح نہ بوتل وغیرہ کی صفائی کر سکتی ہیں نہ صحیح طریقہ سے دودھ تیار کر سکتی ہیں دوسرے خشک دودھ عام دودھ سے بھی بہت مہنگا ہوتا ہے لہذا ماؤں کو اپنا دودھ پلانے کی ترغیب دینی چاہیے۔

## بچے کی خوراک اور اسکی تیاری جو دودھ کیساتھ کھلانا شروع کریں

یہ حقیقت ہے کہ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے ویسے ہی اسے دودھ کے ساتھ خوراک کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ بچہ کے بڑا ہونے پر اس کی ضروریات غذا بھی بڑھ جاتی ہیں۔ لیکن ماں کا دودھ کم تو ہو جاتا ہے لیکن بڑھتا نہیں اس طرح بچہ بھوکا رہنے لگتا ہے نشوونما رکنے لگتی ہے اس مشکل کا حل یہی ہے کہ ۵، ۶ ماہ بعد بچہ کو دودھ کے ساتھ عام گھر میں پکنے والی غذاؤں میں سے ذرا ذرا سی کھلانا شروع کر دیں۔ تاکہ اس کی ضروریات غذا پوری ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی نشوونما اور بڑھوتری جاری رہے۔

## ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماں کا دودھ جب مکمل غذا ہے تو بچہ کے لئے دوسری غذاؤں کی کیا ضرورت ہے؟

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جوں جوں بچے کی عمر بڑھتی ہے ویسے ہی اس کا جسم موٹائی لمبائی چوڑائی میں بڑھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جتنا بڑا جسم ہوگا اتنی ہی اس کی غذائی ضروریات زیادہ ہوں گی یا بڑھیں گی۔ لیکن امر واقع یہ ہے کہ بچے کی عمر کے ساتھ اس کا جسم حجم اور وزن میں تو بڑھتا ہے لیکن اس کی ماں کا دودھ کم ہوتا ہے لیکن بڑھتا نہیں۔

لہذا اس کے جسم وحجم کے مطابق دودھ بطور غذا یا بدل تحلیل کم ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب اسے ماں کا دودھ زیادہ ملنا چاہیے لیکن ماں کا دودھ کم تو ہو سکتا ہے زیادہ کسی صورت نہیں مل سکتا۔ لہذا ماں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دودھ کے ساتھ مکھن بادام انڈے دلیا۔ کھچڑی پراٹھا اور دانوں میں سے ضرورت کے مطابق کھلانا شروع کر دے۔

## ایک اور سوال

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ بچے کو دودھ کے علاوہ جو غذا دی جائے اس میں کن کن ضروری اجزائی شمولیت ضروری ہے۔

**یاد رکھیں** بچہ ہونے کے فوراً بعد بڑھنا شروع کر دیتا ہے شروع میں ماں کے دودھ میں تمام غذائی ضروریات موجود ہوتی ہیں لیکن ۵، ۶ ماہ بعد دودھ تو کم ہو جاتا ہے ضرورت پہلے سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ لہذا دودھ کے علاوہ جو غذا دی جائے اس میں درج ذیل اجزا/ اغذیہ کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے مثلاً پروٹین۔ کاربوہائیڈریٹس چربی۔ چکنائی۔ وٹامن معدنیات



وغیرہ اس قسم کی غذائی مقویات بچہ کی نشو و نما اور برعضو نزی کے لئے ضروری ہیں ان میں بیماری سے بچنے یا محفوظ رہنے کے لئے بے پناہ طاقت اور کلوریز ہوتی ہیں۔

## یاد رکھیں

جسمانی نشو و نما کے لئے ضروری ہے کہ اس غذا میں پروٹین پوری مقدار میں ہو ان سے جسم کا قد بھی بڑھتا ہے۔

نیچے ایک چارٹ دے رہا ہوں جس میں پروٹین کی مقدار کا تعین کیا گیا ہے۔

| حیوانی غذائیں جن میں بہت پروٹین ہوتی ہے۔ | | نباتاتی غذائیں جن میں کچھ پروٹین ہوتی ہے | |
|---|---|---|---|
| چھوٹا بڑا گوشت | 22.6 % | خشک والیں | |
| مرغی | 19 % | مٹر | 7.2 % |
| انڈے | 13.3 % | لوبیا | 3.0 % |
| دودھ | 303 % | مونگ پھلی | 26.2 % |
| مچھلی | 16.6 % | گہرے سبز پتوں والی سبزیاں | 1.9 |
| | | چاول آٹا وغیرہ | 6.8 % |

# قوت بخش غذائیں یعنی چکنائی کی حامل غذائیں

وہ غذائیں جن میں چکنائی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے خوردنی تیل۔ مکھن۔ گھی۔

وہ غذائیں جن میں چکنائی کی مقدار کم ہوتی ہے۔

مونگ پھلی - دودھ - پستہ بادام ناریل وغیرہ۔

وہ قوت بخش غذائیں جن میں کاربوہائیڈریٹس شکر اور سٹارچ زیادہ ہوتے ہیں۔

وہ غذائیں جن میں سٹارچ زیادہ ہوتے ہیں۔

آٹا - چاول - آلو

ایسی غذائیں جن میں شکر زیادہ ہوتی ہے

چینی - شہد - گڑ - پھلوں میں کیلا - آم - سنگترہ - دودھ وغیرہ

## وٹامن اور معدنیات کی حامل غذائیں

| | |
|---|---|
| گوشت خصوصاً کلیجی | وٹامن بی ۱۲ وٹامن اے |
| مرغی | آئرن (فولاد) وٹامن بی ۱۲ |
| انڈے | آئرن (فولاد) وٹامن بی ۱۲ وٹامن اے |
| مچھلی | ایوڈین اور وٹامن اے |
| دودھ | وٹامن اے اور وٹامن ڈی |
| ترش پھل | وٹامن سی |



## بچے کو دودھ چھڑانا

عام طور اکثر ممالک میں بچے کو دو ڈھائی سال تک ماں کا دودھ پلایا جاتا ہے، اور اس کے بعد اکثر ماں کا دودھ پیدا ہونا رک جاتا ہے یا اتنا کم ہو جاتا ہے کہ بچہ کی ضرورت پوری نہیں ہوتی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب ماں کا دودھ کم پیدا ہوتا ہے تو بچہ ماں کو بہت تنگ کرتا ہے جس سے ماں بچہ کو اکثر مارتی ہے اور اب اسے دودھ پلانے کا لطف بھی نہیں آتا۔ لہٰذا فطرتاً ماں خود بچے کو دودھ چھڑانا چاہتی ہے، بعض دفعہ ماں کو نیا حمل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دودھ چھڑانا ضروری ہو جاتا ہے، لہٰذا بچے کو وضع حمل سے ۳ ماہ قبل لازمی دودھ چھڑا دینا چاہیئے ایسا واقعہ نو ماہ سے قبل نہیں ہوا کرتا یعنی کم از کم ماں کا دودھ نو ماہ تک پی سکتا ہے اسی بنیاد پر محققین نے رائے قائم کی ہے کہ اگر بچہ کا دودھ نو ماہ تک پلانے کے بعد چھڑا دیا جائے تو بچہ اور ماں کے لئے درست رہتا ہے۔

لیکن میرا خیال ہے کہ اگر حمل وغیرہ یا ماں کو کسی بیماری کا خطرہ نہ ہو تو بچے کو دو ڈھائی سال تک ہی پلانا چاہیئے اور یہ بچہ کا پیدائشی حق ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ جن بچوں کو نو ماہ یا دس ماہ کے بعد دودھ چھڑایا جاتا ہے، ان کی صحت دو ڈھائی سال تک ماں کا دودھ پینے والے بچوں سے بہت کمزور ہوتی ہے

**یادداشت** جب بچہ ۶ ماہ کا ہوتا ہے تو اسے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جو دودھ کے دانت کہلاتے ہیں۔

# بچے کی نیند

ننھے بچے زیادہ سویا کرتے ہیں اور جوں جوں عمر بڑھتی ہے نیند کم ہوتی جاتی ہے
ننھے بچے کو ماں اکثر اپنے ساتھ سلا لیا کرتی ہے بعض دفعہ ماں کو اتنی گہری نیند آتی ہے
کہ بعض دفعہ بچہ ماں کی کروٹ لیتے وقت نیچے آجاتا ہے اور اکثر ہلاک ہو جاتا ہے
لیکن ماں کو اس وقت پتہ لگتا ہے جب وہ جاگتی ہے لہٰذا ایسی عورتوں جنہیں بہت
گہری نیند آتی ہو اسے اپنے ساتھ نوزائیدہ بچے نہیں سلانا چاہیئے بلکہ اسے چھوٹی
سی چارپائی پر الگ سلانا چاہیئے۔

اگر پنگھوڑا پر لٹایا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ روتا ہوا بچہ بھی اس پر جلد سو جاتا
ہے جب بچہ سو جائے تو اسے جگانا نہیں رات کو بھی بچہ کو زیادہ دیر جگائے نہیں
رکھنا چاہیئے۔

بعض دفعہ کسی تکلیف کی وجہ سے بچے کو نیند نہیں آتی ماں تنگ آکر بچے کو سلانے
کے لئے افیون کھلا دیتی ہیں۔ جس سے بچہ فوراً سو جاتا ہے لیکن اگر افیون کی ذرا
سی مقدار زیادہ ہو تو بچہ سونے کی حالت میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے لہٰذا بچہ کو افیون
نہیں دینا چاہیئے

# بچے کو ٹیکہ کرانا

متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے اکثر حکومت کی طرف سے مفت
ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور یہ ٹیکے بچوں کو ضرور لگوانے چاہئیں



پس اگر بچہ موٹا تازہ ہو تو ایک یا ڈیڑھ ماہ کی عمر میں اسے ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔
اگر کمزور ہو تو تین سے چھ ماہ کی عمر تک ضرور ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے۔

# بچے کا دانت نکالنا

عام طور پر چھوٹے بچوں کو چھٹے ساتویں مہینے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں
اور ۲۵ ماہ تک پورے بیس دانت نکل آتے ہیں۔
جب بچے کو دانت نکلنے لگتے ہیں تو بچے کے مسوڑے پھول جاتے ہیں اس کے
منہ سے رال بہتی ہے دانت نکلتے وقت عصبی خراش کے سبب بچے کے کئی امراض
میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تندرست اور موٹے تازے بچے تو آسانی سے دانت نکال لیا کرتے ہیں
لیکن کمزور یا خنازیری یا آتشکی بچوں کے دانت ہمیشہ مشکل اور دیر سے نکلا کرتے ہیں
دانت نکلنے کے زمانے میں بچہ بے چین اور روتا رہتا ہے اکثر اس کے سر میں درد
رہنے لگتا ہے جس سے دل گھبراتا ہے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی قبض ہو جاتی ہے
بعض بچوں کی آنکھیں دکھنے لگتی ہیں بعض کے گلے پڑ جاتے ہیں بعض کو زکام نزلہ اور
کھانسی ہونے لگتی ہے۔ بعض بچوں کو کزاز۔ ٹیٹنس یعنی تشنج اور کمیڑہ ہونے لگتا
ہے بعض کو ام الصبیان کے دورے ہونے لگتے ہیں جب بچے کے دانت نکلنے
لگیں گے تو اسے پاک و صاف اور کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے سوائے ماں کے دودھ
کے کوئی غذا نہ دینی چاہیئے۔ شیرینی وغیرہ سے پرہیز کرانا چاہیئے۔
اگر قبض ہو جائے تو بچہ کو کسٹرائل پلائیں اگر دست آتے ہوں تو سیاہ ہڑ کو
بریاں کر کے پیس کر ۴ رتی کی مقدار میں دو تین بار لسی وغیرہ سے کھلائیں

نزلہ زکام ہو تو لونگ ۲، عدد دارچینی ۳ رتی تھوڑے پانی میں ابال کر پلائیں۔

جب دانت نکل رہے ہوں تو اکثر بچے کے گلے میں ایسی چیز ڈال دیں جسے پکڑ کر منہ میں رکھ کر چوسنے یا چبانے کی کوشش کرتا رہے۔

مثلاً ملٹھی کی گرہ یا عود صلیب کی گانٹھ، یا ربڑ کی چوسنی اس طرح دانت باہر نکل آیا کرتے ہیں۔

اگر بچے کے مسوڑھے زیادہ سخت ہوں خاص طور پر دانت نکلنے کی جگہ ابھری ہوئی ہو اور سفید ہو تو کسی ماہر سے شگاف دلوا دیں اس طرح دانت بآسانی نکل آتے ہیں اور سب تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر دانت نکلنے میں بہت دیر ہو گئی ہو یعنی ۶ ر سات ماہ سے زائد عرصہ گذر جائے تو چونے کا کوئی مرکب یا فاسفیٹ آف لائم وغیرہ پلائیں۔ یہ نسخہ بھی دانت نکلنے کے زمانہ میں پلانا بے حد مفید ہے۔

**ھوالشافی** ان بجھ چونا ½ ۲ تولہ آب مقطر ایک بوتل دونوں کو ملا کر دن میں دو تین بار پلائیں دوسرے دن نتھرے ہوئے پانی کو الگ کر کے محفوظ کر لیجیے۔

**مقدار خوراک** ۱، چائے کا نصف چمچہ، صبح نصف شام چینی ملا کر پلائیں جب چھ سات دانت نکل آئیں تو دودھ چھڑانے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

مکھن حریرہ وغیرہ بھی کھلا سکتے ہیں جب بچہ کھانے لگے تو آہستہ آہستہ اُسے ہلکے مرچ مصالحہ والے سالن بھی کھلانا شروع کریں روٹی بھی ساتھ



کھلا سکتے ہیں جب بیرونی غذا کھانے لگے تو اسے آہستہ آہستہ ماں کا دودھ کم کر دینا چاہیئے اور پھر بند کر دینا چاہیئے۔

جب دودھ چھڑانا ہو تو بچہ منع کرنے پر دودھ نہیں چھوڑتا نہ ماننے سے رکتا ہے بلکہ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ماں کے پستانوں پر کوئی کڑوی چیز یا بدبودار چیز لگا دینی چاہیئے۔ جیسے افسنتین کا پانی یا ذرا سی ہینگ لگا دینی چاہیئے۔ آہستہ آہستہ بچہ دودھ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور دودھ چھوڑ دیتا ہے اور اس کی بجائے غذا اور باہر کا دودھ پینے لگتا ہے۔

## بچے کا لباس

نوزائیدہ بچے کے کپڑے ہلکے اور ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہیں یعنی کسے ہوئے اور تنگ نہ ہونے چاہئیں

موسم کے مطابق کپڑے بنانے چاہئیں اگر بچہ گرمی کے موسم میں پیدا ہو تو اسے صرف پاجامہ اور کھلی سی بغیر بٹن والی قمیص پہنانی چاہیئے۔

البتہ اگر سردی کا موسم ہو تو پاجامہ اور قمیص کے علاوہ سر پر پشمی ٹوپہ بھی ہونا چاہیئے۔

بچہ دن میں کئی بار پیشاب اور کئی بار پاخانہ کیا کرتا ہے۔

**یادداشت** بعض دفعہ قے بھی کر دیتا ہے جس سے اس کے کپڑے خراب ہو جایا کرتے ہیں لہذا نوزائیدہ بچے کی کئی کپڑوں کے جوڑے ہونے چاہئیں تاکہ جو کپڑے خراب ہو جائیں انہیں دھو کر سکھانے کے لئے دھوپ میں رکھا جا سکے اور دوسرے کپڑے پہنا دیئے جائیں۔

# بچے کی آنکھ دُکھنا

نوزائیدہ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا والدین کی طرف سے ہوتا ہے یعنی اگر والدین کو سوزاک ہو تو اکثر نوزائیدہ بچے کی آنکھیں دکھنے آجایا کرتی ہیں۔ آنکھیں بہت سرخ اور متورم ہوتی ہیں ان سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔ بعض شدید حالتوں میں ماؤف آنکھ زخمی ہو کر گل کر بیٹھ جاتی ہے۔

**علاج** اگر والد یا والدہ کو سوزاک ہو تو ان کا دودھ پلانا بند کرا دو۔ سوزاک غدی تحریک ہے۔ لہٰذا بچے کی آنکھیں بھی غدی تحریک سے دکھنے لگتی ہے۔ ان کا علاج اعصابی غدی غذا دوا سے کریں۔

## بچے کی نال کا ورم

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس وقت دائی بچہ کی نال کو کاٹ کر باندھ دیتی ہے جو چار پانچ دن بعد خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔
لیکن بعض بچوں کی صفائی نہ رہنے کی وجہ سے نال ورم کر آتی ہے جس سے بچے کو شدید تکلیف ہو جاتی ہے اکثر بخار چڑھ جاتا ہے۔

**علاج** بچہ پیدا ہونے کے بعد جب نال کاٹ دی جائے تو فوراً نال کو کپڑا سے ڈھانک دیں تاکہ کوئی مکھی وغیرہ نہ بیٹھے نال پر پانی نہ لگنے پائے۔ اگر پانی لگ جائے کیونکہ بچہ کو اکثر نہلانا پڑتا ہے لہٰذا نہلانے کے بعد ناف کو اچھی طرح خشک کر دینا چاہیئے۔ صرف چار پانچ دن ایسی احتیاط کرنے سے ناف خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔



لیکن بعض دفعہ احتیاط نہ رکھنے یا ناف پر چوٹ وغیرہ لگنے سے ناف ورم کر آتی ہے تو ایسی صورت میں دن میں دو تین بار نیم کے جوشاندہ سے نال کو دھوئیں۔
پھر مردار سنگ، سفیدہ، رسونت اور کمیلہ آب مکو میں پیس کر مقام ورم پر ضماد کریں۔
اگر پیپ بھی پڑ گئی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں نکل کر ورم و زخم ٹھیک ہو جائے گا۔
بچہ کو قبض ہو تو کسٹرائیل پلائیں۔
اگر بخار ہو تو کسی اندرونی دوا دینے کی ضرورت نہیں ہے جب ورم کم ہو گا پہلے بخار ہی اترے گا۔

## بچے کی چھاتیوں کا ورم

بعض نوزائیدہ بچوں کی چھاتیاں متورم ہو جاتی ہیں جس کا سبب چھاتی پر چوٹ لگنا یا بچے کے جسم کی صفائی نہ رکھنا ہوتا ہے۔

**علاج** جو تدابیر و دوا وغیرہ نال کے ورم میں دی جاتی ہیں وہی چھاتیوں کے ورم میں استعمال کریں۔
اگر سردی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر سکمہ کریں اور اگر گرمی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں اگر درد زیادہ ہو تو پھر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں نہ رکھیں بلکہ گل روغن یا خشخاش روغن مل مل کر تاکی تر کر کے ورم پر رکھائیں اگر قبض ہو تو اسے کسٹرائیل وغیرہ سے رفع کریں۔

## بچے کی ناف پھولنا

پیدائش کے بعد بعض بچے بیمار ہو جاتے ہیں، والدین کو ان کی تکلیف کا پتہ

نہیں لگتا یا والدین سستی کرتے ہیں بچہ بیچارہ تکلیف سے بے چین ہو کر روتا رہتا ہے جس سے بچہ کی ناف باہر نکل کر پھول جاتی ہے جب رونا بند کر دیتا ہے پھر واپس چلی جاتی ہے۔ لیکن اگر کئی ماہ تک ناف پھولتی رہے تو پھر واپس کم جاتی ہے

**علاج** بچہ کی صحت کے بارے میں اس کی ماں سے پوری معلومات حاصل کر کے اصل تکلیف کا ازالہ کریں ناف خود بخود نکلنا بند ہو جائے گی۔ اگر بہت زیادہ نکلتی ہو جس سے بچہ کو تکلیف بھی ہوتی ہو تو ناف کو کسی نرم چیز سے دبا کر باندھ دیں۔

مثلاً کپڑے کی گدی یا لکڑی کا ایک چوڑا اور گول بٹن نما ٹکڑا بنا کر باندھ دیں۔ یا موٹی ربڑ کا ٹکڑا باندھ دیں تقریباً دو تین ماہ ایسا کرتے رہنے سے آرام آ جاتا ہے

## بچے کی کھانسی

ننھے بچے صرف ماں کا دودھ یا بازاری دودھ پر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ بچہ کی والدہ کسی کام میں مشغول ہوتی ہے مثلاً کھانا پکانے یا کپڑے دھونے میں لگی ہوتی ہے۔

چھوٹے بچے تھوڑی دیر بعد دودھ پیتے ہیں ماں مصروفیت کی وجہ سے جلد دودھ نہیں پلا سکتی

بچہ دودھ کے لئے رونے لگتا ہے اسے جلد دودھ نہ ملے تو چیخیں مارنے لگتا ہے۔ ماں اگر گرمی میں کام کر رہی ہے تو اپنی چھاتیوں کو ٹھنڈا کئے بغیر دودھ پلانے لگتی ہے اسی طرح زیادہ سردی میں کام کرتی ہے۔ تو پستانوں کو نیم گرم کئے بغیر دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔



بچہ کی طبیعت نہایت حساس ہوتی ہے جو گرم یا سرد دودھ ملتا ہے اُسے فوراً نزلہ زکام ہو جاتا ہے اگر نزلہ پھیپھڑوں پر گر جائے تو چند دن بعد اسے کھانسی ہو جاتی ہے اگر معمولی کھانسی ہو تو آرام آ جاتا ہے لیکن بعض دفعہ شدید کھانسی ہو جاتی ہے جس کے ساتھ دم کشی بھی ہو جاتی ہے جو بچہ کے لئے نہایت خطرناک ہے اکثر بچے ایسے وقت ذرا سی لاپرواہی سے چند دنوں میں ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لہذا بچہ کو معمولی کھانسی ہو یا شدید فوراً علاج کرائیں جو بچوں کی امراض اور ان کے علاج کا ماہر ہو۔

**علاج** اگر سردی کا موسم ہو تو بچہ کو گرم کپڑے پہنا دیں ماحول زیادہ سرد ہو تو روئی یا ریت وغیرہ سے بچہ کے سینہ پر سینک کریں۔ دن میں تین چار بار گرم پانی کی بھاپ دیں۔

اگر قبض ہو تو گسٹرائیل یا ریوند عصارہ ۲/۱ رتی کھلائیں۔ اس سے بچہ کو دست آ کر بلغم خارج ہو جائے گی۔ اگر قے آ جائے تو اور بھی بہتر ہے اگر بچہ بہت کمزور ہو تو قے لانے کی کوشش نہ کریں۔

**یادداشت** یاد رکھیں ننھے بچے کھانس تو لیتے ہیں لیکن جو بلغم پھیپھڑوں سے نکلتی ہے وہ تھوکنے کی بجائے بچہ نگل لیتا ہے جو پھیپھڑوں سے نکل کر معدہ کو بھی کمزور کر دیتی ہے لہذا بچہ کو ایک دو دست روزانہ آ جایا کریں تو کوئی حرج نہیں بلکہ بے حد مفید رہتے ہیں۔

**یادداشت** بعض دفعہ بچہ کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور وہ کئی کئی دن تک نہیں سوتا۔ ماں تنگ آ کر اسے افیون کھلا دیتی ہے جس سے اس کا سینہ پہلے ہی تنگ ہو جاتا ہے بلغم اور کھانسی آنی بند ہو جاتی ہے

اسی دم بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے لہٰذا جب بچہ کو کھانسی ہو تو بغیر معالج کے مشورہ کے افیون نہ دیں معمولی کھانسی ہو تو کاکڑا سنگی باریک پیس کر تین گنا شہد ملا کر تھوڑا تھوڑا بچہ کو چٹائیں۔ چند روز دن میں تین چار مرتبہ چٹائیں بالکل آرام آجائے گا اگر کھانسی شدید ہو تو یہ نسخہ شہد میں ملا کر بچہ کو چٹائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

**ھوالشافی** لونگ، جائفل، جلوتری، مرچ سیاہ، عقر قرحا۔ ہر ایک ۶ ماشہ شہد ۲½ تولہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا دن میں کئی بار چٹائیں اگر قبض ہو تو ریوند عصارہ صبح شام نصف رتی کھلائیں۔ نمونیہ اور شدید کھانسی صرف ایک دن میں کم ہو جاتی ہے چند دن میں بالکل بچہ تندرست ہو جاتا ہے۔

# کالی کھانسی

اسے ہوپنگ کف بھی کہتے ہیں یہ کھانسی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ اگر ہو جائے تو جلد مٹنے کا نام نہیں لیتی کیونکہ یہ ایک مخصوص قسم کی غدی سوزش سے ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ صفراوی کھانسی ہوتی ہے جس طرح آنتوں کی غدی سوزش سے پیچش ہو جاتی ہے بالکل یہی حالت گلے کی غدی سوزش سے یہ کھانسی ہوا کرتی ہے پیچش کی طرح اس کے بھی دورے ہوا کرتے ہیں میں تو اسے گلے کی پیچش کا نام دیا کرتا ہوں۔ لہٰذا جس قسم کی اغذیہ ادویہ پیچش کو مفید ہوا کرتی ہے وہ اسی کھانسی کو فائدہ کرتی ہیں۔



مثلاً بلیلہ سیاہ پیچش کا بہترین علاج ہے یہ کالی کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے

**نوٹ:-** اگر بلیلہ سیاہ بچہ کو کھلائیں تو اسے پیس کر دیں اگر بچہ نہ کھا سکے تو پانی میں کچھ دیر بھگو دیں پھر پانی پلا دیں۔

**نوٹ:-** کالی کھانسی کے ہر قسم کی ترشی اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں البتہ بیلا کوئی غذا دوا نہ دیں مثلاً بھنڈی توری، دودھ چھلکا اسپغول گندم کی روٹی وغیرہ اگر بچہ روٹی کھاتا ہو تو اسے بیسنی روٹی بنا کر دیں۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے اوجھری بھی کھلا سکتے ہیں۔

**یادداشت** یاد رکھیں جب بھی کوئی غذا دوا کھلانی ہو تو کھانسی کے دورہ کے فوراً بعد کھلائیں تاکہ دوسرے دورہ تک دوا غذا اثر ہو جائے ورنہ اگر کھانسی کو دیر ہو گئی تو کسی بھی غذا دوا کھلانے یا کھلاتے وقت کھانسی کا دورہ ہو جاتا ہے جس سے تمام کھایا پیا نکل جاتا ہے

**ھوالشافی:-** لہسن، پیاز، سیاہ مرچ ہم وزن تینوں ادویہ کو توے پر جلائیں پھر راکھ باریک پیس کر شہد ملا کر چٹائیں۔

# بچے کو ہچکی آنا

اکثر بچوں کو ہچکی آیا کرتی ہے جو ایک دو منٹ بعد خود بخود ہٹ جاتی ہے لیکن بعض دفعہ معدہ کی خرابی اور خشکی کی وجہ سے ہچکی ہٹنے کا نام نہیں لیتی ایسی صورت میں علاج کرنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ معدہ میں سوزش ہو کر درد ہونے لگتا ہے ہچکی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔

**علاج** ننھے بچوں کے پیٹ میں جب دودھ کھٹا ہو کر پھٹ جاتا ہے یا متعفن ہو جاتا

ہے تو ہچکی آیا کرتی ہے لہٰذا بچے کے ہاضمہ کو درست کریں۔ سونف اور گل سرخ کا عرق پلائیں

**ھوالشافی:۔** گل سرخ۔ کالی مرچ، سنڈھ، سونف، ہر ایک ہم وزن۔
تمام ادویہ کو باریک پیس کر ۲، ۲ رتی وزن میں تین چار بار کھلائیں۔ ہمراہ عرق گل سرخ۔

بچے کی والدہ کو اگر عضلاتی تحریک کی کوئی تکلیف ہو تو اسے بچے کو دودھ نہیں پلانا چاہیے اور وہ اپنا علاج کرائے جب تکلیف رفع ہو جائے تو پھر بچے کو دودھ پلا سکتی ہے اگر والدہ کو کوئی تکلیف نہ بھی ہو تو بھی وہ عضلاتی غذا دوا بند کر دے۔ غدی غذا دوا کھانا شروع کر دے چند دن میں بچہ کی ہچکی آنا بند ہو جائے گی۔

## بچہ کو زیادہ پیاس لگنا

عام طور پر بچے دودھ پینے میں کوئی احتیاط نہیں کرتے جب ماں نے دودھ پلایا پی لیا۔ ماں بھی چاہتی ہے کہ بچہ جتنا دودھ پیئے گا اتنا ہی اس کا بچہ پھولے پھلے گا۔ لہٰذا وہ جلد جلد اپنا یا باہر کا دودھ پلاتی رہتی ہے جس سے اسے بدہضمی ہو کر دست آنے لگتے ہیں۔ بار بار دست آنے سے خون سے پانی کا اخراج پایا جاتا ہے جس کی کمی کی وجہ سے اسے بار بار پیاس لگنے لگتی ہے چونکہ پیٹ کا خمیر ابھی درست نہیں ہوا ہوتا لہٰذا اسے پانی بھی ہضم نہیں ہوتا وہ بھی قے یا دست کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔

**یادداشت** یاد رکھیں شدید پیاس بچے کو لگے یا بڑے آدمی کو معدہ میں خمیر اور آب خون کی کمی سے لگتی ہے تب بار بار



ٹھنڈا پانی پیا جاتا ہے اگر وہ بار بار قے یا دست سے نکلتا رہے تو خون میں آب خون کی کمی کے ساتھ ساتھ خون سے حرارت غریزی بھی خارج ہونے لگتی ہے جس سے نقاہت اور کمزوری بڑھ جاتی ہے شدید حرارت کی کمی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں کڑول اور تشنج ہونے لگتا ہے۔
لہٰذا جب شدید پیاس ہو اور قے دست آ رہے ہوں تو فوراً ایسی اغذیہ ادویہ کھلائیں جو ہاضمہ ہونے کے ساتھ حرارت غریزی پیدا کرنے والی ہوں۔

**ھوالشافی** مرچ سیاہ، رائی ہم وزن، دونوں کو باریک پیس کر ایک ایک رتی دس پندرہ منٹ بعد ہمراہ عرق چہار کے کھلائیں

فوراً قے دست اور پیاس رک جائے گی۔
اگر گرمی سے پیاس لگے تو یہ نسخہ پلائیں۔

**ھوالشافی** زہر مہرہ، یا طباشیر۔ الائچی خورد، گل سرخ تمام ادویہ پیس کر محفوظ کر لیں۔ ایک ایک رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔

**نوٹ:۔** عام سادہ پانی کی بجائے ترش و کھٹا پانی پلائیں۔ مثلاً لیموں کی سکنجبین، ترش لسی، لیمن سوڈا وغیرہ۔

## بچے کو قبض ہونا

ننھے بچوں کو ایک دفعہ پاخانہ ضرور آنا چاہیے اگر روزانہ پاخانہ آنے کی بجائے کئی کئی دن پاخانہ نہ آئے تو اسے کوئی نہ کوئی نئی تکلیف شروع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، خصوصاً پیٹ درد ہی ہونے لگتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں نکل سکتی ہیں۔
لہٰذا بچے کو جب بھی قبض ہو تو فوراً کسٹرائل یا بادام روغن وغیرہ دے کر قبض رفع

اگر ہوا بھری رہتی ہے کیونکہ وہ دودھ پیتے ہیں۔ دودھ اگر ہضم نہ ہوا تو فوراً ہوا میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بچے کا پیٹ تن جاتا ہے جس سے بچہ بار بار روتا ہے اوّل تو خود بخود بدہضمی کا پاخانہ آجاتا ہے جس سے کچھ ہوا نکل جاتی ہے اگر ہوا نہ نکلے تو کسی معالج کو دکھائیں تاکہ وہ مناسب علاج کرے۔

**علاج** اگر قبض ہو تو کسٹر آئیل یا بادام روغن۔ پلائیں پاخانہ آتے ہی نفخ دور ہو جائے گی۔

آئندہ ہوا کی پیدائش روکنے اور ہوا خارج کرنے کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق محرک، ملین یا مسہل کھلا سکتے ہیں، چہار عرق ننھے بچوں کے ہاضمہ کے لئے بہترین ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

اجوائن دیسی ۱ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ۔ نمک طعام ½ تولہ باریک کرکے نصف رتی سے ۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

**یادداشت** بعض اوقات بچہ کو دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا پاخانہ آنے لگتا ہے عُرف عام میں اُسے بھی قبض ہی کہا جاتا ہے۔ معالج قبض کا نام سنتے ہی فوراً قبض کشا غذا دوا تجویز کر دیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

معالجین کو چاہیئے کہ بچہ کی والدہ سے دریافت کریں کہ بچہ پاخانہ خشک سدوں کی صورت میں کرتا ہے یا لیسدار پاخانہ تھوڑا تھوڑا زور لگا کر کرتا ہے۔

اگر بچہ پاخانہ خشک کرتا ہو اور اسے اکثر سدے آتے ہوں تو اوپر والے نسخہ جات درست ہیں۔ لیکن اگر بچہ کو پاخانہ لیسدار آتا ہو اور کئی بار آتا ہو تو یہ نسخہ دیں فوراً آرام آئے گا



علم الامراض

کر دی جائے

اگر شدید قبض ہو سُدے بن گئے ہوں تو اگر کسٹر آئل وغیرہ سے خارج نہیں ہوتے۔ پھر کسٹر آئیل یا گلیسرین کا انیما کرادیں۔ انیما کرنے سے پہلے گلیسرین کی بتی یا صابن کی بتی پاخانہ کی جگہ رکھ دیں امید ہے کہ فوراً پاخانہ آجائے گا اگر پھر بھی نہ آئے تو انیما کرادیں اس سے فوراً پاخانہ آجایا کرتا ہے جس بچہ کو اکثر قبض رہتی ہو اُسے یہ نسخہ بنا کر اکثر پلایا کریں ہمیشہ کے لئے قبض رفع ہو جائے گی

ہوالشافی:۔ سنائے مکی، سونف، گل سرخ، املتاس۔ ہر ایک ۳ ماشہ تمام ادویہ کو تین چھٹانک پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح اتنا جوش دیں کہ پانی اندازاً نصف پاؤ رہ جائے بس قبض کشا دوا تیار ہے۔ آدھی آدھی چھٹانک دن میں دو تین بار پلائیں۔

انشاء اللہ قبض نہیں رہے گی۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ سونف، گل سرخ، ہر ایک ۲ ماشہ۔ ریوند چینی ۳ ماشہ گل قند ۲ ماشہ تمام ادویہ کو ½ چھٹانک پانی میں بھگو دیں۔ صبح اتنا جوش دیں کہ نصف رہ جائے تو چھان محفوظ کرلیں دو دو چمچہ دن میں تین بار پلائیں۔

**نوٹ** اگر بچہ کو مستقل قبض رہتی ہے تو ساتھ بچہ کی والدہ یا دایہ جس کا دودھ پیتا ہو اُسے ایسی قابض اغذیہ سے پرہیز کرائیں اور اوپر والا نسخہ والدہ یا دایہ کو بھی پلا دیا کریں۔

## بچہ کے پیٹ میں ہوا بھرنا

بچے کے پیٹ میں ہوا بھرنے کو لفظ نفخ معدہ بھی کہتے ہیں۔ ننھے بچوں کے پیٹ میں

**ھوالشافی:۔** ہلیلہ سیاہ کو توے پر تیل یا گھی ملا کر بریاں کر لیں پھر پیس کر محفوظ کر لیں ا رتی تا ۲ رتی، یا حسب عمر ۲ رتی سے ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ ترشی لسی یا دہی سے کھلائیں۔

غذا میں ایسی غذا مت دیں جس میں لیس ہو اگر بچہ غذا کھاتا ہو تو بیسنی روٹی ضرور کھلائیں۔ ہر قسم کا ترش پھل بھی کھلا سکتے ہیں اگر بچہ ذرا بڑا ہو تو اسے اکثر ادھ جلی پکا کر کھلائیں تاکہ اس کا معدہ بھی طاقتور ہو جائے اور غذا بھی اچھی طرح ہضم کر سکے۔

## بچے کا پیٹ ابھرنا

جو بچے دودھ پیتے ہیں انھیں اگر دودھ اچھی طرح ہضم نہ ہو تو اکثر ان کے پیٹ میں ہوا بھر جایا کرتی ہے جسے عرف عام میں پیٹ ابھرنا کہتے ہیں بچہ کا پیٹ کس جاتا ہے سانس مشکل سے لیتا ہے اکثر بے چین اور بیقرار رہتا ہے۔

**علاج** پیٹ زیادہ ابھر گیا ہو تو پیٹ پر ریت گرم سے ٹکور کریں ½ رتی ہینگ پانی گرم میں حل کر کے عرق چہار کے ساتھ پلائیں۔ اور یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ریوند خطائی ا تولہ، سہاگہ ا تولہ، سونٹھ ا تولہ۔ اور ریوند عصارہ ۳ ماشہ کو باریک پیس کر رکھ لیں۔ ا/۱ رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ یہ ایسا نسخہ ہے کہ اگر بچے کو جنم گھٹی کے طور پر روزانہ کھلاتے رہیں تو بچہ کی نشو و نما بہت اچھی ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کا غدی اعصابی چورن جو غدی اعصابی ملین میں نمک ملا کر بنایا جاتا ہے بچوں کے لئے بے حد مفید ہے۔



## بچے کے پیٹ میں درد ہونا

بچے چونکہ دودھ پر ہی پلتے ہیں۔ لہذا بعض دفعہ بچے کو دودھ ہضم نہیں ہوتا اور اس کے پیٹ میں ہوا رک کر یا قبض ہو کر پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ بچہ روتا اور چلاتا ہے جب درد ہوتا ہے تو اپنے گھٹنوں کو سکیڑ لیتا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگتا ہے

**علاج** بچہ کو جو دودھ دیا جاتا ہے اس کی اصلاح ضروری ہے اگر ماں کا دودھ پیتا ہے تو ماں کو ہاضمہ کی چیز کھلائیں تاکہ دودھ لفاخ نہ رہے اور اگر باہر کا دودھ پیتا ہے تو اول تو اس جانور کا دودھ ہی نہ دیں بلکہ کسی اور تندرست جانور کا دودھ پلائیں۔ پیٹ پر سینک کریں۔ اگر قبض ہو تو نصف رتی ریوند عصارہ یا کسٹرائل ایک تولے عرق سونف یا دودھ میں ملا کر پلائیں۔

غدی اعصابی چورن بھی ۲/۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

**نوٹ:۔** اگر بچے کو مروڑ ہو کر پاخانے آتے ہوں تو اس کے پیٹ میں لیس ہوتا ہے۔ لہذا الیسدار غذا بند کر دیں۔ ہلیلہ سیاہ بریاں کر کے ۲/۲ رتی لسی یا دہی کے ساتھ کھلائیں پاخانے درست ہو کر درد پیٹ ہٹ جائے گا۔

## بچے کو دست آنا

شیر خوار بچوں کو یہ تکلیف اکثر ہوا کرتی ہے۔ ہر سال ہزاروں بچے اس کی نذر ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر پاخانے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک پانی کی طرح پتلے

دوسرے تھوڑا تھوڑا پیچش کی طرح مروڑ کے ساتھ آتے ہیں انھیں خراش دار دست بھی کہتے ہیں۔

جب بچہ کھانے پینے لگتا ہے تو اس زمانہ میں یعنی چھ ماہ کا بچہ ہونے پر اکثر ایسے پاخانے آیا کرتے ہیں، بچہ کے والدین بچہ کو ابھی سے اچھی چیز کھلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کیونکہ بچہ جتنی غذا زیادہ اور اچھی طرح کھائے گا اُن کا بچہ زیادہ پھلے پھولے گا۔

لیکن یہ کوشش اکثر نقصان دہ ثابت ہوتی ہے بچہ کا پیٹ نہایت نازک ہوتا ہے۔ لہٰذا زیادہ اور ثقیل یا روغنی غذا کو پوری طرح ہضم نہیں کرتا اس لئے بچہ بیمار ہو جاتا ہے اور اسے دست آنے لگتے ہیں۔

## خراش دار دست

**تعارف** بچہ کی انتڑیوں میں کوئی خراش دار و لیسدار مادہ رک جاتا ہے جسے خارج کرنے کے لئے طبیعت، مدبرہ بدن بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔

پیٹ میں ہلکا مروڑ دار درد ہونے لگتا ہے پاخانہ کرتے وقت بچہ قدرے زور لگاتا ہے اور اس وقت اس کو پسینہ آجاتا ہے جس سے اس کا دل گھبراتا ہے پاخانہ میں اکثر لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے۔

**انجام** جب خراش دار مادہ خارج ہو جاتا ہے یا خارج کر دیا جاتا ہے تو فوراً بچہ ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن اگر ٹھیک نہ ہو تو پاخانے آتے رہتے ہیں۔



**اسباب** یہ تکلیف اکثر مادہ کے لگ بھگ بچوں کو ہوا کرتی ہے۔ اور دو سال تک کے بچے بھی اکثر اس تکلیف میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔

اکثر مائیں اپنے بچوں کو جلد بڑا کرنے کے شوق میں زیادہ سے زیادہ کھانے پینے کی چیز کھلانا شروع کر دیتی ہیں جبکہ بچہ کا معدہ و انتڑیاں انھیں برداشت نہیں کر تیں جن سے بچہ کا معدہ و انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں جو چیزیں مائیں کھلاتی ہیں یا کھلانے کی کوشش کرتی ہیں ان میں دودھ حلوہ پوری، مٹھائی، پلاؤ زردہ، بسکٹ، انڈہ، سبزیاں، میوہ جات اور پھلوں میں خاص کر انگور بچے کو تکلیف دیا کرتے ہیں۔

انگور کا چھلکا بچہ کی انتڑیوں میں چپک جاتا ہے اور جلد نکلنے کا نام نہیں لیتا۔

بعض بچوں کو قبض رہا کرتی ہے جو بچہ کے پھلنے پھولنے کے لئے بے حد مفید ہے لیکن ناسمجھ مائیں بچے کو قبض رفع کرنے کے لئے ملین یا مسہل چیز دے دیتی ہیں۔ انھیں دوا کی تیزی دستی کا تو پتہ نہیں ہوتا صرف پاخانہ لانے کے لئے دے دیتی ہیں۔ اگر ضرورت کے مطابق دوا دی گئی ہو تو ایک دو پاخانے آنے کے بعد خود بخود رک جاتے ہیں لیکن اگر زیادہ وزن میں ملین یا مسہل چیز دی گئی ہو تو پاخانے رکنے کا نام نہیں لیتے۔

مثلاً ریوند عصارہ، جمال گوٹہ، یا خطل (تمہ) کے زیادہ وزن میں جلاب بچہ کو جلد کمزور اور نڈھال کر دیا کرتے ہیں۔

زیادہ گرم ماحول میں بھی بچہ کو دست آنے لگ جاتے ہیں۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں، بعض بچہ کو خراش دار دست آیا کرتے ہیں۔

**علامات** :- اگر بچہ دست، یا پاخانہ کرتے وقت زور لگائے تو سمجھیں کہ انتڑیوں

میں کوئی خراشدار چیز چھلکی ہوتی ہے اس کو خارج کرنے کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔
مثلاً بچہ کو عمر کے مطابق نصف تولہ سے ڈیڑھ تولہ کسٹرآئیل دودھ یا عرق سونف میں پلادیں ایک دو پاخانے کھل کر آئیں گے جن کے ساتھ وہ خراشدار چیز بھی نکل جائے گی اور بچہ کو دست آنے رُک جائیں گے

مثلاً آملہ کا مربہ ایک دو دانے گٹھلی نکال کر کھلائیں اور ساتھ تھوڑی سی دہی یا لسی پلائیں چند دن میں بچہ کے پاخانے رک جائیں گے اور بچہ پھلنے پھولنے لگے گا۔

انڈے کی سفیدی بھی بچہ کو بے حد مفید رہا کرتی ہے۔
یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

مازو، بجگری، گل انار، لودھ پٹھانی، ہر ایک ہم وزن لے کر باریک پیس لیں دو، دو رتی دن میں تین چار بار ہمراہ دہی یا لسی پلائیں، بچوں کے دستوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی و عضلاتی غدی نسخہ جات بچوں کے دستوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔

**غذا** ننھے بچوں کو دوائی علاج کرنے کے بجائے غذائی علاج زیادہ مفید رہا کرتا ہے کیونکہ چھوٹے بچے نہ تو دوا آسانی سے پیتے ہیں نہ ہی دوا کی ذرا سی مقدار برداشت کرتے ہیں لہٰذا بچہ کا علاج ہمیشہ غذا کے الٹ پھیر سے ہی علاج کریں جو بے ضرر بھی ہے اور مؤثر بھی ہے چنانچہ اگر بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو اسے دودھ پلانے کا وقفہ زیادہ کردیں۔ یعنی اگر ماں ہر گھنٹہ بعد دودھ دیتی ہو تو دو، تین گھنٹہ کا وقفہ کردیں۔

اگر گائے وغیرہ کا دودھ پیتا ہو تو دودھ کی مقدار کم کرکے انڈے کی سفیدی ڈال کر پلائیں



# بچوں کے دست اور قے

**تعارف** ننھا بچہ صحت کی حالت میں عموماً ایک دفعہ پاخانہ ٹھوس حالت میں کرتا ہے لیکن بعض اسباب سے پاخانہ پتلا اور کئی بار کرتا ہے بشدید حالتوں میں تو دس پندرہ بار بھی کرنے لگتا ہے،

**اسباب** ننھے بچے کا پیدائشی مزاج اعصابی غدی ہوتا ہے جس میں رطوبت اور حرارت غریزی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ رطوبت غریزی حرارت غریزی کے ساتھ مل کر بچے کی نشوونما خوب کرتی ہے چنانچہ بچہ خوب پھلتا پھولتا ہے اور گھر کو چاند کی طرح روشن کردیتا ہے۔

بدقسمتی سے بعض اسباب سے رطوبت غریزی اور حرارت غریزی کی مقدار میں کمی بیشی ہوجاتی ہے یا رطوبت غریزی کی بجائے بلغمی یا اعصابی رطوبت ضرورت سے زیادہ پیدا ہو کر دستوں کی صورت میں خارج ہونا شروع ہوجاتی ہے

## قانون مفرد اعضا اور دست

قانون مفرد اعضاء میں جب بچہ پھلتا پھولتا ہے تو اعصابی غدی تحریک ہوتی

ہے جس سے رطوبت مناسب بن کر بدن کی نشوونما کرتی رہتی ہے۔ لیکن جب کیفیاتی نفسیاتی اور مادی (غذا وغیرہ) اشیائے سے رطوبات کی پیدائش زیادہ پیدا ہو جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جو ان فاضل رطوبات کو دستوں اور قے کی صورت میں خارج کرنا شروع کر دیتی ہے۔

# اسباب کی تشریح

**کیفیاتی اسباب** کیفیاتی اسباب میں تری سردی کی شدت دستوں کا سبب ہوا کرتی ہے۔ مثلاً سردی کے موسم میں جب بارش ہوتی ہے تو مائیں بچوں کو سردی تری سے نہیں بچاتی بچوں کو بار بار باہر لاتی ہیں اور بارش پڑتے ہوئے دکھاتی ہیں اگر اولے پڑ رہے ہوں تو انہیں اٹھا کر کھلانے لگتی ہے۔

ننھا بچہ معمولی سرد ہوا کے جھونکے کو برداشت نہیں کر سکتا اور بیمار ہو جاتا ہے چونکہ فضا میں تری سردی کا زور ہوتا ہے ماحول سرد رطوبت سے بھرا ہوتا ہے اس لئے اس میں اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جس سے رطوبت کا اخراج نزلہ زکام قے دستوں کی صورت میں شروع ہو جاتا ہے۔

**نفسیاتی اسباب** ننھا بچہ جوں جوں ہوش سنبھالتا ہے ویسے ہی اس کا شعور بیدار ہوتا رہتا ہے بعض دفعہ بچہ کسی



چیز کو دیکھ کر مانگنے لگتا ہے یا اپنی کسی ضرورت کے لئے ماں سے کوئی مطالبہ کرتا ہے۔ لیکن چونکہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ نہ بول سکتا ہے اور نہ کچھ بتا سکتا ہے صرف اشارے کرتا ہے۔ ماں بچہ کے اشارے کو سمجھے تو مطالبہ پورا کر دیتی ہے لیکن اگر سمجھ نہ سکے تو بچہ اور ماں میں کشمکش شروع رہتی ہے بچہ کمزور اور ماں طاقتور ہوتی ہے مسلسل کچھ دیر کشمکش رہنے سے ماں تنگ آ جاتی ہے لہذا ماں بچے کے منہ یا کمر یا گالوں پر تھپیڑ مارتی ہے ساتھ ہی ماں کسی خوفناک جانور بلی کتے وغیرہ کا نام لیکر اسے ڈراتی ہے کہ اب رویا تو تجھے بلی یا کتوں کو کھلا دوں گی یا او مار دوں گی بچہ نفسیاتی طور پر متاثر ہو جاتا ہے جس سے بچے کے اعصاب میں مشینی تحریک پیدا ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ روز بروز بچہ کمزور ہونے لگتا ہے۔

**مادی اسباب** جب تک بچہ ماں کے دودھ کے سوا کچھ کھاتا پیتا نہیں اکثر بچہ تندرست رہتا ہے جب ۶، ۷ ماہ کا ہو جاتا ہے تو ماں بچہ کو اپنے دودھ کے ساتھ غذا دینا شروع کر دیتی ہے۔ پھل۔ دلیا کھچڑی چاول وغیرہ میں سے کوئی شے ہوتی ہے معمولی اور تھوڑی مقدار میں ہو تو انہیں بچہ ہضم کر لیتا ہے زیادہ اور بار بار کھانے سے انہیں ہضم نہیں کر سکتا۔ لہذا غذا معدہ میں متعفن ہو جاتی ہے جس سے اسہال دست شروع ہو جاتے ہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ جو شے وہ بچے کو کھلاتی ہے اسے روک دے یا دوسری شے کھلانا شروع کر دے لیکن وہ سمجھتی ہے کہ بچہ کمزور نہ ہو جائے لہذا ایسی ہلکی پھلکی غذا جاری رکھے جس سے بچہ مستقل اعصابی عضلاتی تحریک

کا مریض ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹری میں اسے ڈائریا یا ڈی ہائیڈریشن کہتے ہیں۔

## علامات

شروع میں کچھ بے آرامی ہوتی ہے معمول سے زیادہ پیاس لگتی ہے بچہ کا منہ خشک ہونے لگتا ہے دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے آنکھیں اندر بیٹھ جاتی ہیں۔ یا دبی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جلد خشک رہتی ہے۔

شدید حالتوں میں ان علامات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ پانی کے گلاس کو بچہ دور نہیں ہونے دیتا بار بار گلاس کی طرف لپکتا ہے بے چینی گھبراہٹ شدید ہوتی ہے۔ پانی پیتے ہی قے یا دست آ جاتا ہے، نہ پانی پینے سے سکون ملتا ہے نہ دست رکتے ہیں آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ چہرہ پچک جاتا ہے۔ گوشت نرم اور خشک جاتا ہے جوڑوں پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں بعض بچوں کے چہروں پر بوڑھوں کی طرح جھریاں پڑ جاتی ہیں چونکہ رطوبات کا اخراج قے اور دستوں سے ہو رہا ہے اس لئے پیشاب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

چونکہ خون میں رطوبت غریزی کے زیادہ نکل جانے سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے جس سے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔



## علاج

بچہ کو کیفیاتی نفسیاتی اسباب سے چھٹکارا دلائیں سرد تر ماحول سے نکال کر نیم گرم ماحول میں لائیں اگر ماں کے خوف سے بچہ بیمار ہو تو اس کی خالہ پھوپھی چند دن تیمارداری کرے اور سنبھالے ماں کو بھی نصیحت کریں۔ کہ بچہ پر بے جا سختی نہ کرے۔

اگر غذا کی بے اعتدالی سے بچہ بیمار ہو تو پہلے والی غذا، چاول، دلیا کھچڑی وغیرہ بند کر دے بلکہ صبح پر سٹ نیم انڈہ کھلائیں۔ اگر انڈے میں ذرا سا چنے کا آٹا ڈال کر روٹی بنا کر کھلائیں تو بے حد مفید رہے گا۔ آملے کا مربہ دہی میں ملا کر کھلا سکتے ہیں قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

**ھو الشافی** ہلیلہ سیاہ یا بڑی ہریڑ گھڑے کے چپن میں چمچہ پانی ڈال کر رگڑ کر پلائیں۔ چند بار پلانے سے قے دست رک جائیں گے۔

**ھو الشافی**

پوست آملہ ۵۰ گرام - دہی ۲۰۰ گرام

**ترکیب تیاری** اول دہی کو کسی کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیں۔ جب تمام پانی نکل جائے تو باقی میں آملہ کا سفوف ملا کر کھرل کریں کہ حبوب بنانے کے قابل ہو جائے حب بقدر نخود تیار

کر کے محفوظ کر لیں۔

**مقدار خوراک** ایک تا ۲ گولی دن میں تین بار کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

**ہوالشافی**

| لونگ | دار چینی |
|---|---|
| ۱۰ گرام | ۳۰ گرام |

دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں نصف رتی سے ایک رتی دن میں تین بار کھلائیں ہمراہ قہوہ ایک لونگ دو رتی دار چینی۔

چونکہ دستوں کی راہ بچہ کے خون کا پانی زیادہ نکل جاتا ہے جس سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے لہٰذا معالج کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے خون کے قوام کو پتلا کرے تاکہ دورانِ خون جاری رہے اس مقصد کے لئے یہ نسخہ بنا کر پلائیں۔

**ہوالشافی**

| نمک طعام | میٹھا سوڈا | چینی | پانی |
|---|---|---|---|
| ۱۰ گرام | ۵ گرام | ۵۰ گرام | ایک لیٹر |

**ترکیب تیاری** اول پانی کو ابال کر نیم گرم کر لیں پھر تینوں اشیاء ملا کر خوب ہلائیں کہ سب یکجان ہو جائیں۔

اگر دو لیموں کا پانی بھی ملا لیں تو زیادہ مفید ہے۔

**ترکیب استعمال** اگر کسی بچہ کو کثرت سے دست آ رہے ہوں تو اسے تھوڑی تھوڑی دیر بعد دو دو چمچے پلاتے رہیں۔ اس نسخہ سے نہ صرف ڈی ہائیڈریشن کی روک تھام ہو جائے گی بلکہ بچہ پہلے سے بھی تندرست ہو جائے گا اور اس



کی اصل نشوونما شروع ہو جائے گی۔

**نوٹ** بچہ کو جہاں دوا دی جا رہی ہو وہاں اس کی ماں کو بھی یہی دوا اور غذا عضلاتی کھلائیں تاکہ ماں کے دودھ کے ذریعہ بچہ کے خون کا قوام درست ہو جائے۔

# عفونتی دست

**تعارف** عفونتی یعنی متعفن دست بچوں کو اس وقت لگتے ہیں جب ان کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے جو کچھ بچہ کھاتا ہے وہ ہضم ہونے کی بجائے معدہ میں پڑی رہتی ہے جس سے اس میں تعفن ہو جاتا ہے یعنی غذا سڑ جاتی ہے اور اس میں بدبو آنے لگتی ہے، طبیعت مدبرہ بدن اسے فاضل سمجھتے ہوتے بذریعہ اسہال خارج کرنے لگتی ہے جونہی پاخانہ بچہ کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ ہوا بھی آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے اگر بچہ کمرہ میں ہو لیٹرین میں تو ایک سیکنڈ میں کمرہ بدبو سے بھر جاتا ہے کمرہ میں موجود ہر آدمی تنگ آ جاتا ہے۔

یہ صورت سب سے زیادہ تکلیف دہ اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے اگر صرف اس کا دودھ بھی روک دیا جائے تو بھی بدبو کم ہو سکتی ہے

**علامات** شروع شروع میں بچہ کو بخار ہوا کرتا ہے دن رات بچہ بے چین رہتا ہے نیند میں چونکتا ہے بعض اوقات بخار تیز ہو جاتا ہے اس دوران اسے کبھی قے اور دست آنے لگتا ہے اگر بخار لمبا یعنی کئی دن قائم

رہے تو دست بڑھتے رہتے ہیں اور ان کا تعفن اور بدبو شدید ہوتی رہتی ہے اگر بچہ سات دفعہ دست کرتا ہے پاخانہ مٹیلے رنگ کا ہوتا ہے کبھی سبز زردی مائل ہوتا ہے اور اسی میں بدبو زیادہ ہوتی ہے، پاخانہ میں پھٹے ہوئے دودھ کی پھٹکیاں موجود ہوتی ہیں۔ بچے کی بھوک مرجاتی ہے اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے زبان پر میل جم جاتی ہے آخر کار منہ میں چھالے ہو جاتے ہیں۔ تکلیف کی شدت سے بچہ کمزور ہوتا رہتا ہے۔ تین چار روز دستوں کی شدت رہتی ہے پھر بخار بھی کم ہونے لگتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہو تو وہ بھی رک جاتا ہے قے آنی بند ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر شدتِ مرض قائم رہے تو چند دن میں بچہ ہلاک ہو جاتا ہے

## علاج

پاخانے کا نام سن کر انہیں بند یا روکنے کے لئے دوا نہ دیں بلکہ اصل وجہ معلوم کر کے علاج تجویز کریں۔

اگر محرکہ یا ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے پاخانے آتے ہوں تو دستوں کو فوراً بند نہ کریں بلکہ انہیں اس وقت تک قائم رکھنے کی کوشش کریں جب تک پاخانہ میں بدبو کم نہ ہو جائے کیونکہ اگر فوراً دست روکنے کی کوشش کی گئی تو بخار کے تیز ہونے اور مرض میں شدت پیدا ہونے کا خطرہ ہے ایسے دستوں سے ٹائیفائڈ کے مریضوں کو بے حد فائدہ ہوا کرتا ہے۔ جب بدبو بہت کم ہو جائے تو پاخانہ کم کرنے کی دوا دیں۔ لیکن شدید قابض دوا نہ دیں ورنہ پھر بخار تیز ہو جائے گا۔ پیٹ میں درد ہونے لگے گا اور پیٹ میں ہوا بھر کر مریض کا دم گھٹنے لگے گا۔

اگر بخار وغیرہ نہ ہو اور دست ایسے ہی آتے ہوں تو انہیں بھی یکدم بند نہ کریں بلکہ آہستہ



آہستہ اُسے روکیں تاکہ پیٹ میں ہوا نہ بھر جائے، بعض ماؤں کا دودھ بچہ کو ہضم نہیں ہوتا ایسی صورت میں ماں یا دایہ کا دودھ روک دیں بلکہ بکری یا گائے کا دودھ پلائیں خشک دودھ اگر ہضم ہو سکے تو وہ بھی پلا سکتے ہیں لیکن اس کی عمدگی اور صفائی کا خیال ضرور کریں۔

اگر بچہ کھا پی لیتا ہو تو چند دن لطیف اور سیال غذا مثلاً ہلکا شوربا، یا مونگ کی دال یا چاول کی کھچڑی بنا کر دیں۔

دوا کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں اور یہ نسخے بھی مفید اور مؤثر ہیں۔

**ھو الشافی** نارجیل دریائی، تخم لیموں، پوست لیموں، زہر مہرہ، ریوند خطائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی سے کھلائیں۔

**ھو الشافی** مرچ سیاہ، اجوائن دیسی، سونٹھ، ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں، ۲، ۲، رتی دن میں تین چار بار ہمراہ چہار عرق کھلائیں۔

**نوٹ** یہ نسخہ دستوں کی اس حالت میں بے حد مفید ہے جب پیٹ میں ہوا بھرتی ہو۔

# چیچک

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| چیچک | جدری | سمال پاکس |
| سیتلا | آبلہ | ویری اولا |

**تعارف** یہ صفراوی تعفنی آبلہ انگیز بخار ہے جس میں مریض کے بدن پر بے شمار آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔

**اسباب** ڈاکٹر اس کا باعث ایک خاص قسم کے خردبینی کرم کو مانتے ہیں جسے اردو میں چیچک کا کرم کہتے ہیں۔ یہی کرم چیچک کو وبا کے طور پر پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔

## قانون مفرد اعضاء اور اسباب چیچک

قانون مفرد اعضاء چیچک کا سبب خلط صفرا کا تعفن اور غدی عضلاتی تحریک قرار دیتا ہے۔

**علامات** اگر کسی مریض کو کسی چیچک زدہ مریض سے مادہ متعفنہ لگا ہو تو اسے چھوت سے دس بارہ دن بعد غیر طبعی علامات پیدا ہوتی ہیں۔



مثلاً یکایک سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے اگر ننھے بچے مبتلا ہوں تو اکثر بخار کی شدت سے تشنجی دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ دماغ کے غدی پردے متاثر ہو کر دردِ سر ہونے لگتا ہے چہرہ تمتماتا ہے۔ پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔ زبان پر میل جم جاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے رات کو شدید بے چینی ہوتی ہے۔

اکثر ہذیان ہو جاتا ہے کبھی غنودگی اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے چونکہ مادہ متعفنہ غدی اعضاء خصوصاً جلد کی طرف ہوتا ہے لہٰذا جلد سوزش ناک ہو جاتی ہے۔ جلد پر حیوان خوفی (ہیمورا جک) یعنی ورم کے سبب ہلکے سرخ رنگ کے خسرہ یا پتی کی مانند دانے نکل آتے ہیں جو ناف سے لیکر رانوں چڈوں میں نکلتے ہیں۔ بعض مریضوں کے بغلوں اور گردن پر بھی نکل آتے ہیں۔

چیچک کا دوسرا درجہ: اس میں چیچک کے دانے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے پیشانی چہرہ، پشت دست اور ایک روز میں سارے جسم پر دانے نکل آتے ہیں جو مادہ کی کمی بیشی سے کبھی کم کبھی زیادہ نکلتے ہیں۔ اگر ان دانوں کو چھو کر دیکھا جائے تو رائی یا باریک چھروں کی مانند سخت محسوس ہوتے ہیں تیسرے چوتھے روز ان میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ ہر دانے کے گرد سرخ حلقہ بن جاتا ہے۔ دانے کی نوک اندر کی طرف دب جاتی ہے اور ہر دانے کی رطوبت گدلی ہونے لگتی ہے۔ سات آٹھ روز اس میں پیپ پڑ جاتی ہے پھر ہر دانے کی نوک پر سیاہ داغ بن جاتا ہے بخار کی حرارت ۱۰۴ ف سے ۱۰۵ ف تک ہوتی ہے۔ مریض کے گلے کی غشاء مخاطی

مخاطی میں سوزش اور دانے نکل آتے ہیں جس سے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں اکثر بے خوابی اور ہذیان ہوتا ہے دسویں گیارہویں دن دانے مرجھانے لگتے ہیں

## چیچک کا تیسرا درجہ

اس درجہ کو چیچک کے مرجھانے کا زمانہ کہتے ہیں اور دانے دو میں ڈھلنے لگتے ہیں۔ یہ درجہ بارہویں دن سے شروع ہو کر چودھویں دن تک رہتا ہے آہستہ آہستہ دانوں پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔

## قانون مفرد اعضا اور چیچک کا تیسرا درجہ

قانون مفرد اعضا اس درجہ کو غدی عضلاتی تحریک کے مکمل ہونے اور غدی اعصابی تحریک کو شروع ہونے کا زمانہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اب غدد ناقلہ نے کام شروع کر دیا ہے اور ایک ایک دانہ سے گندے مواد کو بذریعہ گردہ مثانہ اور جلد خارج کرنا شروع کر دیا ہے سر چہرہ اور ہونٹوں پر کھچاؤ کم ہونے لگتا ہے آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ دوران خون جلد کی طرف بڑھ جاتا ہے جس سے دانوں کے نیچے خارش ہونے لگتی ہے جو شفا کی علامت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر پیشاب کثرت سے آنے لگے اور پاخانے بھی بدبودار آئیں تو انہیں روکنا نہیں چاہیے بلکہ زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ البتہ اگر پیشاب پاخانہ میں خون آنے لگے تو غدی اعصابی غذا دوا دوا دیکر سوزش و زخم کو تحلیل کر دیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے۔



## چیچک کا تیسرا خطرناک درجہ

یہ چیچک کا خطرناک درجہ ہے اسے خونی چیچک بھی کہتے ہیں اس میں اکثر موت واقع ہو جاتی ہے کیونکہ اس درجہ میں بجائے غدد ناقلہ تیز ہونے کے غدد جاذبہ مزید فضلات کو روک لیتے ہیں چنانچہ چہرہ مزید سوج جاتا ہے۔ دانوں میں پیپ بننے کی بجائے خون جمع ہو جاتا ہے جس سے دانوں کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اس درجہ کو کالی چیچک بھی کہتے ہیں اس میں اعضائے اندرونی مثانہ، گردہ وغیرہ جریان خون ہونے لگتا ہے اور اکثر بیرونی دانوں سے بھی خون رسنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں ۹۰ فیصد مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

## چیچک کا علاج

جب چیچک کی ہوا پھیلے تو چیچک سے محفوظ رہنے یا رکھنے کی تدابیر اختیار کی جائیں چنانچہ آج کل تندرست اشخاص کے حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہئیں اگر مرض کی چھوت لگنے سے چند دن پہلے ٹیکہ لگ جائے تو وہ شخص چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

تندرست اشخاص کو چیچک میں مبتلا مریض کے پاس نہیں جانا چاہیے نہ اس کی کوئی چیز استعمال کی جائے۔ نہ مریض کو ہاتھ لگایا جائے چیچک میں

مبتلا مریض کا وہ تیماردار ہونا چاہیے۔ جسے یا تو چیچک نکل چکی ہو یا چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگوا چکا ہو۔

جس مریض کو چیچک نکل آئی ہو اسے ہوادار کمرے میں رکھیں مریض کے بول براز بلغم وغیرہ فوراً باہر لے جا کر دبا دیں یا جلا دیں۔ بھوک پیاس کا خیال رکھیں۔

# چیچک کا دوائی علاج

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ چیچک کا شافی علاج نہیں ہے۔ صرف علامات کا علاج کرتے رہیں۔ آہستہ آہستہ مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

## لیکن

قانون مفرد اعضاء ایسے غیر فطری علاج کی نفی کرتا ہے۔ اور علامات کو دبانے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ جو علامات چیچک کے دوران پیدا ہوتی ہیں انہی کے ذریعے طبیعت امراض کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے۔

لہذا جب یہ تصدیق ہو جائے کہ مریض چیچک میں مبتلا ہے تو معالج کو چاہیے کہ مریض کے غدد جاذبہ کو تیز کر کے زیادہ سے زیادہ حرارت عزیزی پیدا کرے۔ تاکہ دانوں میں مواد جلد پختہ ہو کر جلد پیپ میں تبدیل ہو جائے جب پیپ پڑ جائے اور دانوں کے منہ پر سیاہ نقاط پیدا ہو



جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مواد پختہ ہو گیا ہے اور خارج ہونے کے قابل ہو گیا ہے۔

لہذا اب غدد ناقلہ کے فعل تیز کر دینا چاہیے جس سے گندہ مواد براہ گردہ۔ مثانہ۔ مسامات اور پاخانہ کے راستے خارج ہونا شروع ہو جائے چند دنوں کے اندر مریض شفایاب ہو جائے گا۔

شروع میں جب دانے پکانے مطلوب ہوں تو یہ نسخہ کھلائیں۔

**ہوالشافی**

| اجوائن دیسی | پودینہ | خوبکلاں | بابچی | گندھک آملہ سار |
|---|---|---|---|---|
| ۱ حصہ | ۲ حصہ | ۲ حصہ | ۱ حصہ | ۳ حصے |

سب کو پیس کر ۲، ۲ رتی سے ایک ماشہ مرض کی شدت خفت کے مطابق کھلائیں

**نوٹ:** اگر اس نسخہ کے ساتھ پارہ ایک حصہ۔ گندھک آملہ سار ۳ حصے کی کجلی دو دو رتی ملا کر کھلائیں تو بے حد مفید رہے گی۔

جب غدی اعصابی غذا دوا دینی پڑے تو یہ نسخہ کھلائیں۔

**ہوالشافی** قلمی شورہ۔ نوشادر۔ آک کا دودھ ہم وزن
تینوں کو کڑاہی میں اتنا گرم کریں کہ آک کا دودھ خشک ہو جائے اور سفید دھواں نکلنا شروع ہو جائے۔

اگر گھبراہٹ زیادہ ہو تو خمیرہ گاؤزبان یا خونی پیچش ہو جائے تو بہیدانہ کا لعاب یا چھلکا اسبغول دودھ ملا کر کھلائیں

**نوٹ:** چیچک کا پتہ لگتے ہی مریض کو خوبکلاں کا جوشاندہ پلانا شروع کر دیں۔ اور بستر پر بھی خوبکلاں چھڑکیں۔

نوٹ: قانون مفرد اعضا کے غدی عضلاتی و غدی اعصابی ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

## چیچک کے ٹیکہ کی حقیقت

قارئین یہ حقیقت مسلمہ ہے جس شخص کو چیچک نکل آئے اور وہ تندرست ہو جائے تو تمام عمر اسے دوبارہ چیچک نہیں نکلتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر ایڈورڈ جینر ایک روز گوالوں کے ایک محلہ میں سے گذر رہا تھا۔ وہاں گوالوں کی ایک لڑکی دوسری لڑکی سے یہ کہہ رہی تھی کہ چونکہ گائے کی چیچک کی لاگ لگ کر میرے ہاتھوں پر دانے نکل آئے اس لئے میں چیچک سے محفوظ رہوں گی۔

ڈاکٹر جینر نے لڑکی کی بات کو بیحد اہمیت دی اور چیچک کی لاگ لگا کر تجربات شروع کئے جو بے حد کامیاب ہوئے جن اشخاص کو لاگ لگائی گئی وہ چیچک کی وبا میں بھی محفوظ رہے۔

ڈاکٹر جینر اور اس کے ساتھیوں نے چیچک کی لاگ یا چیچک ویکسین اسی طرح تیار کرنی شروع کی۔

پہلے تندرست بچھڑوں کو چیچک کا زہریلہ مواد کا ٹیکہ لگا دیا جاتا ہے جس سے ٹیکہ والی جگہ پر چیچک کے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں پھر ان آبلوں کی رطوبت جمع کر کے اور اس میں گلیسرین ملا کر دیگر جراثیم مرضیہ وغیرہ سے اس کو پاک کر لیتے ہیں کیونکہ اس میں گلیسرین ملانے سے جراثیم تو



ہلاک ہو جاتے ہیں، لیکن جراثیم چیچک گاؤ سلامت رہتے ہیں اس طرح جو لاگ تیار کی جاتی ہے اس کو شیشے کی ٹیوبوں میں بھر کر محفوظ کر لیتے ہیں اگر یہ با احتیاط رکھی جائے تو آٹھ ماہ تک خراب نہیں ہوتی۔

جب اس ویکسین کو لگانا مقصود ہوتا ہے تو تندرست بچہ جوان اور بوڑھے کے کندھے سے کہنی تک بازو کے گوشت پر سوئی سے اس قسم کے نشان ( B8III ) لگا کر زخمی جگہ پر ویکسین لگا دیتے ہیں۔

دو تین دن بعد ٹیکہ یا ویکسین لگائی جانے والی جگہ پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پانچویں دن خفیف بخار ہو جاتا ہے چھٹے روز دانوں میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے پھر دانوں کی نوکیں دب جاتی ہیں پھر ان میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے دس پندرہ دن تک دانے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔ اور زخمی جگہ صاف ہو جاتی ہے لیکن اس کا داغ باقی رہتا ہے اور مریض ہمیشہ کے لئے چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

# ڈبہ اطفال

**تعارف** ڈبہ اطفال نمونیا ہی کی قسم سے ہے اس میں بلغم ریشہ جمع ہو کر تنگی تنفس پیدا کر دیتا ہے چھاتی اور پسلیوں میں سانس لیتے گڑھے پڑتے ہیں بچہ جب کھانستا ہے تو اس کی چھاتی میں درد ہوتا ہے بلغم کھانسی آتی ہی تو وہ بچہ اندر نگل لیتا ہے جس سے پیٹ بھی خراب ہو جاتا ہے

# علاج

ڈبہ اطفال کا علاج بچے کو فوری طور پر قے دست کرانا ہے تاکہ ایک طرف پیٹ صاف ہو جائے قے دست آتے ہی بچہ آرام محسوس کرتا ہے اور سو جاتا ہے

# تریاق ڈبہ اطفال

**ھوالشافی** ریوند عصارہ نصف رتی سے ایک رتی تک تکلیف کی شدت خفت کے تحت کھلائیں کھلاتے ہی قے یا دست آجائے گا تمام بلغم خارج ہو کر آرام آجائے گا

**ھوالشافی** برادہ بارہ سنگا ۴ حصہ اک کا دودھ ایک حصہ



**ترکیب تیاری** آک کے دودھ کو اور بارہ سنگا کو آگ پر رکھیں صبح کشتہ برآمد ہوگا نصف رتی سے ایک رتی دن میں تین بار کھلائیں ڈبہ اطفال کے ہر حالت میں مفید ہے

# لیپ برائے ڈبہ اطفال

جب بچے کو ڈبہ کی وجہ سے چھاتی میں درد ہو رہا ہو تو یہ نسخہ بنا کر چھاتی پر اور مقام درد پر لیپ کریں

**ھوالشافی** انڈے کی زردی میں ۵ گرام مصبر پیس کر ملا لیں اور چھاتی پر لیپ کر کے اوپر روئی سے ٹکور کریں اللہ شفاء دے گا
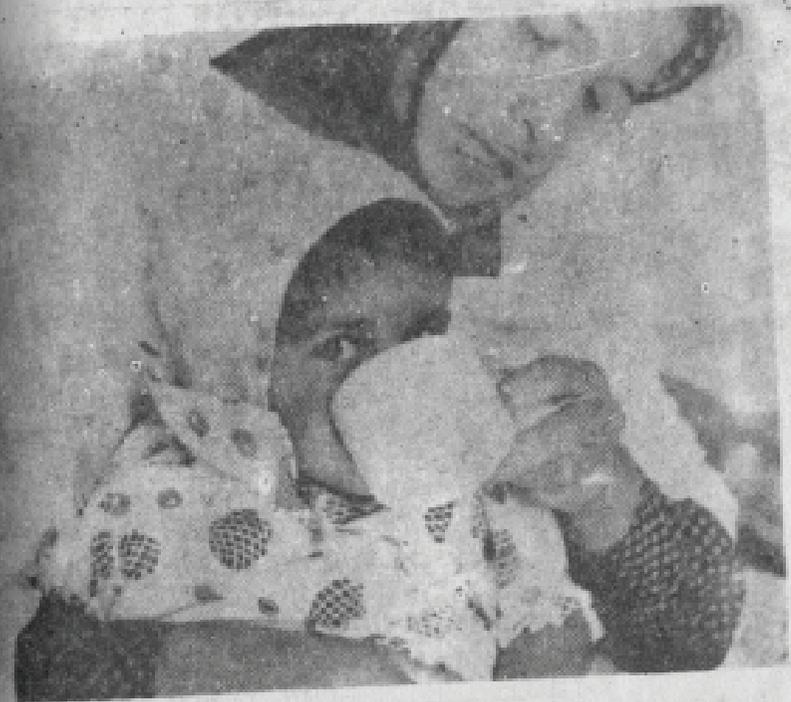
بوتل کی بجائے پیالی کا استعمال



# دق اطفال

**تعارف** جیسا کہ اس نام سے واضح ہے بچہ سوکھ کر ہڈیاں اور چمڑے کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔ جسم پر چربی نام کو نہیں رہتی۔

**اسباب** چونکہ ننھے بچے مزاجاً اعصابی غدی ہوتے ہیں۔ رطوبت عزیزی کمال درجہ موجود ہوتی ہے جس سے بچہ جلد پھلتا پھولتا ہے۔ بدقسمتی سے اعصابی عضلاتی تحریک شروع ہوجاتی ہے۔ رطوبت عزیزی کا بے جا اخراج شروع ہوجاتا ہے جس سے بچہ دبلا پتلا اور سوکھنا شروع ہوجاتا ہے۔ اسی حالت کو آج کل ڈاکٹری زبان میں بچہ میں پروٹین کی کمی یا غذائیت کی کمی کہا جاتا ہے۔

**علامات** دق الاطفال کے مریض بچے میں غذائیت کی کمی سے سوکھے کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں جس سے بچہ کی نشوونما رک جاتی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے وزن کم رہ جاتا ہے۔ چربی اور گوشت کی کمی سے جلد لٹک جاتی ہے اور اس میں جھریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ وہ صرف ہڈیوں اور کھال کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔ سر باقی جسم کی نسبت بڑا معلوم

ہوتا ہے۔ تندرست بچوں کی نسبت جسم پر بال گر جاتے ہیں۔ یا پتلے ہو جاتے ہیں۔ پسلیاں نظر آنے لگتی ہیں رفتہ رفتہ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ یا بالکل مر جاتی ہے۔ مگر ایسے بچے کے منہ میں کوئی غذا ڈالی جائے تو وہ اسے تھوک دیتا ہے۔

## تشخیصی علامات

دق الاطفال کے مریض بچہ کے پیٹ کی جلد نیلی ہوتی ہے ہڈیاں اتنی ننگی ہو جاتی ہیں کہ مکمل گنی جا سکتی ہیں۔ اگر مریض بچہ کو کھڑا کر کے چوتڑوں کو دیکھا جائے تو چوتڑوں میں سلوٹیں نظر آتی ہیں پلپلا گوشت برائے نام نظر آتا ہے جو سوکھے کی بیماری کی تشخیصی علامت ہے۔ شدید حالتوں میں قے دست بھی آتے ہیں۔ کھایا پیا ہضم ہونے کی بجائے قے دست میں نکل جاتا ہے

## علاج

چونکہ اعصابی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے رطوبات کا اخراج کثرت سے ہو رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا بچہ کو عضلاتی اعصابی غذا دوا دیکر اعصاب میں تحلیل پیدا کر کے رطوبت غریزی کا اخراج روک دیں۔ جونہی رطوبات رکیں گی۔ فوراً چند دنوں کے اندر بچہ سنبھلتا ہوا معلوم ہوگا جس کی سب سے بڑی علامت پاخانہ کا قوام گاڑھا ہوگا اور رنگ

ہیں ایک بار آنے لگے۔ چونکہ غذا ہضم ہونے لگے گی اس لئے بے خوابی اور بے چینی ختم ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے بلکے عضلاتی غدی نسخہ جات نہایت مفید ہیں۔ علاج میں سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ کس طرح بچہ کو کیلشیم اور فولاد جزو بدن بننے لگے۔ جو زیادہ تر دودھ کی نسبت ان اشیاء کی حامل اغذیہ میں پایا جاتا ہے لہذا اغذیہ ان اشیاء کی حامل زیادہ سے زیادہ کھلائیں۔ مثلاً عضلاتی اعصابی اغذیہ میں حالبس اثر کے ساتھ فولاد بہت پایا جاتا ہے مثلاً انار۔ جامن۔ فالسے سیب دہی لسی وغیرہ زیادہ کھلائیں۔ دوا میں یہ نسخہ بھی دے سکتے ہیں:

"تازہ آملے اگر نہ ملیں تو خشک آملے یکرہ تولہ کے قریب لیکر پیس لیں اور تھوڑا سا پانی لیکر حلوہ کی طرح مریض بچہ کے پیٹ پر روزانہ لیپ کیا کریں اور آملے کا مربہ لیکر دہی ملا کر بچہ کو صبح شام کھلایا کریں۔ بدہضمی ٹھیک ہو جائے گی۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

**ہوالشافی** آم کی گٹھلی کا مغز۔ بیلگری۔ لودھ پٹھانی۔ ہلیلہ سیاہ ہم وزن پیس کر محفوظ کر لیں۔ ترش دہی یا لسی سے ایک ایک ماشہ دن میں تین بار کھلائیں۔

## ایک خاص ہدایت

قارئین جو بچہ سوکھ رہا ہے اس کو دودھ ہضم نہیں ہوتا اس لئے ماں کے دودھ کے علاوہ کسی جانور کا دودھ نہ پلائیں۔ بلکہ بکری یا گائے



کے دودھ کی دہی میں چوتھا حصہ پانی ملا کر اتنا بلوئیں کہ تمام مکھن نکل آئے اور لسی باقی رہ جائے۔ اس لسی کو چمچہ سے یا چوسنی میں (فیڈر میں) ڈال کر پلائیں۔ غذا اگر کھا سکتا ہے تو عضلاتی دیں اللہ شفا دے گا۔

## تریاق دق اطفال

**ہوالشافی** زہر مہرہ خطائی۔ نارجیل دریائی۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد کشتہ صدف مروارید ہر ایک ۱۰ گرام سفوف کلیجی بکرا جوان ۶۰ گرام

**ترکیب تیاری** سوائے سفوف کلیجی کے باقی ادویہ باریک پیس لیں۔ بعد میں پسی ہوئی کلیجی ملا کر محفوظ کر لیں۔

**افعال و اثرات:** عضلاتی اعصابی ہیں۔

**مقدار خوراک** ایک گرام کا چوتھائی یعنی دو دو رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق چیاہ۔

بچوں کے ہرے پیلے دستوں سوکھے اور پیاس وغیرہ کے لئے آب حیات ہے۔

پرہیز: دودھ۔ چاول۔ دلیا۔ حلوہ۔ چوری سویاں۔ کھویا وغیرہ۔

## بچوں کو دی جانے والی غذاؤں کے چند نمونے

قارئین بچے غریب امیر ہر گھر کی زینت ہوتے ہیں انہی ننھے بچوں

کی بدولت گھر آباد اور روشن ہوتے ہیں۔ بچوں کی اہمیت کا اندازہ اس کہاوت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک تیانہ (بچہ) سو سیانہ۔ بچہ تندرست و توانا ہے تو گھر خوشیوں سے بھرا ہوتا ہے۔ اگر بدقسمتی سے بچہ بیمار ہو جائے تو گھر کے تمام چھوٹے بڑے پریشان اور غمگین ہو جاتے ہیں۔

ہر ماں بچے کی پیدائش سے چھ سات ماہ تک اپنے دودھ پر بچے کی پرورش کرتی ہے پھر ماں کا دودھ قدرے کم ہو جاتا ہے اور بچے کو غذا کی ضرورت زیادہ ہو جاتی ہے لہذا ماں اپنے دودھ کے ساتھ ساتھ بچے کو باہر سے غذا دینا (کھلانا) شروع کر دیتی ہے جس سے بچہ خوب پھلتا پھولتا رہتا ہے۔

یہاں غذا کے چند نمونے اور ان کے تیار کرنے کی سادہ اور آسان ترکیبیں درج کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مائیں حسب ضرورت بنا کر اور کھلا کر بچوں کو طاقتور اور توانا بنائیں گی۔

## دلیا

**ہوالشافی** دلیا دو درمیانے چمچے۔ چینی دو چائے کے چمچے
دودھ ۲۵۰ ملی گرام

**ترکیب تیاری** دلیا دودھ میں ہلکی آنچ پر ۲ سے ۵ منٹ تک پکائیں۔ پھر چینی ملا کر نیم گرم بچے کو کھلائیں۔

**افعال و اثرات:** اعصابی غذی ہیں۔



## سویاں کی کھیر

**ہوالشافی** سویاں ۲۵ گرام چینی ۲ چائے کے چمچے، دودھ
۲۵۰ ملی گرام

**ترکیب تیاری** پہلے دودھ گرم کر لیں پھر سویاں اور چینی ملا کر تھوڑی دیر پکائیں نیم گرم کر کے صبح شام کھلائیں۔

## سوجی کی کھیر

**ہوالشافی** سوجی ۲ درمیانے چمچے، چینی ایک چمچہ دودھ
۲۵۰ ملی گرام

**ترکیب تیاری** دو تین منٹ سوجی کو دیگچی میں بھون لیں پھر دودھ اور چینی ملا کر چند منٹ پکائیں اور نیم گرم کر کے کھلائیں۔

## چاولوں کی کھیر

**ہوالشافی** چاول کچی باسمتی / چینی / دودھ
۲ درمیانے چمچے / دو چائے کے چمچے / ۲۵۰ ملی گرام

**ترکیب تیاری** چاولوں کو آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں۔ پھر دودھ میں ہلکی آنچ پر اتنی دیر پکائیں کہ چاول گل جائیں اور کھیر گاڑھی ہو جائے پھر چینی حل کر کے اتار لیں۔ نیم گرم کر کے

صبح شام کھلائیں۔

**افعال و اثرات :** اعصابی عضلاتی ہیں

## ساگودانہ کی کھیر

**ہوالشافی** ساگودانہ ۲ درمیانے چمچے، دودھ ۲۵۰ ملی گرام

**ترکیب تیاری** ساگودانہ دودھ میں ملا کر پکائیں کہ وہ گل جائے پھر چینی ملا کر کچھ دیر پکائیں اور نیم گرم کر کے کھلائیں۔

## سادہ گندم کا دلیہ

**ہوالشافی**

| گندم کا دلیہ | چینی | دودھ |
| --- | --- | --- |
| ۲ چمچے | ۲ چمچے | ۲۵۰ ملی گرام |

**ترکیب تیاری** پہلے دلیہ کو ذرا دیگچی میں بھون لیں اور پھر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ کھیر نما بن جائے اور نیم گرم کر کے کھلائیں۔

## حلوہ

**ہوالشافی** سوجی ۳ چمچے، چینی دو چمچے۔ گھی دیسی ۳ چمچے

**ترکیب تیاری۔** پہلے سوجی کو گھی ڈال کر بھون لیں۔ پھر چینی ڈال کر ایک پیالی پانی ڈالیں اور ہلاتے جائیں جب قوام گاڑھا ہو تو نیچے اتار لیں۔



## چاول اور قیمہ

**ہوالشافی**

| چاول | قیمہ | دھنیا سبز | گھی | نمک |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۵ تولہ | ۵ تولہ | تھوڑا سا | ایک چمچ | حسب ضرورت |

**ترکیب تیاری** چاولوں کو آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں پھر قیمہ دیگچی پر ڈال کر اور نمک ملا کر ۵ تولہ پانی ڈال کر پکائیں جب گلنے کے قریب ہو تو چاول ڈال کر پکائیں کہ یہ گل جائیں۔ اب گھی ملا کر تھوڑی دیر پکا کر اتار لیں۔

## کھچڑی

**ہوالشافی**

| چاول | مونگ کی دال | گھی دیسی |
| --- | --- | --- |
| ۵ تولہ | ۲½ تولہ | ایک تولہ |

**ترکیب تیاری** دال اور چاول آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں پھر ڈیڑھ پیالی پانی ملا کر حسب ضرورت نمک ملا کر اتنا پکائیں کہ گل جائیں۔ اب گھی ڈال کر تھوڑی دیر پکا کر اتار لیں۔

## انڈہ چاول

**ہوالشافی** چاول ۵ تولہ، انڈہ ایک عدد، گھی ایک چمچ نمک حسب ضرورت۔

**ترکیب تیاری** پہلے نصف گھنٹہ چاول پانی میں بھگو دیں پھر ذرا سا

نمک ملا کر اتنا پکائیں کہ چاول گل جائیں ۔ اب انڈہ پھینٹ کر اور گھی ڈال کر تھوڑی دیر پکائیں ۔ اور اتار کر نیم گرم کر کے کھلائیں ۔

## بیسن ۔ سبزی ۔ گوشت

**ہوالشافی**

| بیسن | دال | دہی | گھی |
|---|---|---|---|
| ۵ تولہ | ۵ تولہ | ۵ تولہ | حسب ضرورت |

**ترکیب نیاری** گوشت اور سبزی اتنی دیر پکائیں کہ گل جائیں ۔ اور حل ہو جائیں ۔ اب گھی دو چمچے ملا کر پکائیں ساتھ بیسن بھی ڈال دیں تاکہ وہ بھی پک جائیں ۔ اتار کر نیم گرم کر کے کھلائیں ۔

## تازہ پھل

میں اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو بہ خصوصی ہدایت کرنا چاہتا ہوں کہ پھلوں کی کھیر وغیرہ تیار نہ کریں ۔ کیونکہ پھل پکانے سے ان کے لطیف اثرات ضائع ہو جاتے ہیں ۔ پھل تو تازہ ہی کتر کر کھلائیں ۔ یا ان کا پانی نکال کر پلائیں ۔ البتہ باسی پھل نہ کھلائیں ۔



# ام الصبیان

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| بچوں کی مرگی | ام الصبیان | CHILD EPILEPSY |

**تعارف** اس تکلیف میں بچہ اچانک چیخ مار کر غش کھا کر گر پڑتا ہے تھوڑی دیر چپ چاپ پڑا رہتا ہے پھر جبڑے اور ہاتھ پاؤں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے ۔

**اسباب** ام الصبیان کو اکثر اطبا اعصاب و دماغ کی تکلیف و بیماری سمجھتے ہیں ۔ کیونکہ جب کسی کو دورہ پڑتا ہے تو وہ بے ہوش ہو جاتا ہے ۔ منہ سے جھاگ آتی ہے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے ۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

قانون مفرد اعضاء کے معالجین اسے اعصابی عضلاتی تحریک کو اس کا باعث سمجھتے ہیں ۔ اور اس کا علاج عضلاتی تحریک سے کرتے ہیں ۔ جس سے دوروں میں قدرے تخفیف ہو جاتی ہے لیکن مرض جڑ سے نہیں جاتا ۔

# حقیقت ام الصبیان

قارئین ننھے بچوں کو رطوبت غزریزی وافر مقدار میں ہوتی ہے جس سے ان کی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ بدقسمتی سے ایسے بچوں کو گرم خشک اغذیہ ادویہ کھانے سے غدی عضلاتی تحریک بڑھ جاتی ہے جس سے دماغ و اعصاب بے سکون ہوکر رطوبات غزریزی کی پیدائش ضرورت سے کم ہوجاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقفے وقفے سے اعصاب و دماغ میں نروس بریک ڈاؤن ہونے لگتا ہے یعنی اعصابی احساسات یا اعصابی رو میں بریک لگ شروع ہوجاتی ہے چونکہ اعصابی احساسات سے ہر وقت انسان چاک وچوبند رہتا ہے جونہی غدی عضلاتی تحریک زور پکڑتی ہے فوراً مریض اعصابی دماغ بے سکون سے گر پڑتا ہے

## علامات

دورہ کی حالت میں بچہ چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتا ہے اور زمین پر گر پڑتا ہے اور کچھ دیر بے حس و حرکت رہ کر تڑپنے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اینٹھ جاتے چہرہ ڈراؤنا بے رونق ہوجاتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے پھر جاتا ہے، منہ سے جھاگ آتی ہے اکثر زبان دانتوں کے نیچے آکر زخمی ہوجاتی ہے۔ پیشاب پاخانہ بلا ارادہ خارج ہوجاتے ہیں۔

چند لمحات یہ حالت رہ کر دورہ موقوف ہوجاتا ہے۔



اس قسم کے دورے مدتوں مریض کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ بعض کو ایک دورہ روزانہ بعض کو دن میں پانچ سے دس دورے ہوا کرتے ہیں۔

## علاج

چونکہ ام الصبیان کے مریض کے دماغ و اعصاب بے سکون ہوتا ہے۔ اس لئے دماغ میں دوران خون کی کمی ہوچکی ہوتی ہے۔ لہذا جب تک دماغ و اعصاب میں دوران خون نہیں بڑھ جاتا۔ دورہ موقوف نہیں ہوتا لہذا درج ذیل تدابیر دورہ کے دوران اختیار کریں۔ تاکہ دماغ و اعصاب میں دوران خون پہنچ کر ہوش آجائے۔

# تدابیر دوران دورہ ام الصبیان

۱۔ جب بچہ کو دورہ پڑے اس کے بازو اور رانوں کو کس کر باندھیں تاکہ دوران خون دماغ و اعصاب میں بڑھ جائے۔

۲۔ بچہ کے سر اور چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔

۳۔ کوئی تیز اعصابی نسوار دیں۔ تاکہ دماغ میں تحریک پیدا ہوجائے۔

# اکسیر دورہ روک

**ہوالشافی** آک کے اوپر پلنے والا کیڑا جسے آک کا ٹڈا کہتے ہیں مار کر کوٹ لیں اور سایہ میں خشک کرلیں اور پیس کر محفوظ کرلیں۔

**ترکیب استعمال** | دورہ کی حالت میں تھوڑی سی دوا بصورت نسوار ناک میں لگائیں۔ ناک میں لگتے ہی چھینکیں آئیں گی اور مریض ہوش میں آجائے گا۔

نوٹ : اگر اسے تیز کرنا ہو تو ٹڈے کے سفوف سے چوتھائی ریٹھے کے چھلکے کا سفوف ملا لیں۔

## نخلخہ دورہ توڑ

**ہوالشافی** | ان بجھ چونا۔ نوشادر ٹھیکری ہم وزن بڑی بڑی ڈلیوں کی صورت میں کھلے منہ والی شیشی میں ملا کر رکھ لیں۔

**طریقہ استعمال** | جب ام الصبیان کا دورہ ہو تو بوتل کو ہلا کر ڈھکن اتار کر مریض کے ناک پر بوتل کا منہ لگائیں۔ ناک پر بوتل کا منہ لگتے ہی مریض کے ناک سے پانی جاری ہوگا اور چھینکے کے ساتھ ہوش میں آجائے گا۔ اگر کسی مریض کا ناک اگر بند ہو تو سونگھنے سے کھل جائیگا۔

## اندرونی علاج

**ہوالشافی** | جدوار خطائی۔ عود صلیب۔ صندل سفید۔ جوکھار ہم وزن



سب کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں

مقدار خوراک

اب ایک ایک گولی دن میں تین بار الائچی زیرہ سفید کی چائے سے کھلائیں

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں

چونکہ بچہ غدی عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتا ہے اس لئے انتڑیوں میں صفراء کا اخراج نہ ہونے کی وجہ سے شدید قبض ہو جایا کرتی ہے جس سے جلد دوروں میں کمی نہیں ہوا کرتی لہذا قبض ہو تو یہ خسیاندہ پلائیں

## خسیاندہ دافع قبض

ہوالشافی املتاس کا گودا سنامکی گل سرخ ہر ایک تین تین گرام کو ۴۰۰ گرام پانی میں رات کو بھگو دیں صبح ٹھنڈا ہی پن لیں اس کے تین حصے کر لیں ایک حصہ صبح ایک دوپہر اور ایک شام پلائیں انشاء اللہ جتنی بھی قبض ہوگی ختم ہو جائے گی

## خاص ہدائت

قارئین ام الصبیان پیچیدہ اور پریشان کر دینے والی تکلیف ہے چونکہ کسی علاج سے جلد آرام نہیں آتا اس لئے دیہاتی عورتیں بچہ کو سایہ سمجھ کر جن بھوت کا اثر سمجھنے لگتی ہیں ٹونے ٹوٹکے کرنے کے ساتھ نئے نئے طریقے بچے پر آزمانے شروع کر دیتی ہیں حقیقت یہ ہوتی ہے کہ بچہ غدی تحریک کی شدید زد میں

ہوتا ہے اس کے اعصاب کو بریک ڈاون ہونے کے بعد دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں

معالجین خصوصاً حاملین قانون مفرد اعضاء کو ہدائت کی جاتی ہے کہ ام الصبیان میں مبتلا بچے کو اعصابی غدی دوا دیں چند ہی دنوں میں آرام آنا شروع ہو جائے گا ڈیڑھ ماہ میں مکمل آرام آجائے گا اس کے ساتھ ساتھ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی غذاوں سے مکمل پرہیز کرائیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے

---

# کزاز

اردو نام چاندنی دانتی لگانا طبی نام تمدد کزاز ڈاکٹری نام ٹے ٹے نس Tetanus لاک جا Lock jaw

**تعارف** یہ ایک خطرناک بلکہ ہولناک تکلیف ہے جس میں جبڑے گردن اور دائیں بائیں آگے پیچھے کے عضلات کھچھاؤ اور تشنجی دورے ہوتے ہیں

**اسباب** ڈاکٹر حضرات اس تکلیف کا باعث ایک خاص قسم کا جرثومہ کو قرار دیتا ہے جو گھوڑوں وغیرہ



کی لید وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ جراثیم تندرست شخص کے کسی زخم پھوڑے میں داخل ہو کر کزاز پیدا کرتے کا سبب بن جاتے ہیں۔ کزاز زیادہ تر گرم ممالک میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ گرم ممالک میں نوزائیدہ بچوں کی کٹی ہوئی ناف میں دایہ کے ذریعہ جراثیم داخل ہو کر ٹیٹے نس پیدا کر دیتے ہیں۔ اسے کزاز اطفال کہتے ہیں۔

## قانون مفرد اعضاً اور کزاز

طب اسلامی اور قانون مفرد اعضاً کزاز کا باعث قلب وعضلات کے سوزش ناک ہونے کو قرار دیتی ہے یعنی غیر ارادی عضلات میں شدید سوزش اور تحریک پیدا ہو جا ئے تو غیر ارادی عضلات کی حرکات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دفعہ وقفہ سے شدید اکڑاو اور سیکڑ پیدا ہوتا ہے یعنی عضلاتی غدی تحریک کزاز کا باعث ہوتی ہے۔

## ایک اہم سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کزاز کے جراثیم موجود ہوتے ہیں تو پھر سوزش عضلات باعث مرض کس طرح ہو سکتی ہے۔ کیا جراثیم سوزش عضلات پیدا نہیں کر سکتے۔ قارئین چیچک خسرہ، کالی کھانسی، آتشک، سوزاک خناق وغیرہ

کے باعث بھی جراثیم ہی بتائے گئے ہیں۔ ہم نے ان پر کوئی بحث نہیں کی کیونکہ بار بار تشریح طوالت کا باعث بنتی ہے۔

قارئین حقیقت یہ ہے جس طرح باہر فضا میں فضلات رک کر مناسب حرارت سے متعفن ہو جاتے ہیں پھر ان میں کیڑے مکوڑے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بالکل اسی اصول پر جسم انسان کے اندر جراثیم پیدا ہوتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بدن کے مفرد حیاتی اعضا کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے کمزور اور سست ہو جاتے ہیں اسی حالت کو قانون مفرد اعضا تسکین قرار دیتا ہے۔ جب کسی مفرد عضو میں تسکین ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات خارج ہو نیکی بجائے بدن کے اندر رک جاتے ہیں۔ جن میں خمیر یا تعفن ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

لہذا اس تشریح سے ثابت ہوا کہ پہلے کوئی نہ کوئی مفرد حیاتی عضو کمزور ہوتا ہے پھر مواد رکتے ہیں پھر جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جراثیم باعث مرض نہیں بلکہ بدن کے مفرد اعضا کا خراب یا کمزور ہو جانا باعث مرض ہے۔ علاج میں بھی یہی طریقہ اپنانا چاہیے کہ جراثیم کے پیچھے بندوقیں اٹھائے پھرنے کی بجائے (جراثیم کش ادویات کی بجائے) مسکن اور کمزور مفرد اعضا کو تیز و تحریک میں لانا چاہیے۔ جس سے نہ صرف فضلات خارج از بدن ہو جائیں گے بلکہ جراثیم کا بھی مستقل قلع قمع ہو جائے گا۔ اور یقیناً مستقل آرام آ جائے گا۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ اگر جراثیم کو بھی کچھ اہمیت دیں تو انہیں یا ان



کی پیدا کردہ زہروں کو متعفن مادہ تک ہی تسلیم کر سکتے ہیں۔ جب تک ان سے کوئی مفرد عضو میں خرابی واقع نہ ہو مرض پیدا نہیں ہوتا۔

## علامات

شروع شروع میں نیند میں پریشان خواب آتے ہیں۔ چکر آتے ہیں جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ نگلنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے زبان کانپتی ہے آنکھیں پھڑکتی ہیں۔ جبڑے کے عضلات میں کھچاؤ اور تشنج ہوتا ہے۔ کبھی کبھی درانتی لگتی ہے کبھی زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے جو کزاز کی مخصوص شناختی علامت ہے

بعض مریضوں میں شروع ہی سے جبڑے میں چبانے والے عضلات میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ عضلات کے تشنج سے منہ بند ہو جاتا ہے اسی حالت کو درانتی لگنا کہتے ہیں۔ پھر تشنج کے وقت سر پیچھے کو جھک جاتا ہے۔ منہ کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مریض ہنس رہا ہے۔ جوں جوں مرض بڑھتی ہے جسم دائیں بائیں یا آگے پیچھے کھینچنے لگتا ہے کبھی تشنج کے وقت بالکل سیدھا ہو جاتا ہے۔

دوروں کی شدت کے وقت سانس میں تنگی تنفس ہو جاتی ہے بعض مریضوں میں بخار ہوتا ہے بعض کو ہو جائے تو ۱۰۵ ف سے ۱۰۶ ف سے زیادہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت باوجود ہوش و حواس کے مریض بول نہیں سکتا۔ ایک دورہ مٹنے نہیں پاتا کہ دوسرا دورہ

شروع ہو جاتا ہے پھر حساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ چمک روشنی اور ذراسی آہٹ سے دورہ ہونے لگتا ہے۔ اس حالت میں دو تین روز کر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

**مدت تکلیف** کزاز کی تکلیف شدید ہو تو چار یا پانچ دن میں مریض کا فیصلہ ہو جاتا ہے اگر تکلیف کم شدید ہو تو اکثر بارہ چودہ دن میں شفا ہو جاتی ہے۔

محققین کزاز کی زہر کو کچلہ کی زہر سے مشابہ قرار دیتے ہیں لیکن اثرات میں کزاز کی زہر کچلہ کی زہر سے دو سو گنا زیادہ اثرات کی حامل ہے۔

## کچلہ کی زہر اور کزاز کی زہر میں فرق

کچلہ زیادہ مقدار میں کھا لیا جائے تو تشنجی دوروں کے دقفوں میں عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ لیکن کزاز کی زہر سے دوروں کے درمیانی دقفہ میں عضلات ڈھیلے نہیں ہوتے۔

اسی طرح کچلہ کی زہر سے دوروں کے وقت درانتی نہیں لگتی۔ جبکہ کزاز میں دوروں کے وقت درانتی لگتی ہے۔

## علاج

چونکہ کزاز متعفن مادہ سے ہوا کرتا ہے لہذا مریض کو پاک صاف



رکھیں۔ کہیں سے زخمی ہو تو نیم یا اجوائن کے پانی سے صاف کریں آج کل اس کا شافی علاج اینٹی ٹاک سک سیرم ہے جسے تریاق کزاز کہتے ہیں۔ جب تشخیص ہو جائے تو مریض قریبی ہسپتال میں داخل کرا دیں وہاں اس سیرم کا انتظام ہوتا ہے۔

## اگر سیرمی علاج میسر نہ ہو سکے

تو درج ذیل علاج کریں۔

مریض کو فوراً اندھیرے کمرے میں لے جائیں۔ کسی طرف سے روشنی یا چمک کمرے میں داخل نہ ہو۔ نہ شور و غل ہو۔ مریض کو گرم پانی سے غسل کرا دیں تاکہ بیرونی فضلات صاف ہو جائیں۔ قبض ہو تو کسٹر آئل یا گلقند کھلائیں۔ تشنج روکنے کے لئے پوست خشخاش کا جوشاندہ دیں۔

چونکہ سر کی طرف عضلات کا کھچاؤ زیادہ ہوتا ہے لہذا مریض کے سر اور کمر پر تولیہ رکھ کر اس نسخہ کا نطول کریں۔

**ہوالشافی** پوست ریٹھہ۔ پوست خشخاش۔ اجوائن خراسانی۔ مٹھا تیلیا ہر ایک۔ دس دس گرام پانی تین کلو۔

رات پانی میں بھگو دیں صبح نیم گرم پانی سر اور کمر پر تولیہ رکھ کر نطول کریں۔ فوراً تشنج اور دورے رک جائیں گے۔

اگر تیز بخار ہو اور تشنج ہو رہا ہو تو یہ نسخہ دیں۔

**ہوالشافی** نوشادر۔ قلمی شورہ۔ آک کا دودھ ہم وزن۔

**ترکیب تیاری** پہلی ادویہ پیس کر آگ کا تازہ دودھ ملا لیں اور آگ پر گرم کریں جب سفید دھواں نکلنے لگے تو اتار کر خشک کر کے پیس کر محفوظ کر لیں۔

ایک رتی سے ۲ رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق گاؤ زبان و عرق سونف پلائیں۔

# پیچش

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
|---|---|---|
| پیچش | زحیر | ڈی سنٹری DESENTERY |

**تعارف** پیٹ خصوصاً ناف کے ارد گرد مروڑ اور درد ہو کر تھوڑا تھوڑا لیسدار پاخانہ آنے کو پیچش کہتے ہیں۔

**اسباب** پیچش دو قسم کی ہوتی ہے ایک صادق پیچش دوسری کاذب پیچش۔ صادق پیچش میں آنتوں میں سدہ نہیں ہوتا۔ البتہ آنتوں کی اندرونی جھلی متورم ہوتی ہے لیکن کاذب پیچش میں آنتوں میں سدہ ہوتا ہے جس سے پاخانہ کی حاجت تو بار بار ہوتی ہے لیکن سدہ کی وجہ سے پاخانہ نہیں آتا۔



# قانون مفرد اعضا اور پیچش

قانون مفرد اعضا صادق پیچش کو غدی اعصابی تحریک کا باعث تسلیم کرتا ہے جبکہ پیچش کاذب میں آنتوں میں سدہ ہوتا ہے یا غدد جاذبہ فضلا کا اخراج نہیں کرتے یا نہیں ہونے دیتے۔

پیچش کیفیاتی نفسیاتی اور مادی سبب سے ہوجایا کرتا ہے۔ کیفیاتی اسباب میں گرمی خشکی، گرم خشک ماحول۔ نفسیاتی اسباب میں گرم خشک اغذیہ ادویہ کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے جس سے اگر غدد جاذبہ تیز ہوجائیں تو فضلات کے اخراج رکنے کی وجہ سے کاذب پیچش ہوجایا کرتی ہے۔ جبکہ غدد ناقلہ کے تیز ہونے سے پیچش صادق پیدا ہوجاتی ہے۔

## علامات

پیچش عموماً دفعتاً ہوا کرتی ہے۔ مریض کے پیٹ۔ یعنی ناف کے گرد پہلے ہلکا پھر تیز مروڑ دار درد شروع ہوجاتا ہے پھر بار بار پاخانے کی حاجت شروع ہوجاتی ہے۔ پاخانہ کرتے وقت کونتھنا اور زور لگانا پڑتا ہے دن رات میں ۱۰، ۱۵ سے ۲۰، ۲۵ بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ لیکن پاخانہ کی بجائے تھوڑی سی لیس اور جھاگ خارج ہوتی ہے۔ غذائی فضلہ تو شروع کی پانچ دس حاجتوں میں نکل جاتا ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے۔ ویسے ہی درد و مروڑ کی شدت ہونے لگتی ہے

مریض کے پاخانہ میں آؤں کے ساتھ ذرا ذرا سا خون بھی لگ کر آنے لگتا ہے۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آنتیں کٹ کٹ کر آرہی ہیں۔ جی متلانے لگتا ہے۔ الٹکائیاں شروع ہو جاتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے اب معدہ میں بھی پیچش ہوگی ہے پیشاب کی بھی پیچش شروع ہو جاتی ہے یعنی پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔ پیچش کا صحیح علاج نہ ہونے کی صورت میں پاخانوں میں مکھ اور خون کثرت سے آنے لگتا ہے۔ بخار چڑھ جاتا ہے جس سے مریض نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے۔ آنتوں میں زخم ہو کر چھچھڑے خارج ہونے لگتے ہیں۔ ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں اگر پیچش کی شدید حالت قائم رہے تو ۵، ۶ روز میں مریض مرجاتا ہے۔

اگر صحیح علاج میسر آجائے تو آٹھ دس روز بعد علامات میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ خون اور آؤں آنا بند ہو جاتا ہے۔ پاخانہ میں فضلہ آنے لگتا ہے اگر غذائی بد پرہیزی ہو جائے تو دوبارہ پیچش شروع ہو جاتی ہے۔

## علاج

چونکہ پیچش دو اقسام کی ہیں۔ اول کاذب پیچش جو غدی عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے جس میں پاخانہ بالکل نہیں آتا۔ مکھ وغیرہ بھی نہیں آتی ف حاجت بار بار اٹھتی ہے اس لئے اسے غدی اعصابی تحریک میں تبدیل کر دیں۔ یعنی غدد ناقلہ کا فعل تیز کر دیں اس مقصد کے لئے غدی اعصابی ملین، مسہل دے سکتے ہیں۔ کسٹر آئل بھی پلا سکتے ہیں۔ سدہ خارج ہوتے



ہی پیچش ختم ہو جائے گی۔ پیچش کی دوسری قسم صادق پیچش ہے۔ جو غدی اعصابی تحریک کے نتیجے میں پیدا ہوا کرتی ہے یہی خطرناک پیچش ہے۔ اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں انشاء اللہ شفا دے گا۔ اگر اعصابی دوا میسر نہ آئے تو عضلاتی اعصابی غذا دوا بھی دے سکتے ہیں۔ جن سے غدد ناقلہ میں سکون ہو کر فوراً آرام آجاتا ہے۔ درج ذیل نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی

زیرہ سفید بریاں۔ زیرہ سیاہ بریاں۔ الائچی خورد

ہم وزن

ترکیب تیاری

سب کو گھی سے چرب کر کے توے پر بریاں کریں اور پیس کر محفوظ کر لیں۔

افعال و اثرات: اعصابی غدی ہیں۔

مقدار خوراک

۱/۲ گرام تا ۳/۴ گرام ہمراہ عرق سونف یا گاؤزبان کے عرق سے کھلائیں دن میں تین بار

ہوالشافی

آملہ خشک کو گھی سے چرب کر کے بریاں کر لیں۔

مقدار خوراک ۱/۲ گرام سے ۱ گرام ہمراہ ترش لسی

اسی طرح ہلیلہ سیاہ کو گھی لگا کر توے پر بریاں کر کے محفوظ کر لیں۔ ایک ایک ماشہ صبح دوپہر شام ہمراہ [illegible] لسی۔

ہوالشافی

آم کی گٹھلی کا مغز نکال کر پیس کر محفوظ کر لیں ۲، ۲ رتی دن میں تین بار ہمراہ ترش لسی اور اس کا سفوف ناف کے اردگرد لیپ کریں۔ لگاتے ہی آرام آجائے گا۔

# میرا معمول مطب

عام حالتوں میں پہلے کسٹرآئل عمر کے مطابق پلا دیا جاتا ہے۔ پھر اسبغول کا چھلکا دے دیتا ہوں۔ زیرہ سفید اور ہلیلہ سیاہ دو نوں ملا کر کھلاتا ہوں۔ شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی ملین، عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیتا ہوں۔ دو تین دن کے اندر مکمل آرام آجاتا ہے۔

غدد اعصلاتی کھلائی جاتی ہے جس سے غدد ناقلہ میں فوراً سکون ہو کر آجاتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

## ھوالشافی

مغز گٹھلی آم۔ بیلگری۔ لودھ پٹھانی۔ ہلیلہ زرد۔ ہم وزن۔

سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔ بچوں کو دو دو رتی جوانوں اور بوڑھوں کو ۲، ۳ ماشہ ہمراہ ترش لسی سے کھلائیں۔ غدی عضلاتی کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

# جمالگوٹہ سے پیچش

"قارئین بعض دفعہ حکیم یا طبیب سے جمالگوٹہ کا کوئی مرکب ایک غلطی سے زیادہ مقدار میں کھلا دیا جاتا ہے یا بچہ جوان جمالگوٹہ کو پستہ سمجھ کر مغز



نکال کر کھا لیتا ہے جس سے شدید غدی تحریک پیدا ہو جاتی ہے فوراً مروڑ کے ساتھ پاخانے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ آؤں آمیز خون آنے لگتا ہے۔

مریض دستوں اور قے سے نڈھال ہو جاتا ہے۔

# علاج

جب معلوم ہو جائے کہ مریض نے جمالگوٹہ کا مسہل یا اصل جمالگوٹہ کھا لیا ہے تو فوراً دہی سگوا کر یا ترش لسی گاڑھی لا کر گلاس بھر بھر کر پلائیں۔ ایک دو بار قے آسکتی ہے اور دو تین مزید پاخانے آسکتے ہیں پھر رک جاتے ہیں اور مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔

# سلسل بول

اردو نام مسلسل پیشاب کرتے رہنا عربی نام سلسل بول

**تعارف** یہ مثانہ کے ضعف کی ایک علامت ہے جس میں مثانہ میں جتنا پیشاب آتا ہے اتنا فوراً خارج ہوتا رہتا ہے

**اسباب** جاننا چاہیے کہ جب تک مثانہ کے عضلات مضبوط رہتے ہیں اس وقت تک پیشاب مثانہ کی گرفت میں رہتا ہے بد قسمتی سے جب غدی تحریک یا اعصابی تحریک سے مثانہ کے عضلات میں ضعف یا تسکین ہو جاتی ہے تو سلسل بول کی شکائت ہو جاتی ہے

جب غدی تحریک سے سلسل بول کی شکائت ہو تو پیشاب کا رنگ زرد سرخی مائل ہو گا اور قطرہ قطرہ مسلسل نکلتا رہتا ہے کسی قدر جلن بھی ہوتی ہے

اور جب اعصابی تحریک سے تسکین عضلات ہو جائے تو پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بغیر جلن کے مقدار میں زیادہ آتا ہے

## علامات

مریض کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ اسے پیشاب کی حاجت ہے مگر جب اس کے کپڑے پیشاب کی قطروں سے بھیگ جاتے ہیں تو اسے پتہ چلتا ہے کہ بلا ارادہ پیشاب نکل گیا ہے



مجبوراً مریض عضو تناسل پر کپڑا رکھتا ہے تاکہ جو پیشاب آئے اس میں جذب ہوتا رہے اور کپڑے خراب نہ ہوں عضو تناسل خصیے اور ٹانگیں مسلسل پیشاب میں گیلے رہنے سے گلنے سڑنے لگتے ہیں

## علاج

اگر سلسل بول کا سبب اعصابی تحریک ہو تو قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات کھلائیں غذا بھی عضلاتی ہی کھلائیں اللہ شفاء دے گا

حب مقوی خاص یہ یٰسین دواخانہ کا ایجاد کردہ بہترین نسخہ ہے گزشتہ صفحات میں کئی بار دیا جاچکا ہے

معجون اذراقی یہ معجون کچلہ کا دوسرا نام ہے سلسل بول کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے

معجون فلاسفہ یہ قرابادینی مشہور نسخہ ہے سلسل بول کی لئے بے حد مفید ہے

---

# عطاش

اردو نام شدید پیاس لگنا عربی نام عطش مفرط۔ عطاش

**تعارف** یہ تکلیف اکثر ننھے منے بچوں میں ظاہر ہوا کرتی ہے

**اسباب** جاننا چاہیے کہ ننھے منے بچوں کا مزاج اکثر اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ہوا کرتا ہے

بعض اسباب اس پر ایسے وارد ہو جاتے ہیں کہ اس کی رطوبت غریزی یکدم کم ہو جاتی ہے مثلاً اگر ننھے منے بچوں کو اس کے مزاج کے خلاف یرقان ہو جائے تو اس کے جسم میں رطوبت غریزی کی پیدائش رک جاتی ہے صفراء و حرارت کا دور دورہ ہو جاتا ہے بچہ ست و کاہل ہو کر پڑا رہتا ہے پاخانہ سفیدی مائل اور پیشاب گہرا زرد سرخ آتا ہے

بعض دفعہ یکدم طبیعت صفراء و حرارت کو خارج از بدن کرنے لگتی ہے جو نہی صفراء و حرارت معدہ و امعاء پر گرتا ہے تو معدہ و امعا میں آگ سی لگ جاتی ہے اس آگ کو بجھانے کے لئے بچہ بار بار پانی مانگتا ہے تاکہ معدہ میں لگی آگ کی شدت کم ہو جائے لیکن صفراء کی کثرت و مقدار اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ اس میں کمی ذرہ بھر نہیں ہوتی اس لئے بچہ پیاس کی شدت سے بے چین ہوتا ہے منہ خشک ہونے کی وجہ سے بار بار مانگتا ہے پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی ضرورت سے زیادہ پی لیتا ہے جو اندر جاتے ہی باہر نکل آتا قے آتے ہی پھر پانی مانگتا ہے اگر یہ حالت ایک دو دن قائم رہے تو اکثر بچہ ہلاک ہو جاتا ہے

بعض دفعہ ماں گرمی میں کام کرنے کے بعد چھاتیوں کو سرد



کئے بغیر دودھ دے دیتی ہے جس سے جسم میں حرارت و صفراء بڑھ کر عطاش کی علامت پیدا ہو جاتی ہے

## علامات

عطاش میں مبتلا بچہ گھبرایا ہوا ہوتا ہے جس کا منہ خشک ہوتا ہے بار بار پانی مانگتا ہے گلاس یا گھڑے کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکتا ہے اور جب گلاس منہ کے قریب لایا جاتا ہے تو سمجھ دار بچوں کی طرح گلاس پکڑ کر پانی پیتا ہے اور منہ سے گلاس جدا ہوتے ہی رونے لگتا ہے

اگر صفراوی بخار ہو جائے تو بھی پیاس کی شدت ہو جایا کرتی ہے

## علاج

اگر عطاش کا سبب صفراء و حرارت کی کثرت ہو تو غدی اعصابی غذا دوا دیں مسل اکسیر اور تریاق کھلائیں صفراء و حرارت کا اخراج ہوتے ہی پیاس بجھ جائے گی

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھوالشافی الائچی خورد ۵ عدد مرچ سیاہ ۵ عدد عرق سونف ۲.۵ تولہ تینوں کو ملا کر کسی برتن میں کچھ دیر رکھ دیں جب پانی نتھر آئے تو ایک ایک چمچ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلائیں اگر شربت بزوری سے میٹھا کرلیں تو بے حد مفید ہے

چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے غدد و جگر میں تسکین ہو جاتی ہے اس لئے عطاش مفرد میں املی آلو بخارہ کا پانی پلائیں فوراً پیاس کو تسکین دیتا ہے

اگر ماں کے دودھ کی گرمی عطاش کا سبب بنی تو ماں کو شربت بزوری پلائیں یا املی آلو بخارہ پلائیں تاکہ ٹھنڈا دودھ بچہ کو ملے ایک دو دن میں ہی مکمل آرام آجائے گا

اگر کسی تکلیف کے علاج کی دوران عطاش ہو جائے تو وہ دوا بند کردیں دوا بند ہوتے ہی آرام آجائے گا

---

# مٹی کھانا

نام اردو مٹی کھانا نام عربی جوع الطین

انگریزی Wish For Mudd Eating Or soil eating

**اسباب** انسان خواہشات کا پتلا ہے جس چیز کی اس کے جسم میں کمی ہو جاتی ہے طبعی طور پر اس کی طلب بڑھ جاتی ہے لہذا اگر انسان میں کیلشیم یا فولاد کی کمی ہو جائے تو وہ مٹی کھانے لگتا ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ہڈیوں کی غذا کیلشیم اور فولاد ہے بعض دفعہ کسی مریض کی غذا میں کیلشیم اور فولاد کی مسلسل کمی ہوتی جاتی ہے عرصہ دراز کے بعد اس کے جسم میں کیلشیم اور فولاد ضرورت



سے بہت ہی کم مقدار میں رہ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں چونکہ کیلشیم اور فولاد ہڈیوں کی طبعی غذا ہے اس لئے ان کی طبعی طلب بڑھ جاتی ہے چونکہ یہ دونوں چیزیں مٹی کا بنیادی جزو ہیں اس لئے مریض مٹی کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے دن میں کئی بار مٹی کھاتا ہے لیکن چونکہ مٹی میں یہ چیزیں بہت ہی کم ہوتی ہیں اس لئے مریض بار بار مٹی کھاتا ہے یا مٹی کھانے پر مجبور ہوتا ہے

## علامات

جو مریض مٹی کھاتا ہے اس کے جسم میں کیلشیم کم ہو کر ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں جس کی علامات یہ ہیں

(۱) ہڈیاں پتلی اور کمزور ہونے لگتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے مریضوں کی ہڈیاں ٹیڑھی اور نرم ہو جاتی ہیں

(۲) دانتوں اور داڑھوں کی ہڈیاں کمزور ہو کر ٹوٹ جاتی ہے ہیں

(۳) ناخنوں کی ہڈیاں پتلی ہو کر بیٹھ جاتی ہے ناخن چمچوں کی طرح گہرے ہو جاتے ہیں

(۴) اگر فولاد کی کمی ہو جائے تو ہڈیوں کی سختی جاتی رہتی ہے جس سے ناخن پھٹنے لگتے ہیں تھوڑے سے دباؤ سے ٹوٹ جاتے ہیں

(۵) چونکہ فولاد کا کام جسم میں سرخی بڑھانا اور قائم رکھنا ہے اس لئے ایسے مریض کے جسم میں و خون میں فولاد کم ہو کر سرخی کم ہو جاتی ہے جو شدید حالتوں میں نہایت کمزوری کا باعث بن جاتی ہے جسم

کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے مریض کو اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے میں دشواری ہو
جاتی ہے سانس چڑھتا ہے دل گھبراتا ہے

## ایک واقعہ

دنیاپور کے حلقہ سہتہ پوڑ کے نمبردار کی بیگم مٹی کھانے کی
عادی تھی عمر ۵۰ سال کے قریب تھی دن میں کئی بار وقفہ وقفہ سے مٹی
کھایا کرتی تھی اس کا رنگ بالکل مٹی جیسا پھیکا ہو گیا تھا ذرا سا چلنے سے
سانس چڑھ جاتا تھا کھیت جانا اس کے لئے مشکل ہو گیا تھا
میں نے اس سے پوچھا کہ تم مٹی کیوں کھاتی ہو وہ بولی کہ مٹی
کھانے سے مجھے سکون ملتا ہے میں نے اسے مٹی کھانے سے رکنے کی
ہدایت کی تو اس نے کہا کہ حکیم صاحب آپ مجھے مٹی کھانے سے نہ
روکیں کیونکہ اگر ایک دن مٹی نہ کھائی تو میں مرجاؤں گی۔
ہاں یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے روکنے کی دوا دے دیں وہ میں
کھالوں گی جب مجھے اس کی خواہش نہ رہی تو خود بخود چھوڑ دوں گی

## تشخیص مرض

اگر فولاد کی کمی ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اور اگر
کیلشیم کی کمی ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے



## علاج

اگر کیلشیم کی کمی ہو اور غدی تحریک ہو تو اعصابی غدی سے
اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں خصوصاً کیلشیم کے مرکبات کھلائیں
یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھوالشافی ان بجھا چونا ۵۰ گرام پانی ایک کلو
ترکیب تیاری دونوں کو رات کو بھگو دیں شام کو نتھرے
ہوئے پانی کو چھان لیں
مقدار خوراک دو قطرے سے پانچ قطرے دودھ میں ملا کر
تین بار دن میں پلائیں اور اگر شربت بنا کر پلائیں تو اور بھی بہتر ہے
میڈیکل سٹور سے کیلشیم آسٹولین سیرپ مل جاتا وہ بھی پلا سکتے ہیں
اگر فولاد کی کمی کی تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا
دیں قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخے بے
حد مفید ہیں

ھوالشافی شربت فولاد

پتری فولاد ۵۰ گرام چینی ۵ کلو پانی اڑھائی کلو
ترکیب تیاری رات کو پتری فولاد پانی میں بھگو دیں صبح
چینی ملا کر شربت کا قوام بنا لیں
مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ قطرے دن میں تین بار
ہمراہ دہی یا ترش لسی

غذا عضلاتی اعصابی کھلائیں جس میں جامن آلو بخارہ فالسے انار سکنجبین بھنے چنے گوشت کریلے بینگن اچار پکوڑے کباب وغیرہ کھلا سکتے ہیں

ھوالشافی آئرین

یہ ایک انگریزی فولاد کا کیپشول ہے

مقدار خوراک بچوں کے لئے نصف نصف کیپشول دن میں دو بار کھلائیں بڑوں کے لئے ایک کیپشول صبح ایک دوپہر ایک شام ہمراہ پانی
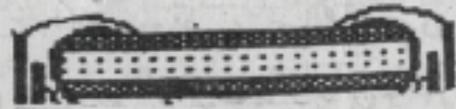
یہ سوال دنیا کے عظیم فلاسفر ارسطو سے بھی پوچھا گیا تھا۔ جواب میں ارسطو نے کہا کہ مشابہت کی صورت میں ماں کے تخیلات سے زیادہ زبردست کوئی چیز نہیں کیونکہ اگر وہ اپنی آنکھوں کو کسی چیز پر لگا دے تو وہ اس کے ذہن کو اس طرح متاثر کر دیتی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچہ اپنے جسم کے کسی حصہ پر اس چیز کا مظاہرہ رکھتا ہے



متقدمین اطباء نے ارسطو کے اس خیال کی حمایت میں یہ دلیل و روایت پیش کی ہے کہ "اکبر بادشاہ کی والدہ جب حاملہ تھی تو اس نے خوبصورت پھول دیکھا جو انکو بے حد پسند آیا وہ اس کا نقش اپنے پاؤں پر اس خیال سے بناتی رہی کہ ایسا ہی پھول اس کے پاؤں پر بھی ہو چنانچہ اکبر بادشاہ جب پیدا ہوا تو اس کے پاؤں کی ہتھیلی پر بالکل اسی پھول کی طرح کا نشان تھا"

اسی طرح بعض عورتیں بامر مجبوری اپنے پیارے اور محبوب خاوند کی وفات کے بعد نئی شادی کر لیتی ہیں ہر وقت اپنے پہلے خاوند کے احسانات اور محبت بھرے واقعات کو یاد کرتی رہتی ہیں اس دوران ایسی عورتوں کو اگر نئے خاوند سے حمل ہو جائے تو بچہ اکثر پہلے خاوند کے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ فوت ہو چکا تھا

بالکل اسی طرح جن عورتوں کو اپنے باپ یا بھائی کی محبت اور الفت ستاتی رہتی ہے ان کے بچے بھی نانا اور ماموں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

بچے کے جسم پر سے داغ دھبے اور نشانات وغیرہ بنانے میں بھی تخیلات ہی اثر رکھتے ہیں۔

## قانون مفرد اعضاء
## اور
## بچہ کی مشابہت

قانون مفرد اعضاء اس سوال کا جواب مخصوص جذبات میں عورت کا مغلوب ہو جانا قرار دیتا ہے جس قسم کے جذبات حمل کے ابتدائی تین ماہ کے دوران عورت میں پائے جائیں گے انہیں کے تحت بچہ کی شکل شباہت ہو گی،

مثلاً جو عورت لذت و مسرت کے جذبات سے سرشار ہو اور اپنے خاوند سے
خوش ہو اس کے بچے بچیوں کی شکل ان کے باپ کے مشابہ ہوگی۔
اس کے برعکس جو عورت غصہ اور غمی کے جذبات سے مغلوب ہو اس کا جھگڑا
اپنے خاوند یا اس کے رشتہ داروں، بہن بھائیوں یا ماں باپ سے رہتا ہو اور
وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتی ہو۔ وہ دنیا میں اپنا سہارا صرف اپنے ماں باپ
بہن بھائیوں یا ماں باپ اور انہیں ہر وقت یاد کرتی رہتی ہو تو ان حالات میں اگر
ایسی عورت کو بچہ پیدا ہوگا وہ شکل و شباہت میں اپنی ماں یا نانا یا ماموں کے مشابہ
ہوگا۔

ان دونوں صورتوں کے برعکس اگر کسی عورت پر ندامت اور خوف کے جذبات
اثر کر جائیں۔ مثلاً عورت کسی خوفناک درندے سے ڈر جائے جن میں شیر، ریچھ،
بندر اور سانپ وغیرہ شامل ہیں ان کا خوف عورت کو حمل کے دوران بار بار ستاتا
رہے تو ایسی عورت کو عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

## فرمانِ باری تعالیٰ

شکلوں کے بنانے کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ کو ہمیں مقدم رکھنا
چاہیئے۔ ہم تو اندازوں اور تخمینوں یا نظریات کی رو سے بات کرتے ہیں۔
فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے۔

ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ط

ترجمہ:۔ وہ ایسی ذات پاک ہے کہ تمہاری شکل بناتا ہے ارحام میں
جس طرح چاہتا ہے۔



# بانجھ پن

| اردو نام | طبی نام | ڈاکٹری نام |
| --- | --- | --- |
| بانجھ پن | عقر عقم ، | سٹیریلٹی STERILITY |

**تعارف:۔** نوجوان شادی شدہ عورت کو اولاد نہ ہونا بانجھ پن کہلاتا ہے۔

**یادداشت** صحت مند جوڑے کو اولاد نہ ہونا زندگی کی سب سے بڑی ناکامی
ہوتی ہے۔ پرانے زمانے سے اب تک تمام قومیں بانجھ پن
کی ذمہ داری عورت پر ڈالتے ہیں۔ اور ایسی عورت کو بوجھ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا
رہا ہے۔ اکثر ممالک کے ملکی و مذہبی قوانین عاقر یا عقیمہ یعنی بانجھ عورتوں کو حقوق زوجیت
سے محروم کردیتے تھے۔

اب بھی مصر، شام، ایران اور ہندوستان میں یہ مرض مذموم و منحوس خیال کیا جاتا ہے
اکثر لوگ دوسری شادی کرلیتے ہیں بعض اپنی عاقر بیوی سے نہ صرف محبت کرنا چھوڑ دیتے
ہیں بلکہ اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعض گھروں میں تو اسے ایک نوکرانی
سے بھی کم تر سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور نہیں ہوتا یا اسے کسی بیماری کی وجہ سے حمل
نہیں ہوتا یا خود اس کا خاوند کسی جنسی بیماری کی وجہ سے اس کا ذمہ دار ہوتا ہے

# بانجھ پن اور نظریہ مفرد اعضاء

قارئین قانون مفرد اعضاء کی نظر میں بانجھ پن نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی علامت ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں میاں بیوی میں سے کوئی ایک یا دونوں اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ اولاد پیدا کر سکیں۔

کیونکہ قدرت نے اولاد جیسی نعمت پیدا کرنے کی ذمہ داری میاں بیوی کے تندرست ہونے اور مشترکہ افعال پر رکھی ہے۔

دونوں میں سے کسی ایک میں اہم جنسی خرابی ہو تو اولاد نہیں ہو سکتی۔ اب تحقیقات جدید سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر عورت کی طرح مرد میں بھی بعض اہم نقائص پیدا ہو جائیں تو اولاد پیدا نہیں ہو سکتی اور اس کی ذمہ داری عورت پر ڈالنا سراسر ناانصافی ہے۔

## علامات

بانجھ پن چونکہ نہ علامت ہے نہ مرض اس لئے میاں بیوی کو ظاہری طور پر دیکھ کر کسی طرح معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جوڑا اولاد پیدا نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جنسی و جسمانی خرابیوں کا تعلق ہے یہ بھی کوئی خاص اسباب قرار نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ جنسی و جسمانی امراض میں مبتلا مریضوں میں بھی کثرت سے اولاد دیکھی گئی ہے۔

مثلاً عورتوں میں حیض کی بے قاعدگی۔ سوزش رحم۔ ورم رحم اور سیلان الرحم وغیرہ اور مردوں میں ضعف باہ، سرعت انزال۔ احتلام جلق اور اغلام باز مریضوں میں بھی اولاد پائی گئی ہے۔ بلکہ بعض ایسے خاندانوں میں کثرت سے بچوں کی پیدائش ہوتی ہے عمر بھی کوئی خاص سبب نہیں بنتی نظر آتی کیونکہ اگر عورت کو ماہواری درست آتی ہو اور اس کے بیضے باقاعدہ بنتے ہوں اور مرد اپنی منی عورت کے جسم میں داخل کر سکتا ہو تو



ہر عمر میں اولاد ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مردوں نے اسی نوے سال کی عمر میں شادی کر کے اولاد پیدا کی ہے۔

## ایک خاص علامت

ایک خفیہ خاص علامت بانجھ پن کے متعلق کہی جا سکتی ہے کہ مرد کی منی کا درست قوام و مزاج ہی اولاد کا ضامن ہو سکتا ہے جو ہلکے خمیر کے بعد پیدا ہو سکتا ہے۔

اس صورت میں جب منی تیار ہو جاتی ہے تو اس کا قوام غلیظ لیسدار اور رنگت میں سفید زردی مائل جیسے موتئے کے پھول کا رنگ ہوتا ہے اس کی بو خاص قسم کی ہوتی ہے جیسے کستوری بو معلوم ہوتی ہے۔

ایسی منی میں کرم منی پائے جاتے ہیں، جس منی میں یہ صفات نہ پائی جائیں یقیناً ایسی منی میں کرم منی نہیں پائے جاتے اور نہ پیدا ہو سکتے ہیں چونکہ کرم منی نہ ہوں گے لہذا ایسے مرد اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔ چاہے بظاہر صحت کیسی اچھی ہو اور تکلیف بھی کوئی نہ ہو۔

اسی طرح عورتوں کی منی کا قوام بھی درست ہونا ضروری ہے جو مردوں کی منی کے قوام سے قدرے رقیق اور کم لیسدار سفید ہوتا ہے جس میں بیضے پائے جانے ضروری ہیں جو خصیۃ الرحم سے اتر کر قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں پہنچ جایا کرتے ہیں۔

اگر عورت کی منی میں بیضے نہ ہوں اور اس کا قوام درست نہ ہو تو اولاد جیسی نعمت کا حصول مشکل ہے۔

عورتوں میں درج ذیل اسباب کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا۔

۱۔ خلقی اسباب (۲) نفسیاتی اسباب کیفیات کی کمی بیشی (۳) عضوی اسباب

# خلطی اسباب

خلطی اسباب میں اخلاط ثلاثہ میں سے کسی ایک کا کم یا زیادہ ہو جانا مثلاً خلط بلغم کی زیادتی کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں اگر کسی کھیت میں پانی کھڑا ہو اور اس میں زمیندار بیج ڈال دے اور توقع کرے کہ وہ اُگ آئے گا اور اس کی اچھی فصل ہوگی نا ممکن ہے کیونکہ بیج اُگنے کے لئے ہر زمیندار کا ذاتی تجربہ ہے کہ زمین نم دار ہو اور بھربھری ہو تو بیج اُگے گا ورنہ نہیں ۔ بالکل یہی صورت عورت کے رحم کی ہے اس کا رحم ایک ایسا کھیت ہے جس کی تیاری ہر ماہ خون حیض آنے سے ہوتی ہے ۔"

جس عورت کو خلط بلغم کی زیادتی سے رحم کے اندر رطوبات کی کثرت رہنے لگے جس کا عام اظہار سیلان الرحم (LELICORRHORIA) کی صورت میں بھی ہوتا ہے ایسی عورتوں اکثر حمل نہیں ٹھہرتا ۔ اگر ٹھہرتا بھی ہے تو رحم کے اندر جنین مضبوطی سے چپاں نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد اخراج پا جاتا ہے ۔

اس طرح خلط سودا کی زیادتی سے بھی حمل قرار نہیں پاتا جس کی وجہ یہ ہے کہ رحم کے اندر رطوبات کی اتنی کمی آجاتی ہے کہ رحم ہی خشک ہو جاتا ہے ۔ شدید خشکی سے اس کے اندر زخم ہونے شروع ہو جاتے ہیں جس کا اظہار کثرت حیض سے یا ایک ہی ماہ میں کئی کئی بار خون حیض آنے لگتا ہے ۔ ایسی صورتوں میں اول تو حمل قرار نہیں پاتا اگر قرار پا بھی جاتا ہے تو خون حیض جاری ہونے کے ساتھ ہی جنین خارج ہو جاتا ہے ۔

زمین میں ایسی صورت اسوقت واقع ہوتی ہے جب زمیندار زمین کو تو اچھی طرح



تیار کرے لیکن بیج ڈالنے کے وقت زمین خشک ہو چکی ہو ۔

جبکہ بیج کے اُگنے اور نشو و نما پانے کے لئے مناسب حرارت و رطوبت کی ضرورت ہے لہٰذا کوئی بیج بھی نہیں اُگے گا کاشت کار کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی ۔

اسی طرح صفرا کی زیادتی سے رحم میں حرارت کا اثر زیادہ ہو کر خشکی اور رطوبت کی انتہائی کمی ہو جائے گی اسی طرح تخم انسانی شدید صفراوی رطوبات میں نشو و نما نہیں پا سکے گا اس طرح عقر پن قائم رہے گا ۔

# نفسیاتی اسباب

بانجھ پن کے نفسیاتی اسباب تو شاذ و نادر ہوتے ہیں البتہ بانجھ پن کی وجہ سے کسی نہ کسی جذبہ کی شدت ہو سکتی ہے جن میں جذبہ خوف ہے جو بڑھ کر عورت کی صحت کو برباد و ناکارہ کر سکتا ہے اور پھر یہی جذبہ خوف آئندہ کے لئے مانع حمل کا کام بھی کرتا ہے جیسا کہ بانجھ پن کے تعارف میں بھی بتا چکا ہوں کہ ایسی عورت کو یہ خوف رہنے لگتا ہے کہ اس کا خاوند یا تو اسے طلاق دے دے گا یا دوسری شادی کرے گا ۔

# کیفیاتی اسباب

کیفیاتی اسباب میں تمام کیفیات (گرمی، سردی، خشکی، تری) کی کمی بیشی شامل ہیں جبکہ ان کا اثر رحم کے اندر شدت کے ساتھ قائم ہو جائے مثلاً جب رحم میں سردی کا اثر بڑھ جائے گا تو رحم شدت سردی سے سکڑ جائے گا اس طرح اس کا منہ سختی کے ساتھ بند ہو جائے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ کرم منی رحم میں داخل نہیں ہو سکیں گے ۔

اسی طرح دوسری کیفیات رحم کو متاثر کر کے حمل میں مانع ہوتی ہیں ۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ کیفیات ادویہ اغذیہ اشیاء کے استعمال سے بھی بڑھ سکتی ہیں یا کوئی ماحول کی وجہ سے رحم کو متاثر کرسکتی ہیں مثلاً سرد ماحول یا سرد اشیاء کا کثرت استعمال کسی طرح گرم ماحول یا گرم اشیاء کا کثرت استعمال ان کی زیادتی کا سبب بن سکتا ہے۔

## عضوی اسباب

عضوی اسباب میں رحم اور اس کے جرم کی خرابیاں شامل ہیں۔ مثلاً رحم کا چھوٹا ہونا، رحم کا نہ ہونا، فم رحم یا گردن رحم کا مسدود ہونا، خصیۃ الرحم کا کمزور ہونا، رحم کا مل جانا، رحم کا جھک جانا، انقلاب رحم، رحم کی رسولیاں، رحم میں چربی کا بڑھ جانا، قروح رحم، کثرت حیض، عسر الطمث، بندش حیض، ورم رحم، بواسیر رحم، ناسور رحم، سیلان الرحم، قاذف نالیوں کا بند ہو جانا جس سے بیضانثی رحم میں آنے سے قاصر رہے، وغیرہ۔

## مردوں کے بانجھ پن کے اسباب

بانجھ پن کے مردوں میں درج ذیل اسباب پائے جاتے ہیں۔ مثلاً خصیتین کا پیٹ میں رہنا، خصیوں کا سکڑ جانا، عضو تناسل کا چھوٹا ہونا، نامرد ہونا، منی کا ناقص ہونا، مثلاً حیوانات منویہ کا ناقص ہونا یا سیال منی میں حیوانات منویہ کا بالکل نہ ہونا وغیرہ
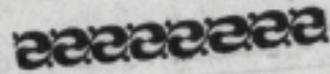


## توہمات اور غلط فہمیاں

حمل نہ ہونے کے متعلق اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ان میاں بیوی کے اولاد نہیں ہوسکتی جو ایک ساتھ انزال نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ کہا جاتا ہے کہ جماع کے فوراً بعد عورت کا اٹھ کھڑے ہونا بھی مانع اولاد ہے۔

مرد کا انزال تو ضروری عمل ہے کیونکہ اس سے منی رحم میں پہنچتی ہے لیکن عورتوں کے انزال کا خیال کرنا زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ قرار حمل سے عورتوں کے انزال کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ عورتوں کے نطفہ کا تعلق اس کے حیض کے ساتھ ہے اس کی منی کے ساتھ نہیں ہے۔

دلیل اول یہ ہے کہ جن عورتوں کے حیض بند ہو جاتے ہیں ان کو بھی انزال ہوتا ہے مگر حمل قرار نہیں پاتا۔

دلیل دوم یہ ہے کہ جن عورتوں کے ساتھ زبردستی کی جاتی ہے اس میں عورت کا انزال تو رہا ایک طرف ان کی خوشی مرضی اور خواہش بھی شامل نہیں ہوتی بلکہ ان جذبات کے برعکس غصہ، غم اور ندامت کے جذبات کام کر رہے ہوتے ہیں۔

لیکن اگر عورت بالغ اور تندرست ہو تو حمل ضرور ہو جاتا ہے۔ شرط منی کا عورت کے جسم میں داخل ہونا ہے

دوسری وجہ بھی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ حمل جماع کے فوراً بعد قرار نہیں پاتا بلکہ چوبیس گھنٹوں سے لے کر ایک ہفتہ میں قرار پاتا ہے۔ بعض دفعہ زیادہ وقت میں بھی حمل قرار پاتا ہے کیونکہ مرد کی منی عورت کے جسم میں ہفتہ عشرہ بلکہ دو ہفتہ تک بھی پائی گئی ہے اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ قرار نطفہ سے قبل اٹھ کھڑے ہونا مانع حمل ہے۔

مندرجہ بالا اسباب کی نفی کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہے۔

## دلیل

فرنگی طب نے حرامی بچوں کی جو تجارت شروع کی ہے وہ اسی اصول پر قائم ہے۔ یعنی فرنگی سائنس دانوں نے اپنے ملک کے لوگوں کی منی کو شیشے کی ٹیوبوں میں بند کر کے دوسرے ملکوں میں بھیجتے ہیں۔ جو یہاں اکثر عورتوں کے رحم میں پچکاریوں کے ذریعہ داخل کر دی جاتی ہے جس سے اکثر حمل قرار پا جاتا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے یہ دوا ہے اور علاج ہے

بعض شریف ڈاکٹر اور نرسیں اکثر اس حقیقت کا اظہار عورتوں سے بھی کر دیتی ہیں لیکن غرض مند عورتیں اپنے خاوند کو اس غلط عمل سے آگاہ نہیں کرتیں۔

لہذا بانجھ پن کے علاج میں جو ہسپتالوں اور نرسوں سے کرایا جائے خاوندوں کو تسلی کر لینی چاہیئے کہ رحم میں فرنگی نطفے تو نہیں ڈالے جاتے۔

ایک طرف یہ عمل اسلامی شریعت کی رو سے ناجائز ہے دوسرے فرنگی حرامی بچوں کی ہمارے ملک و قوم میں کثرت ہو جائے گی۔

اسی طرح فرنگی حرامی خون کے گندے اجزاء پرورش پائیں گے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ہمارا ملک اسلامی اور دینی ہے جس میں شریعت اسلامی پر عمل کیا جاتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان حرامی بچوں کی تجارت ختم کر دے۔

## یادداشت

کسی قسم کا مجرب نسخہ جاننے سے پہلے ہر معالج کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ جانے کہ حمل کب اور کس کیفیت میں ہوتا ہے

سو جاننا چاہیئے کہ حمل اس وقت ہوتا ہے جب رحم کے عضلات کیمیائی طور پہ تحریک میں آجائیں دوسرے لفظوں میں رحم کی قوت ماسکہ اعتدال پر ہو اور اس کے عضلات میں ہلکی ہلکی کیمیائی تحریک شروع ہو جائے یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء



میں حمل کی ابتدا عضلاتی تحریک سے اور جنین کی نشوونما غدی تحریک سے اور وضع حمل اعصابی تحریک سے تسلیم کیا گیا ہے۔

یہاں اس بات کا جاننا بھی ضروری ہے کہ مردوں کا مزاج عضلاتی اور عورتوں کا مزاج غدی ہوتا ہے چونکہ حمل عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے جو عورتوں کے طبعی مزاج سے بالکل مختلف ہوتا ہے لہذا جونہی عورت کو حمل قائم ہوتا ہے اس کے بال بال میں عضلاتی تحریک دوڑنے لگتی ہے۔ نئے مزاج اور کیفیت سے اس کے جسم میں ایک ہیجان برپا ہو جاتا ہے کبھی دل گھبراتا ہے کبھی چکر آتے ہیں کسی کو ابکائیاں شروع ہو جاتی ہیں بعض عورتیں تو اس قدر متاثر ہوتی ہیں کہ قریب المرگ ہو جاتی ہیں کسی کو قئیں شروع ہو جاتی ہیں۔

بعض عورتیں جو قریب المرگ ہو جاتی ہیں انہیں بچانے کے لئے حمل گرانا پڑتا ہے۔

مندرجہ بالا علامات میں چونکہ ابھی اعصابی اثر شامل ہوتا ہے لہذا معالج کو چاہیئے کہ وہ مریضہ کو مقوی عضلات ادویا اغذیہ اشیاء کھلائے جن میں ترش اشیاء زیادہ مؤثر رہتی ہیں ان کے استعمال سے ایک تو دل میں تقویت آجاتی ہے دوسرے کھائی ہوئی غذا بذریعہ قے خارج نہیں ہوتی تیسرے جنین مضبوطی سے رحم میں چسپاں ہو جاتا ہے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان اشیاء کی کثرت استعمال سے ۹۰٪ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ قانون مفرد اعضاء میں حمل قائم ہونے کے لئے رحم کے عضلات کے افعال کا اعتدال تسلیم کیا گیا ہے لہذا معالجوں کے لئے درج ذیل صورتیں مشکلات پیدا کر سکتی ہیں جن کا جاننا ان کے لئے ضروری ہے مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک میں مبتلا ہے معالج کے لئے یہ پریشانی ہو سکتی ہے کہ اسے تو پہلے ہی عضلاتی تحریک ہے اب اس کے عضلات کا اعتدال کیسے قائم کیا جائے۔

اسی طرح ایک مریضہ کو غدی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک ہے اس کے عضو کو کس طرح اعتدال پر لایا جا سکتا ہے۔ بالکل یہی صورت اعصابی تحریک کی مریضہ میں پیش آ سکتی ہے۔

بس جاننا چاہیئے کہ ہر مریضہ کو عضلاتی اعصابی مقویات ہی نہ دیں بلکہ اول تشخیص کریں کہ اسے اس کے کونسے مفرد عضو کی تحریک کی وجہ سے حمل قرار نہیں پا رہا جب یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں عضو میں تحریک ہے تو قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک میں مبتلا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک ہے اگر اس میں حرارت کی کمی اور خشکی کی زیادتی محسوس کریں تو مریضہ کو غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلائیں اور اگر اس میں خشکی اور گرمی کا اضافہ دیکھیں تو غدی اعصابی ادویہ کھلائیں ان سے فوراً ہی سوزش عضلات رفع ہو جائے گی نتیجہ یہ ہو گا کہ عضلات کا اعتدال قائم ہو کر قرار حمل میں مدد ملے گی۔

اسی طرح اگر کوئی مریضہ غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تحریک میں مبتلا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کے عضلات کا اعتدال قائم کرنے کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلانی پڑیں گی چونکہ ان ادویہ اغذیہ سے عضلات کی تحلیل ختم ہو کر ان میں تسکین اور مفرح صورت پیدا ہو جائے گی یہی ادویہ اغذیہ اس کے لئے معین حمل ہوں گی

# عقر پن کی مریضہ کیلئے ایک اہم ہدایت

یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ فعل مباشرت کے بغیر حمل قائم ہونا ناممکن ہے لیکن بغیر ضرورت مباشرت کرنا (سوائے حصول لذت کے) نقصان رساں ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مباشرت کب کی جائے جس سے حمل قائم ہو سکے۔

سو جاننا چاہیئے کہ مرد اس وقت اپنی عورتوں کے پاس جائیں جب ان کو بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہونے لگے اور اس کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگے۔ اگر یہ صورت کسی آدمی میں روزانہ یا دو دن یا ہفتہ یا مہینہ بعد پیدا ہو تو فعل جماع ادا کرے ورنہ اگر وہ ایسے ہی حصول لذت کے لئے جماع کرتا رہا تو نہ اس کی منی پختہ ہو گی اور نہ ہی اس کی صحت قابل رشک رہے گی۔

بالکل یہی صورت عورتوں میں پائی جاتی ہے خاص کر ان عورتوں کے لئے ضروری اور اہم ہے جنہیں مدت تک حمل نہ ہوا ہو۔

ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اس وقت اپنے خاوندوں کے پاس جائیں جس وقت بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہونے لگے اور ان کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگیں۔ اور ان کے رحم سے لیسدار مادہ خارج ہونے لگے انہیں اس وقت رحم میں بار بار دغدغہ محسوس ہو۔ مغلوب الشہوت ہو، جماع کرانے کے لئے بے چین ہو جائے، نیند نہ آئے وغیرہ اس قسم کی علامات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب رحم باردار ہونے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے بلکہ رحم منی کو حاصل کرنے کے لئے بار بار باہر کی طرف حرکت کرتا ہے۔

ایسے موقع پر اگر جماع کیا جائے تو اس کا سب سے بڑا اثر عورت پر پڑتا ہے

ایک تو اسے ایسا سکون ملتا ہے کہ گہری نیند سوتی ہے اور ہر قسم کی بے چینی
رفع ہو جاتی ہے دوسرے ۵۷٪ حمل قائم ہو جاتا ہے۔

دوبارہ ذہن نشین کرلیں کہ بار بار اور کثرت جماع سے حمل قائم نہیں ہوتا بلکہ رحم
کو باروار ہونے کے لئے تیار ہونا ضروری ہے خود لذتی یا چھیڑ چھاڑ اور موقع بے موقع
جماع کرانے سے لذت تو ضرور حاصل ہوگی لیکن حمل قائم نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے
کہ جن عورتوں کو حمل ہوا کرتا ہے اور بچے جنتی ہیں انہیں بھی ہر جماع میں حمل قائم نہیں ہو سکتا
بلکہ حمل تو اس وقت ہی ہوتا ہے جب ان کا رحم نطفہ قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے

## علاج

بانجھ پن کے اصل اسباب مرد و عورت دونوں میں تلاش کرنے چاہئیں
اگر دونوں میں نقائص ہو دونوں کا علاج کریں اگر دونوں میں سے
کسی ایک میں قابل اصلاح نقائص ہوں تو اس کے نقائص دور کریں انشاء اللہ وہ ضرور
اولاد جیسی نعمت سے بہرہ ور ہوں گے۔

عورتوں میں اگر رحم بند ہو جو صلابت رحم اور سدوں کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے جو
رحم میں تسکین غدد سے ہوا کرتی ہے اسی طرح قاذف نالیوں کا بند ہونا بھی غدی تسکین
سے ہوا کرتا ہے۔ رحم میں رسولیاں ہونا بھی غدی تسکین کی وجہ سے ہوا کرتا ہے
اور رحم میں ترش رطوبت کا ترشح بھی عضلاتی تحریک اور غدی تسکین کی وجہ سے ہوا کرتا ہے
اور خصیۃ الرحم میں بیضے نہ بننا اور رحم میں نہ ٹہرنا کا سبب عضلاتی تحریک ہوتا ہے۔
ان سب کا سبب جو عضلاتی تحریک اور غدی تسکین ہوتا ہے لہٰذا ایسی عورتوں کے غدد
میں تحریک تیزی کا پیدا کرنی چاہئے جس سے فوراً رحم کے سدے، صلابت، رسولیاں،
قاذف نالیوں کا بند ہونا اور ترش رطوبت کا پایا جانا ختم ہو جائے گا۔
اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں قانون مفرد اعضا



کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی و غدی اعصابی غذا دوا تحریک کے مطابق استعمال
کرائیں اللہ مراد پوری کرے گا۔

رحم کا ٹل جانا، انقلاب رحم اور رحم کا ورم وغیرہ کا علاج دستکاری اور دوا غذا
سے کرائیں

یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ بانجھ پن اور استقرار حمل کے لئے اصل اسباب
دور کرنے کے ساتھ ساتھ ضعف رحم کو مدنظر رکھ کر مقوی رحم ادویہ استعمال کرائیں
دراصل تقویت رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتی ہے اس مقصد کے لئے مقوی
غدی عضلاتی دوا مفید ہو سکتی ہیں

ھوالشافی
شنگرف ۱ تولہ، جائفل ۳ تولہ، پتہ بکرمچھ ۴ تولہ
{ اگر پتہ بکرمچھ نہ ملے تو پتہ مچھلی حاصل کریں }

## ترکیب تیاری

اول شنگرف و جائفل کو کھرل کریں پھر پتہ بکرمچھ ملا کر ایک گھنٹہ
کھرل کر کے حب بقدر نخود بنائیں اور دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں

اگر سیلان الرحم ہو عورت زیادہ موٹی ہو، رحم ٹل جاتا ہو، مریضہ کی نبض انتہائی سست ہو۔
اس کا قارورہ سفید اور کثرت سے آتا ہو وغیرہ علامات میں مبتلا عورتوں کے لئے نہایت
مفید ہیں اور معین حمل ہیں۔

ھوالشافی:۔ مصبر، مرمکی، چند بیدستر، حرمل ہر ایک ہم وزن، حب بقدر کابلی
چنے تیار کریں۔ اور ساتھ ہی ایک انچ کے شیافے تیار کریں جن کی شکل یہ ہو

## افعال و اثرات

نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی عضلات نسخہ ہے مندرجہ بالا
علامات کے لئے لاجواب ہے بوقت ضرورت ایک
ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں، اگر حیض بند ہو یا حیض کم آتا ہو لیکن درد

نہ ہوتا ہو تو دائی کی مدد سے ایک شافہ صبح ایک شام رحم کے منہ میں رکھوائیں ،

نوٹ :- گولیاں عام دنوں میں بھی کھلاتے رہیں البتہ شافے حیض کے دنوں سے ایک ہفتہ قبل رکھوانا شروع کردیں تاکہ رحم میں خون کا دباؤ بڑھ کر حیض جاری ہو جائے

**خشکہ** ہوالشافی ، دودھ بچھانی ، مائیں ، پھٹکری ، مازو ، پوست انار ، مغز کرنجوا ، اقاقیہ ، سپاری ، ہر ایک ہم وزن باریک کر کے محفوظ کرلیں ،

**افعال و اثرات** عضلاتی اعصابی مقوی ہے حابس رطوبات ہے جن عورتوں کو سیلان الرحم اور کثرت رطوبات کی وجہ سے حمل نہ ہوتا ہو ان کے لئے آبحیات سے کم نہیں ہے

**طریقہ استعمال** خشکہ کا سفوف ۶ ماشہ ململ کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں چند دنوں کے اندر عورت حمل یافتہ ہو جائے گی اگر اس کے استعمال کے ساتھ مندرجہ بالا جند بدستر والا نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے تو بہت جلد حمل قائم ہو جاتا ہے ۔

## دیگر مجربات

ہوالشافی :- کونین سلفاس ، ہینگ ، سنبل الطیب ، طباشیر ، جند بدستر ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

ہوالشافی :- غاریقون ، تخم حنظل ، صبر سقوطری ، تارامیرا ، ہر ایک ہم وزن پانی کی مدد سے حب بقدر نخود بنائیں ۔

مقدار خوراک :- ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اگر کمی خون ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں ۔



ہوالشافی :- ہلیلہ سیاہ ۸ حصہ کشتہ کچلا ۱ حصہ ، فولاد کا کشتہ ۱ حصہ ، حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار دیں کمی خون درد اور تشنج روکنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے ۔

## حب صابر و حب مقوی خاص

حب صابر اور حب مقوی خاص جو ہمارے مجرب المجرب نسخہ جات ہیں ماہنامہ

**قانون** مفرد اعضاء اور رہبر نظریہ اعضاء ، مجربات قانون مفرد اعضا میں درج ہیں بنا کر استعمال کرا سکتے ہیں ۔

**ترکیب استعمال** اگر مریضہ کو قبض ہو تو دونوں ایک ایک گولی دن میں چار بار ورنہ صرف حب مقوی خاص دن میں چار بار کھلائیں ، چند دنوں کے اندر دورے ختم ہو جاتے ہیں ۔

**غـذا :-** صبح ، کشمش ، انڈہ ، موسمی پھل ، مربہ آملہ ، ہلیلہ یا سیب ، یا بھنے ہوئے چنے کھا کر قہوہ پی لیں ،

دوپہر :- کوئی گوشت ، کوئی ساگ ، کوئی اچار ، پکوڑے ، ٹماٹر ، بینگن ، چنے کی دال مسری کی دال ، آلو چھولے ، دہی بھلے ، پھلوں آم ، انار ترش ، سیب ، جامن وغیرہ

شام :- صرف قہوہ پلائیں ، اگر شدید بھوک لگے تو دوپہر کا سالن یا کشمش اور موسمی پھل حب نشاط کھلا کر قہوہ پلادیں ۔

## ایک اور مجرب نسخہ

ھوالشافی، جوزبوا، مائیں خورد، پھٹکڑی بریاں، پوست انار، ہر ایک ہم وزن سفوف اور شافے بنالیں،

**مقدار خوراک** ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ؛ شافہ ایک صبح ایک شام بعد طہر استعمال کریں،

مندرجہ بالا نسخہ جات تو کئی مفردات پر مشتمل ہیں درج ذیل نسخہ صرف مفرد دوا پر مشتمل ہے اعصابی تحریک کی مریضہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی، برادہ ہاتھی دانت خالص حاصل کر کے سفوف مثل سرمہ کرلیں بوقت ضرورت ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار کھلائیں اور اسی کا فرزجہ کریں۔

مندرجہ بالا نسخہ جات تو اعصابی تحریک کی بانجھ عورتوں کے لئے ہیں اب عضلاتی تحریک کی عاقرہ عورتوں کے لئے نسخہ جات درج کئے جاتے ہیں،

ہوالشافی، مرمکی، نوشادر، ہم وزن پیس کر دو دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ دودھ چائے کھلائیں۔ اگر اس نسخہ میں ہلدی اور گوند کیکر ہم وزن ڈال شافے بنالیں، تو بعد طہر دن کو استعمال کرائیں کم از کم ایک ہفتہ ضرور شافے رکھائیں اور پھر مرد کے پاس جائیں، انشاء اللہ حمل ہو جائے گا۔

ہوالشافی ہو اسگند، فلفل دراز، زنجبیل، زرکچور، ہلدی، اجوائن، ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ چائے کھلائیں

**افعال و اثرات** غدی اعصابی محرک ہے عضلاتی تحریک کو توڑنے کے لئے لاجواب ہے خاص کر ان عورتوں کو زیادہ مفید ہے۔



جنہیں کبھی بار یا بے قاعدہ خون آتا ہو۔

## شافہ

ھوالشافی، گھی ۲ تولہ، ہلدی ۲ تولہ، ریوند خطائی ۲ تولہ، ہر ایک ہم وزن،

**ترکیب تیاری** پہلے گھی کے علاوہ ادویہ کو باریک کریں پھر گھی کو سلور کی پیالی میں گرم کریں اور سفوف ڈال دیں سرد ہونے پر ایک تولہ دوا ایک پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھوائیں اندام نہانی اور رحم کی سوزش تحلیل ہو جائے گی جس سے فوراً حمل قائم ہو جائے گا۔

## غدی تحریک کی عاقرہ عورت کیلئے یہ نسخہ جات ہیں

ایسی عورتوں کو اکثر رحم میں سوزش ہوتی ہے پیشاب جل کر آتا ہے اکثر کو لیکوریا بھی جلن کے ساتھ آتا ہے۔ بعض سوزاک میں مبتلا ہوتی ہیں۔ خون حیض کھل کر نہیں آتا اور بعض نوجوان عورتوں کو حیض کے دوران اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

(۱) ہوالشافی ہے، موصلی سفید و سیاہ، گوگھرو، تخم اٹنگن، پوست بیخ سنبھل، کتیرہ ثعلب مصری، ہر ایک ہم وزن

**مقدار خوراک** تین تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ دودھ کھلائیں۔

(۲) ھوالشافی، اسگند، ناگ کیسر، پوست گوندنا ہر ایک ہم وزن سفوف کرلیں، اور بوقت ضرورت تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ گرم دودھ۔

# بانجھ پن اور استقرار حمل نہ ہونا

بانجھ پن میں تو زندگی بھر حمل قرار نہیں پاتا۔ لیکن بعض دفعہ بعض عورتوں کو ایک دو بار حمل ہوتا ہے پھر حمل قائم نہیں ہوتا۔

ایسی عورتیں استقرار حمل کے لئے پریشان رہنے لگتی ہیں۔ دائیوں نرسوں، ڈاکٹروں پیروں فقیروں کے پاس جاتی ہیں اور جلد سے جلد حمل قائم کرانے کی کوشش میں رہتی ہیں لیکن وہ اصل اسباب کی طرف دھیان نہیں دیتیں۔

جاننا چاہیئے رحم کی مثال ایک کھیت کی ہے جس کی زمین میں پانی کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کی تیاری کرنی پڑتی ہے، کھیت کی زمین میں جس قدر تیاری ہوگی اس قدر اس میں بیج کے استحکام و سرعت اور عمدگی سے پیداوار ظاہر ہوگی۔

یہ ظاہر ہے کہ ہر زمین کھیت نہیں ہوتی۔ بلکہ کھیت کے لئے زمین تیار کی جاتی ہے کوئی چٹان و سڑک اور پامال راہ کبھی کھیت نہیں بن سکتے۔ چٹیل میدان اور خشک زمین بیج کو موقع ہی نہیں دیتی کہ اس کا تعلق زمین سے قائم ہو جائے جو خداوند کریم نے فلاح کے لئے مقرر کیا ہے

اسی طرح مانع حمل ادویہ رحم میں وہی صورت پیدا کر دیتی ہیں جو چٹیل اور خشک زمین کی ہوتی ہے جس میں زندگی اور نمو کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ مانع حمل ادویہ کا استعمال نہ صرف عورت کی زندگی اور نمو کو بہت جلد ختم کر دیتا ہے بلکہ اس کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہیں ان کو اکثر دوبارہ اولاد نہیں ہوتی اگر کسی جد و جہد سے ہو بھی جائے تو زندہ نہیں رہ سکتی اگر ایسی اولاد زندہ بھی رہے



تو وہ خود اولاد کے قابل نہیں ہوتی۔

اسی طرح جو عورتیں حمل گرا دیتی ہیں ان کو بھی اکثر استقرار حمل نہیں ہوتا۔ اگر ہو جائے تو فوراً گر جاتا ہے یہ سلسلہ اکثر عورتوں میں عمر بھر قائم رہتا ہے۔ گویا فطرت کی تعزیریں بہت سخت ہیں۔ قانون قدرت ایک منٹ کے لئے رعایت نہیں کرتی۔

جو لوگ کسی بھی رنگ میں صحت پر ظلم کرتے ہیں۔ یا کھانے پینے میں بے اعتدالی کرتے ہیں وہ قانون فطرت کے ردعمل کی سزائیں بھگتتے پھرتے رہیں۔

## ایک اہم راز

قارئین یہ اہم راز ذہن نشین کر لیں کہ مرد کی صحت کا معیار اس کی قوت باہ کا صحیح ہونا ہے اور عورت کی صحت کا معیار اس کی ماہواری کا باقاعدہ ہونا ہے گویا جنسی اعضاء مرکز صحت و زندگی اور نمو و فلاح ہیں۔

جیسے اگر ایک درخت کی جڑیں مضبوط ہیں تو وہ مضبوطی سے قائم رہے گا۔ بالکل یہی حالت انسانوں میں پائی جاتی ہے۔

جس انسان کا مرکز صحت یا جڑ ختم ہو جائے اس کا سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

یہ بات پھر ذہن نشین کر لیں کہ بانجھ پن کسی زنانہ مردانہ مرض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور استقرار حمل میں دیری صرف ضعف رحم سے ہوا کرتا ہے۔

لہذا بانجھ پن میں مردانہ و زنانہ مخصوص اسباب دور کریں اور استقرار حمل میں ضعف رحم یعنی سستی رحم کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ضعف و سستی رحم۔ رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتی ہے لہذا استقرار حمل کیلئے پچھلے صفحہ پر نسخہ درج کر دیا گیا ہے اگر اس کے اجزاء میسر نہ آسکیں تو کوئی غددی عضلاتی